

502
1119

1035

1042

رَبِّ اتَّقِ دَعْوَتَ قَوْمِي لَيْلًا وَنَهَارًا قُلْمُ يَزِيدُهُمْ دَعْوَايَ الْكَافِرِينَ
کہاں تک حرص شوق مال فانی
اکھو ڈھونڈو متاع آسمانی

کہاں تک شش مال امانی
تو پھر کیونکر ملے دیا جانی
کہاں غریب میں ہوتا ہے فانی
یہ سو سو چھید ہیں تم میں نہانی
کرو کچھ فکر ملک جاودانی
بے سر کرتے ہو غفلت میری جانی
مگر دل میں یہی تم نے بے ٹھانی
خدا کی ایک بھی تم نے نہ مانی
خدا نے اپنی راہ مجھ کو بتادی
فَبَسَّاتِ الَّذِي أَخْرَجَكَ كَاهِنًا
یہ سو سو چھید ہیں تم میں نہانی
کہاں غریب میں ہوتا ہے فانی
یہ ملک مال جھوٹی ہے فانی
مگر دل میں یہی تم نے بے ٹھانی
خدا کی ایک بھی تم نے نہ مانی
خدا نے اپنی راہ مجھ کو بتادی

احمدی جنتی

قادیان

بہارِ سعادت

عالی مقام ذی الاحترام حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

مقبول

خاکسار محمد یامین تاجر کتب قادیان

احمدی جنتی کا اٹھارہواں سال

ایڈیٹر محمد یامین

قیمت فی جنتی ۲۰

تبلیغی ترانہ برنگ رفیقانہ

توحید کا نام و نشان تھا مسٹا گیا میری جاں
اسلام تھا بے خانماں قرآن تھا درو زباں
آپس میں تھے سب نوحہ خواں

دنیا میں جتنے تھے دہرم تھا انتظار اُن کو بہم
نازل کوئی ہو دلہرم جس سے مٹے ساسے الم
لیکن جب آیا میزباں

سب اُس کے دشمن ہو گئے گویا کہ وہ سب سو گئے
جونیک تھے وہ مر گئے سفاک باقی رہ گئے
یہ تھا بڑا اک امتحاں

دہلی سے تاشہر کنگ بنگال سے مدراس تک
عرب و عجم سے روم تک کابل سے ناعہ اٹک
دشمن بنا سارا جہاں

جتنے تھے ملّا اور ٹنگ اس نے دہائی اُنکی رگ
چلا اُسٹھے وہ مثل سگ جب ہو گئے مانند مرگ
دیتے ہیں اس کو گالیاں

اے قوم کیا اندھیر ہے قسمت کا تیری پھیر ہے
تجھ پر خدا کا قہر ہے مولیٰ کے ہاں کیا دیر ہے
توبہ کرے گر یک زباں

ناحق کے کینے چھوڑ دے ساغر خودی کے پھوڑے
مولیٰ سے دل کو جوڑ دے دنیا سے مٹنے کو موڑے
تا تجھ پہ ہو وہ مہرباں

آنکھوں سے تو پر وہ اٹھا اب دیکھ تویر مصطفیٰ
اور پڑھ کتاب میرزا اور قادیان میں آذرا
تا دور ہوں نادانیاں

کیوں لب پہ حق کا نام ہے ساقی بھی ہے اور جام ہے
رحمت خدا کی عام ہے ہر جا مچا کھرام ہے
گنہگار ہے باغ جہاں

عالم ہمہ آباد ہے گھر شرک کا برباد ہے
قمری کا دل بھی شاد ہے شاداب کیوں شمشاد ہے
گمنام ہے باد خزاں

سیراب ہے سارا چین گل ہیں تمامی خندہ زن
خوشیوں میں ہیں اپنی مگن آتا ہے ہر مستانہ بن
زندہ ہوئے ہیں نیم جہاں

گویا ہوئی میری زباں وہ جہدنی آخر الزماں
تھا منتظر جس کا جہاں ظاہر ہوا وہ دستاں
مُسور ہیں گل انس جہاں

پھرتے تھے ہم سب کو بہ کو جب اس کے آئے روبرو
کہنے لگے اے ماہِ رُو تیری تھی ہم کو جستجو
ہم ہو گئے تھے مُردہ جہاں

تمکے تھے مٹوئے آسماں تھا کیا گُاں اے الاماں
آنے سے تیرے اے جواں جاتے رہے وہم و گماں
ظاہر ہوا رازِ نہاں !

جس جا پہ ہے تیرا مکان ہے نام اُس کا قلیاں
جنتِ فشاں و ادا لاماں اس میں حیات جاوداں
قربان اس پر میری جہاں

تو ہے خدا کا پہلا لہاں تجھ میں محمد کی زباں
تحریر تیری خوش بیناں اسلام کا روضہ رواں
تجھ میں ہزاروں خوبیاں

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ
نَحْمَدُكَ وَنُصَلِّي عَلَى رَسُولِكَ الْكَرِيمِ

خدا کے فضل اور اس کے مہربانی کے ساتھ

هُوَ الْقَائِلُ _____

آخری زمانہ کی پیشگوئیاں

افتر
دوست نہا دشمن

(۱) ازل قلم ثانی مولائی عالی حضرت صاحبزادہ میرزا شبیر الدین محمود احقر امام جماعت احمدیہ علیہ اللہ نصرہ العزیز قادیان دارالامان)

اسلام کے عینی دشمن ہی کم نہیں لیکن افسوس کہ اس کے اندرونی دشمن بھی بہت سے پیدا ہو گئے ہیں۔ وہ لوگ جو مسلمان کہلاتے ہیں دشمنان اسلام کی پیٹھ ٹھونک رہے ہیں۔ اور اپنوں کو غفلت کی نیند سنانے کے واسطے رہتے ہیں۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ آخری زمانہ میں امت محمدیہ میں بگاڑ پیدا ہو جائیگا۔ اور لوگ رُحماً مُسلمان رہ جائیں گے اسلام اور قرآن کریم کے آثار وراثت جائیں گے۔ اور قرآن کریم کے صرف لفظ باقی رہ جائیں گے اس وقت اللہ تعالیٰ آپ کی روحانی ذریت میں سے ایسا شخص کو کھڑا کریگا جو اسلام کی عظمت کو از سر نو قائم کریگا اور ایمان اور قرآن کو دوبارہ واپس لا کر تجدید دین کی بنیاد رکھیگا اس وقت علماء و دنیا میں سب سے بدترین مخلوق ہونگے اور سب سے زیادہ روحانیت سے محروم۔ اسلام جب شروع ہوا اس وقت بھی اس کی مسافرانہ حیثیت تھی کہ نہ اس کا کوئی مکان تھا نہ گھر نہ وطن نہ ملک اور آخری زمانہ میں بھی اس کا یہی حال ہوگا۔ کہ وہ یہ وطن اور بے بار ہو جائیگا۔ اور مسافرانہ حیثیت سے ادھر ادھر پھیر دیا کوئی اسے اپنے گھر کہنے پر تیار نہ ہوگا۔ ان چیزوں سے صاف ظاہر ہے کہ ایک زمانہ مسلمانوں پر ایسا آجوا لایا ہے کہ ان کے دل پر تو مسلمانوں والے ہونگے اور سطح کاغذوں

لَمْ يَأْتِ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ لَا يَبْقَى مِنَ الْإِسْلَامِ إِلَّا اسْمُهُ وَلَا يَبْقَى مِنَ الْقَدَانِ إِلَّا دَسْمُهُ مَسَاجِدُهُمْ مَعَارِضُهُمْ وَحُجْرَاتُكَ مِنْ الْهَدْيِ عَلَيْهِمْ عَمٌّ شَرٌّ مِنْ تَحْتِ أَدِيمِ السَّمَاءِ رِشْقُكَ كِتَابُ الْعِلْمِ لَهُ وَتَعَزَّزَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدُهُ عَلَى سِلَاحَاتِ النَّاسِ ثُمَّ قَالَ لَوْ كَانَتِ الْأَنْجُمُ بِالْأَنْبِيَاءِ لَنَالَهُ رِجَالُ الْأَرْجَلِ مِنْ هُلُوكِ الْعَرَبِ نَحْوِي كُنْتُ لِفُضَيْزِرَاتٍ وَأَجْرُكُمْ مِنْهُمْ لَمَّا يَطْعَمُونَ بِهِمْ (سورة الجمع) اور ترمذی میں ہے کہ کُنْ الدِّينَ عِنْدَ الشَّرْقَا لَقَدْ وَكِدَ رِجَالٌ مِنْ أَهْلِهَا سِلَاحًا كَوْفَرًا سِلَاحُ الْأَصْلِ ثُمَّ أَفْرَتَ عَلَى اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَسَلَاتِ مَنْ أَصْلَ الْبَيْتِ فَاكِلِيهِ أَبَدِيَّتِي فِي شَمَائِلِهِ سَلَّمَ أَنَّ الدِّينَ كَيْدٌ عَزِيزٌ وَتَسِيحٌ وَهِنْ قُبَاهُ (شكره) بِالْمُعْتَصِمِ بِالْكَتَبِ السُّنَنِ وَالْزَمَانِ

ولے۔ ان کی زبانیں اسلام کی منقر ہو گئی لیکن اندرونی اسلام و قرآن کو دھکے دے رہے ہوتے۔ ان کے علماء ان کو اسلام کی طرف واپس لانیکی جگہ خود اسلام کو عملاً چھوڑ رہے ہونگے اور دنیا کے پرچہ پر بدترین مخلوق ہونگے ظاہر ہے کہ ایسے وقت میں علماء سے اس قسم کی امید کھنی کہ وہ صداقت اور حق کی تائید کریں گے خلاف عقل ہے اسلئے اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو تباہی سے بچانے کیلئے اہل فارس میں سے ایک شخص کو اس وقت کھڑا کر دیا جو لوگوں کو اسلام کی طرف واپس لائیگا اور ایمان کو قائم کر لیگا۔

یہ بھی احادیث سے ثابت ہوتا ہے کہ اسلام کے مستقبل میں سب سے بڑا فتنہ مسیحیت کا فتنہ ہے حتیٰ کہ احادیث میں بتایا گیا ہے کہ کبھی لوگ اپنی طاقت اور قوت سے سب سے بڑا پرچھا جائیگے۔ بلکہ اس فتنہ کا ذکر خود قرآن کریم میں موجود ہے جبکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ قَدْ هَمَمْتُ مَكِّيَ حَدِيْبٍ يَنْتَسِرُ لَوَاتٍ۔ یعنی یا جوج ماجوج سب بلند و بالا مقاموں سے اتر کر دنیا پر چھا جائیگے اور یا جوج ماجوج کے متعلق بائبل سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ مسیح لوگ ہیں۔ چنانچہ لکھا ہے کہ یا جوج سے مراد روس اور ماجوج سے مراد ایک زبردست طاقت ہے جو امن سے جزیروں میں بیٹھ کر حکومت کرتی ہے یعنی حکومت برطانیہ اور ان دونوں ملکوں کا شاہی مذہب مسیحیت ہے۔ پس امر بالبداعت ظاہر ہے کہ مسلمانوں کی جو خراب حالت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمائی ہے وہ اسی فتنہ یعنی مسیحیت کی ترقی کے زمانہ میں ہی ہونی تھی۔ اور چونکہ مسیحی فتنہ ظاہر ہو چکا ہے بلکہ اب اس میں کمزوری کے آثار پیدا ہونے لگ گئے ہیں۔ جیسا کہ دوس کی حالت سے ظاہر ہوتا ہے تو یہ امر ممکن ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمودہ کے مطابق مسلمانوں میں خرابی پیدا نہ ہو چکی ہو۔ وہ لوگ جو دین اسلام کے دشمن ہیں اور اسکی سچائی دیکھنا نہیں چاہتے اس صداقت کو چھپانا چاہتے ہیں اور مسلمانوں کو گمراہی میں مبتلا کر رہے ہیں کہ تمہاری حالت بالکل ٹھیک ہے تم نمازیں پڑھتے ہو روزے رکھتے ہو حج کرتے ہو پس تمہاری حالت بالکل درست اور اگر کوئی خراب ہو۔ تو تمہارے علماء تمہاری اصلاح کیلئے کافی ہیں حالانکہ اس سے زیادہ کوئی ظلم نہیں ہو سکتا کہ ایک پیرا کو اسکی بیماری سے ناواقف رکھا جائے یا یہ کہ علاج کا کام دشمن جان کے سپرد کیا جائے رسول کریم تو فرماتے ہیں کہ مسیحیت کی ترقی کے وقت مسلمانوں کی حالت خراب ہوگی اور ان میں صرف ظاہری اسلام باقی رہ جائیگا لیکن مسلمانوں کے لیڈر کہلائیے کہتے ہیں کہ نہیں نہیں! علیحدگان بیٹھے ہونگے میں کوئی نقص پیدا نہیں ہوا۔ رسول کریم تو فرماتے ہیں اس وقت مسلمانوں کے علماء دنیا میں سب سے بدترین مخلوق ہونگے لیکن یوگ کہتے ہیں اول تو مسلمانوں میں کوئی نقص نہیں اور اگر ہوتا اس علاج یہ ملکر لینگے گویا اول تو رسول کریم کی تشفیض مرض کو جھٹلایا جاتا ہے اور پھر غرض کہ اگر مرض ہے یہ مشورہ دیا جاتا ہے کہ جسے رسول کریم نے دشمن جان قرار دیا ہے اسی علاج کرادو۔ اور جو تصور ابست دین یا ایمان باقی ہے اسے بھی برباد کرالو۔

اے بھائیو! خوب سمجھو کہ رسول کریم سے زیادہ کوئی آپ لوگوں کا خیر خواہ نہیں ہو سکتا یہ تو ہم سب کے روحانی باپ ہیں اور سب سے جہانی ماں باپ بہت زیادہ خیر خواہ۔ کو نسا باپ سے جو اپنے بچہ کی بدگونی کر لیگا اور جب نہایت نیک ہے اسے بد قرار دیکر ادا

جب تم درست نہ آئے بیمار زاد دیکھا سوئے اس باپ کے جو کسی وجہ سے اپنے بچہ کا دشمن ہو گیا ہو یا جو فاضل العقل ہو مگر کیا آپ میں سے کوئی یہ سمجھ سکتا ہے کہ رسول کریم جیسا باپ ایسی غلطی کا ترکہ کیسے کر سکتا ہے۔ یقیناً اگر مسلمانوں پر ایسا زمانہ نہیں آئے تو اللہ تعالیٰ آپ سے کبھی ایسے فقرے نہ کہنے کہ ان کے اندر صرف رسماً اسلام نہ جایگا۔

اسی طرح بیخفیہ طور پر ہے کہ رسول کریم جو علماء کی عزت قائم کرنے میں سب سے بڑھ کر تھراؤ دینے والے علمائے امتی کا دنیا پر بھی
استواری رکھتا تھا۔ علماء اسلام کو وہ عزت بخشی ہے جو کبھی کسی نبی نے اپنی امت کو نہیں بخشی وہ بلا وجہ ہرگز یہ نہ کہہ سکتے تھے کہ اس نامہ میں
مسلمانوں کے علماء آسمان کی نیچے بڑترین مخلوق ہونگے یقیناً پھر اللہ تعالیٰ نے اس نامہ کے علماء کی بہت ہی بری حالت دکھائی ہوگی
تھی آپ نے ایسا فرمایا کہ آپ کے جسم سے لیمب کیجاتی ہے کہ قہوڑی بہت خرابی کا تو آپ ذکر کبھی نہ کرتے اور اپنے علم کی عادت اور بڑے
پوشی کی فہمیت تمام لیکر معمولی سے نقص پر پردہ ہی ڈالتے تھا علماء کی بدنامی ہو لیکن جب آپ نے ایسا نہیں کیا بلکہ علماء کی حالت کو نہایت سخت
الفاظ میں بیان فرمایا ہے تو صاف ظاہر ہے کہ آپ نے یہ کام امت کی ہمدردی سے مجبور ہو کر کیا ہے اور اس خوف سے کیا ہے تا مسلمان ایسی گھبراہٹ کیونٹ
میں نہ اپنا علاج کر کے اپنے آپ کو نہادہ اور بر باد نہ کریں اور یہی سہی روحانیت سے بھی انہیں ہاتھ نہ دھونے پڑیں ۔

پہلے یہ بھائی رسول کریم کی بات کو یاد رکھو کہ آپ نے جو حکم دیے کہ نہ کافر کو فیروز خواہ نہیں ہو سکتا اور نہ دست و شمول سے بچو جو جنگ و جہاد دیکھ کر علاج کا مشورہ دینے کی بجائے اٹھا نفل کرنا چاہتے ہیں اور آپ سے بھی دشمنی کرتے ہیں اور رسول کریم کی بھی تکذیب کرتے ہیں۔ مسلمانوں کی خراب حالت اظہارِ شمس سے انکی حکومتیں جاتی ہیں انکی سبجائیں برباد ہو جاتیں انکے دلوں سے علم اٹھ گیا ہے تقویٰ مٹ گیا ہے انکے قلوب خدا تعالیٰ کی یاد جاتی رہی، رسول کریم کی اتباع کا خوش ضرر ہو گیا ہے ہمدردی عام کا خیال ہمارا رہا ہے قرآنی اور شریعتی ضرر ہو گئی ہے عرض بقول اصف الناس صرف رمل سلام باقی رہ گئی ہے روح اسلام مٹ چکی ہے۔

ایسے وقت میں اللہ تعالیٰ اگر مسلمانوں کی خبر نہ لیتا اور حسبِ عدہ فارسی لاصل انسان کو یعنی حضرت مرزا غلام احمد صاحب فاضل سلسلہ احمدیہ کو مجبور نہ فرماتا تو یقیناً اس پر عدہ خلافی کا الزام پڑتا مگر اللہ تعالیٰ نے یہ وعدہ نکال دیا کہ جو کون سا کافر ہو گا وہ اس کے لئے وقت پر اپنا وعدہ پورا کر دیا اور مرض کے پیدائشی نہ طیب بھی بھیج دیا اب آپ کو نہ کام ہے کہ رسول کریم کے تجویز کردہ اور اللہ تعالیٰ کے بھیجے ہوئے طبیعت علاج کر لیں اور اسکی اتباع میں فعل ہو کر اسلام کی شوکت بڑھائیں یا ان لوگوں کو علاج کرائیں جن کو رسول کریم نے آسمان کی نیچے سب بند وجود قرار دیا ہے اور آپ کو نہ کہنے بلکہ ان دشمن بکریاؤں کو بھیجے کہ وہ مسرت بھاگ کر دشمن کی پزیر میں مانو الا کہ یہی فلاح نہیں پاتا اور اللہ تعالیٰ کے تجویز کردہ نسخہ رو کر کے بندہ کو تو ٹکوت بکیر کھنے والا کہ یہی صحت کا منہ نہیں دیکھتا۔

وقت ناکستہ اور مصیبت بہت بڑی پس اللہ تعالیٰ کی نصیحت کی قدر کرو اور اس کا شکر یاد کرتے ہوئے کہ اس عین مرض کی بوقت طیب
روحانی بیج دیدیے اسکے نام حضرت مرزا غلام احمد صاحب کے جنوں پر ایمان لانے ہوئے احمدیت کو قبول کرنا کہ مصیبت دن مل جائیں اور اسلام
ایک دفعہ پھر فتح و کامرانی کے دن دیکھیے محمد رسول اللہ کا باغ خشک نہ ہو ہے اگر وفادار ہو نہ تو دیر نہ لگاؤ اٹھو اور اپنے خونوں سے اس باغ کے درخت کی سیر
کرو آسمانی بارش کو دیکھو پانی نہیں بلکہ مومنوں کے خون سے بیج جاتے ہیں اس دن کا انتظار نہ کرو کہ خدا تعالیٰ کے فرستے تم کو عذاروں کی فہرست

صداقت حقہ کی سچی شہادتیں

حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام کی صداقت پر ہزاروں لائل شاہد اور آپ کے خدا کی طرف سے ہونے پر لاکھوں نشانات گواہ ہیں دنیا میں ہر ایک سچے نبی پر اعتراض کرنا والے لوگ بھی موجود ہیں اور ان پر ایمان لانیوالے بھی مگر محض اعتراضات سے یہ ثابت نہیں ہو سکتا کہ فی الواقع وہ اعتراضات سچے بھی ہیں۔ ہمارا دعویٰ ہے کہ اگر کوئی بڑے سے بڑا مخالف بھی حضرت مسیح موعود کی تصنیفات تا لیکھا ٹھنڈے دل سے پوسے طوط پر مطالعہ کرے تو وہ خدا کا خوف اپنے دل میں رکھتے ہوئے ہرگز انکو جھوٹا و مغتری قرار نہیں دے سکتا۔ اسے ان زبردست لائل بڑے پے بڑے نشانات اور بے انداز قرآنی حقائق و معارف سے جو خدا کے پیلے مسیح موعود کی ہر کتابوں میں موجود ہیں۔ یہ بات یقینی طور پر معلوم ہو جائیگی کہ ان زبردست بتوں کی تکلف والانی الواقع خدا کا استنباط اور مقدس نبی تھا۔ نبی قادیانی پر اعتراضات کرنا والے تو ہزاروں اور لاکھوں کی تعداد میں آپ کو علیحدہ مگر حضرت اقدس کی اصل تصانیف کا مطالعہ کھنے والے ان میں شاید ایک فی صدی بھی نہیں ہونگے۔ ان میں سے اکثر نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ان کتابوں کی شکل تک نہیں دیکھی ہوگی جن کے حوالہ سے وہ اعتراضات کرتے ہیں اور باقی ایسے ہونگے جنہوں نے مخالف علماء بیس کسی کی کوئی کتاب پڑھی۔ زمیندار یا کسی ایسے ہی مخالف اخبار یا رسالہ کو پڑھا جھٹاس بیس اعتراض لوٹ کر لیا۔ اور اسی کی بنا پر نتیجہ نکال لیا کہ حضرت میزاج حب علیہ الصلوٰۃ والسلام خود باللہ خلاف قرآن حدیث تعلیم دیتے تھے جانا کہ حقیقت یہ ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کسی کتاب، تقریر یا تحریر، قول یا فعل سے ایک بھی ایسی بات پتہ نہیں کی جاسکتی جو قرآن و حدیث اسوہ رسول اور عقائد و اعمال بزرگان کے خلاف ہو۔

حضرت مسیح موعود نے جو کچھ پیش کیا وہ قرآن مجید سے لیا۔ اسی پاک و مقدس کتاب کی شاعت کیلئے آپ دنیا میں تشریف لائے اور تمام عمر اسی کی خدمت و اشاعت میں گزار دی۔ اپنی زندگی کا یہ نصب العین حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے پاس سے نہیں ٹھہرایا تھا بلکہ خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ پاک مقصد آپ کے سپرد فرمایا تھا۔

قرآن کو شاعت رنگ میں پھربارہ دنیا میں لای ڈیوئی ہمارا محمدی اس فارسی راجل جنرل کے سپر کی گئی تھی جس نے عین اس زمانہ میں جبکہ قرآن عملی طور پر دنیا سے اٹھ چکا تھا مسلمان نام کے مسلمان ہو گئے تھے، علماء کہلا کر لائے آسمان کے نیچے بہترین مخلوق ہو چکے تھے خدا کا پیارا بندہ اسلام نزع اعلیٰ میں گھر چکا تھا بیکم قادیان کی مقدس شہر سے اپنا مبارک کافروں کا نعرہ بلند ہوا اور روشن و واضح دلائل، چمکتے ہوئے نشانات اور خدا کی زبردست تائید کے ساتھ اسلام کا حق و رفعت ادا کیا گیا آفتاب اسلام کی چمکا چوند روشنی کے بالمقابل باطل کی تیرہ و تارا انھیں خیر ہو گئیں۔ عیسائیت کا دیو ہیب شکست فاش کھا کر تلبیث کی غاروں میں موچھا پٹا گیا اور دینامدی حریف اسلامی لائل کی تاباں لاکھ سیاریات قلعہ میں پناہ نہیں لے گیا غرضیکہ یہ تغیر عظیم تھا جو خدا کے مسیح موعود اور ان کی مختصر کراہوا العزم جماعت نے پچاس سال کے طفیل عرصہ میں کر دکھایا۔ جن لوگوں نے

اجتہاد کے لئے کھڑے ہوئے اور ان کے دل اس بات پر کھلے ہوئے ہیں کہ یہ جانتے ہیں کہ خدا کی تمام کرامات و معجزات، اسلام کی عظیم شان و قدرت کا پوش اپنے دل میں چھپی ہے۔

قرآنی معیار الصادقین

(۱) فرمایا: "اَلَا اِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ هُمُ الْغَالِبُونَ" (پارہ ۴ رکوع ۱۲ سورہ مائدہ ع) یاد رکھو کہ خلائی کی جماعت غالب اور کثرت یافتہ ہے۔
(۲) اسکے بالمقابل کذابوں کی جماعت کے ذکر اس طرح فرمایا ہے: "اَلَا اِنَّ حِزْبَ الشَّيْطَانِ هُمُ الْخٰسِرُونَ" (پارہ ۲۸ ع ۳ سورہ مجادلہ ع) یاد رکھو کہ شیطان کی گروہ ہمیشہ ناکام و نامراد ہوتا اور گھٹائے اور خسارے میں رہتا ہے۔

اس جگہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ کیسے اس طرح معلوم ہو کہ غالب، اگر وہ کون سا ہے، کیونکہ ہر گز امت پر عملی کفری ہے کہ وہ غالب ہے۔ اس ہم سوال کو خدا تعالیٰ نے نہایت وضاحت کیساتھ حل فرمایا ہے۔ فرمایا: "اَفَلَا يَدْرُوْنَ اَنَّا نَافِيْ اِلَٰهٌ دُخْصٌ مِّنْ قُدْرَتِهَا هُوَ الَّذِيْ اَخْرَجَ الْغَالِبِيْنَ" (پارہ ۱۸ ع ۱ سورہ انبیاء ع) کہ یہ لوگ جو دعویٰ نبوت کے منکر ہیں ایک مین کے کھڑے کی طرح میں اور کیا وہ نہیں دیکھتے کہ ہم اس زمین کو آہستہ آہستہ چاروں طرف سے کم کرتے چلے جاتے ہیں کیا اب بھی وہ خیال کرتے ہیں کہ وہ "غالب" ہیں؟ یعنی سچے نبی کی علامت یہ ہوتی ہے کہ اسکی جماعت تدریجاً بڑھتی اور اسکے بالمقابل اسکے مخالفین کی جماعت تدریجاً کم ہوتی چلی جاتی ہے۔ دعویٰ نبوت کی تدریجی ترقی اور اسکے بالمقابل اسکے مخالفین کی تدریجی تزلزل میں عی کے صادق اور منجانب اللہ ہو چھٹی اور قطعی دلیل ہے۔
(۳) پھر خدا تعالیٰ فرماتا ہے: "يٰۤاَيُّهَا النَّصٰرَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا دِيْوَمَ قِيٰوْمٍ لَا تَشْهَدُوْا" (پارہ ۲۴ ع ۱ سورہ مؤمن ع) کہ ہم اپنے انبیاء اور انکی جماعتوں کی اسی دنیا میں مدد کرتے ہیں اور پھر قیامت کے دن بھی ہم ہی انکے مددگار ہوں گے۔

(۴) ایک اور جگہ فرماتا ہے: "كَتَبَ اللّٰهُ لَا تَغْلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِيْ" (پارہ ۲۸ ع ۱ سورہ مجادلہ ع) کہ خدا و رسل سے یہ کہہ چھو کہ تم ہمارے مددگار ہو گے۔ یاد رکھو کہ رسول ہی ہمیشہ غالب ہیں گے۔ آج دنیا میں ملے ۱۲ ابراہیم اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے نام پر ہاتھ موجود ہیں مگر قرعون، انزود، سیکرنا، نبیوں کیساتھ منسوب ہونے کیلئے کوئی بھی تیار نہیں۔

(۵) خدا تعالیٰ فرماتا ہے: "يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ يَفْتَرُوْنَ عَلٰی اللّٰهِ الْكُذِبَ لَا يَخْلَعُوْنَ" (پارہ ۴ ع ۱ سورہ نمل ع) کہ وہ لوگ جو خدا تعالیٰ پر افتر کرتے اور اپنے پاس جھوٹے الہا بنا کر خدا کی طرف منسوب کرتے ہیں ہرگز کامیاب نہیں ہو سکتے جھوٹے عبادین عی الہام کی ناکامی کا باعث یہ ہے کہ ایسے لوگوں کے دعویٰ میں خدا تعالیٰ کی طرف سے برکت اور نصرت نہیں ہوتی۔

(۶) "لَعَنَتُ اللّٰهُ عَلٰی الْكَافِرِيْنَ" (آل عمران ع) "لَعَنَتُ اللّٰهُ عَلٰی الظّٰلِمِيْنَ" (پارہ ۱۲ ع ۱ سورہ نور ع) کہ کذابوں اور اپنے پنا سے جھوٹے الہا بنانے والے ظالموں پر خدا کی لعنت ہوتی ہے۔

(۷) خدا تعالیٰ فرماتا ہے: "يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّبِعُوْنَ الْاَسْوَاقَ" (پارہ ۵ ع ۱ سورہ نساء ع) کہ جو شخص خدا تعالیٰ کے مساکوئی مددگار اور مدد معاون نہیں بننا پس اس کی طرف سے ثابت ہوا کہ وہ لوگ جھوٹے طور پر نبوت و رسالت کے دعویٰ کرتے ہیں خدا تعالیٰ کی لعنت ہے۔

(۸) پھر خدا تعالیٰ فرماتا ہے: "وَلَا تَخَافُ خَوَابَ" (آل عمران ع) کہ وہ شخص الہام کا جھوٹا دعویٰ کرتا ہے ناکام و نامراد رہتا ہے۔

وقت تھا وقت مسیحا نہ کسی اور کا وقت

سچ دعویٰ

میں نہ آتا تو کوئی اور ہی آیا ہوتا

”میں اپنے دعویٰ کی نسبت ایسی قدر بیان کرنا ضروری سمجھتا ہوں کہ میں عین ضرورت کے وقت خدا کی طرف سے بھیجا گیا ہوں جبکہ اس زمانہ میں بہتوں نے ہو گا رنگ پکڑا اور نہ صرف تقویٰ طہارت کو چھوڑا بلکہ ان کی طرح جو حضرت عیسیٰ کے وقت میں تھے۔ سچائی کے دشمن ہو گئے تب بالمتقابل فیصلہ گیر نام راجح رکھ دیا نہ صرف یہ کہ اس زمانہ کو کوئی نیا طرف بنا لیا بلکہ خود زمانہ نے مجھے بلایا ہے۔“

(انجیل ص ۱۴۱)

علامات مامور صادق

”میرے دعویٰ کی نسبت اگر شبہ ہو اور حق جوئی بھی ہو تو اس شربکا دور ہونا بہت سہل ہے۔ کیونکہ ہر ایک نبی کی سچائی تین طریقوں سے پہچانی جاتی ہے۔“

۱۔ عقل سے یعنی دیکھنا چاہیے کہ جس وقت دینی یا رسول آیا ہے عقل سلیم گواہی دیتی ہے یا نہیں کہ اس کے آقا اسکے اپنی ضرورت بھی تھی یا نہیں اور اس انوکھی حالت موجودہ چاہتی تھی یا نہیں۔ کہ ایسے وقت میں کوئی مصلح پیدا ہو۔

دوسرے پہلے نبیوں کی پیشگوئی یعنی دیکھنا چاہیے کہ پہلے کسی نبی کے حق میں یا اسکے زمانہ میں کس کے ظاہر ہو چکی پیشگوئی کی ہے یا نہیں تب دوسرے نصرت الہی اور تائید آسمانی یعنی دیکھنا چاہیے کہ اسکے شامل حال کوئی تائید آسمانی بھی ہے یا نہیں۔

تیسرے علامات میں سچے مامور من اللہ کی شناخت کیلئے قدیم سے مقرر ہیں۔ اب اے دوستو! خدا نے تم پر رحم کر کے تینوں علامتیں میری تصدیق کیلئے ایک ہی جگہ جمع کر دی ہیں۔ اب چاہو تو قبول کر دو یا نہ کرو۔ اگر عقل کے زور سے نظر کرو۔ تو عقل سلیم فریاد کر رہی ہے اور رو رہی ہے کہ مسلمانوں کو اس وقت ایک آسمانی مصلح کی ضرورت ہے، امدادی اور برہمنی حالتیں دونوں خوفناک اور مسلمان گویا ایک گڑھے کے قریب کھڑے ہیں۔ یا ایک تہذیب کی زردی میں آ پڑے ہیں اگر پہلی پیشگوئیوں کو تلاش کرو تو دنیا پر بننے بھی میری نسبت اور میرا زمانہ کی نسبت پیشگوئی کی ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی فرمایا ہے کہ اسی امت میں مسیح موعود پیدا ہو گا اگر کسی کو محال نہ ہو۔ تو مسیح بخاری اور مسیح مسلم کو دیکھ لے اور صدی ستر پر مجید دینی پیشگوئی بھی پڑھے اور اگر میری نسبت نصرت الہی کو تلاش کرنا چاہے تو یاد رہے کہ اب تک ہزار ہا انسان ظاہر ہو چکے ہیں، دیکھ کر سب کو کوٹ ۲۹-۱۰۰

سچائی کے عظیم الشان نشان

”کیا لوگ نہیں دیکھتے کہ جس زمانہ میں ان مولویوں اور ان کے چیلوں نے میرے پر تکذیب اور بڑبائی کے حملے شروع کئے اس زمانہ میں میری ہیئت میں ایک آدمی بھی نہیں تھا، اگرچہ دوست جو انکیل پر شمار ہو سکتے تھے میرے ساتھ تھے اور اس وقت خدا تعالیٰ کے فضل سے شہر لاہور

۱۵۱۱ء انقلاب کے فضل سے حضرت مسیح موعود کے خدام کی تعداد دس لاکھ سے متجاوز ہو گئی ہے جو ہر ملک میں پائے جاتے ہیں۔“

کے قریب بیعت کرنا تو نگاشتا پہنچ گیا ہے جو نہ میری کوشش سے بلکہ اس ہوا کی تحریک سے جو آسمان چلی ہے میری طرف دوڑ رہی ہے۔
 کوئی دوسرا نہیں کہ اس سلسلہ کے برابر کونیکے لئے کشتہ راہ نہ ہوں۔ دوڑ لگائے اور کیا کچھ ہزار جاگ ہی کہے۔ باقیہ ایک قسم کے سرکے ہیں
 ایک کے حکام سمجھتی محبہاں بھی ہیں خون کے جھوٹے مقدموں کو اب بکرا لٹوں میں گئے اور تمام مسلمانوں کو میرے پر ایک عام جوش لایا اور ہر
 استہوار اور سارے لکھے اور کوفہ اور نعل کے فتوے میری نسبت دئے اور مخالفانہ منصوبوں کیلئے کمینیاں کیں۔ مگر ان تمام کوششوں کا نتیجہ
 بحر مانہ ہو گیا اور کیا ہوا پس اگر یہ کاروبار انسان کا ہوتا تو ضرور ان جان توڑ کوششوں سے تمام سلسلہ تباہ ہو جاتا کیا کوئی نظیر دے سکتا ہے کہ
 کوششیں کی جھوٹی نسبت کی گئیں اور پھر تباہ نہ ہوا بلکہ پہلے سے ہزار چند ترقی کر گیا۔

پس کیا عظیم الشان نشان نہیں کہ کوششیں اس غرض سے کی گئیں کہ خیم جو بویا گیا ہے اندر ہی اندر نہ بول دے بلکہ اب اس صفحہ ہستی پر اس نام
 نشان ہے۔ مگر وہ خیم بڑھا اور پھولا اور ایک سخت بنا اور اس کی شافین کو دوڑ چلی گئیں اور اب وہ سخت استوار بڑھ گیا ہے کہ ہزار ہا پرند
 اس پر آرام کرے۔ اور ان نشان کے ساتھ ایک عظیم الشان نشان ہے کہ آج سے تیس برس پہلے براہین احمدیہ میں یہ لہام موجود ہے کہ لوگ
 کوشش کریں گے کہ اس سلسلہ کو مٹا دیں اور ہر ایک کام میں لائینگے۔ مگر میں اس سلسلہ کو بڑھاؤنگا اور کامل کرونگا اور وہ ایک فوج ہو جائیگی
 اور قیامت تک نہ کا غلبہ ہوگا اور میں تیسے کام کو دنیا کے کناروں تک شہرت دینگا اور جو در جو کوئی دے ورے آئیں گے اور ہر ایک
 طرف سے مالی مدد آئیگی۔ مگر ان کو دیکھ کر وہ یہ طیاری آسمان پر ہوئی ہے اب دیکھو کس شان کی یہ پیشگوئی ہے جو آج پوری ہوئی
 یہ خدا کے نشان ہیں انھوں نے ان کو دیکھتے ہیں۔ مگر جو اندھے ہیں ان کے نزدیک ابھی تک کوئی نشان نہیں ہوا۔ (نزول المسیح ص ۲۱)

اللہ تعالیٰ کی سنت مستمرہ

”لیکن یاد رکھیں یہ گالیاں جو آئے منہ سے نکلتی ہیں اور یہ تحقیر اور توہین کی باتیں کہنے ہونٹوں پر چڑھ رہی ہیں اور یہ کہنے کا غرض تو
 مقابلہ پر فائز نہ کر رہے ہیں۔ یہ ان کے لئے ایک عافی غذا کا سامان ہے جس کا ہونٹوں پر ہے ہاتھوں میں لیا گیا ہے۔ ہر دفع کوئی کی زندگی جیسی کی معنی
 زندگی نہیں کیا وہ سمجھتے ہیں کہ اپنے منصوبوں اور اپنے بنیاد جموں کو اس اور اپنے افتراؤں اور اپنی ہنسی جھٹے سے خدا کے ارادہ کو کس
 دینگے۔ یا دنیا کو دھوکا دیکر اس کام کو معرض التوا میں ڈال دینگے جس خدا نے آسمان پر راہ کیا ہے اگر کو بھی پہلے بھی حق کے مخالفوں کو ان کے
 سے کامیابی ہوئی ہے تو وہ بھی کامیاب جائینگے لیکن اگر ثبات قدمہ امر ہے کہ خدا کے مخالف اور اسکے ارادہ کے مخالف جو آسمان پر
 کیا گیا ہو۔ ہمیشہ ذلت اور شکست اٹھاتے ہیں تو پھر ان لوگوں کیلئے بھی ایک ناکامی اور نامرادی اور سوائی درپیش ہے خدا کا فرقہ کبھی غلط نہیں
 گیا اور نہ جائیگا وہ فرماتا ہے: ”کَتَبَ اللَّهُ لَأَغْلِبَنَّ أَقْوَامُ سُوءِ“ یعنی خدائے ابدار سے کچھ چھوٹا ہے اور اپنا قانون اپنی مکتبہ قرار
 دے رہا ہے کہ وہ اور اس کے رسول ہمیشہ غالب ہینگے پس جو کون کس رسول یعنی فرستادہ ہوں بجز نفیسی نہی شریعت اور نئے دعویٰ اور نئے نام
 کے بلکہ اس نبی کریم خاتم الانبیاء کا نام پا کر اور اسی میں ہر کار اور اسی کا مظہر ہوگا۔ اب ہوں اسلئے میں کہتا ہوں کہ جیسا قدیم سے یعنی آدم کے زمانہ سے بلکہ آخرت
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک ہمیشہ مفہوم اس آیت کا سچا نکلتا آیا ہے ایسا ہی اب بھی میرے حق میں سچا لکھا گیا۔ (نزول المسیح ص ۲۲)

حلفی شہادت حضرت امام جماعت احمدیہ علیہ السلام

ایک صاحب جنہوں نے عقائد احمدیہ پر حلفی بیان کا مطالبہ کیا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے جواب لکھایا
مکملی۔ اسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

آپ کا خط ملا بچوں پر تحریر ہے کہ کسی شخص کا قسم کھانا کہ تم میری بات مان لو تو میں تمہارا عذاب جہیل لوٹنے کو فی فائدہ نہیں دیتا اگر قسم کی قسموں لوگ عذابوں سے بچ سکتے ہیں تو انبیاء کے سر مخالف عذاب سے بچ جائیں گے۔ کیونکہ عام طور پر انبیاء مخالفین اپنے پیروؤں کو بدایت رکھنے کے لئے قسمیں کھاتا کرتے ہیں ان اگر آپ مطالبہ ہو کہ میں قسم کھا کر آپ کے سامنے یہ اظہار کروں کہ میں سلسلہ عالیہ احمدیہ سچا سمجھتا ہوں تو اس کیلئے میں ہر وقت تیار ہوں۔ چنانچہ ذیل میں میں اپنا تسمیلہ لکھتا ہوں۔

۱۔ میں میرا بشیر الدین محمد احمد امام جماعت احمدیہ ساکن قادیان ولید میرزا غلام احمد صاحب دعویٰ موریت اللہ تعالیٰ کی قسم کھا کر جب تک ہاتھ میں میری جان ہے اور جس کی جھوٹی قسم کھانا انسان کو روحانی اور جسمانی ہلاکت میں ڈالتا ہے۔ اور ناقابلِ برائت عذابوں میں مبتلا کرتا ہے۔ کتا ہوں۔ کہ حضرت میرزا غلام احمد صاحب میرے یقین اور ایمان کے مطابق بلا شک شبہ سچ موعود اور مہدی موعود تھے۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے متنفیض ہو کر مقام نبوت پر حاضر ہوئے تھے۔ اگر میں اس دعویٰ میں جھوٹا ہوں تو اللہ تعالیٰ کا وہ وعید جو جھوٹوں کے لئے مقرر ہے مجھ پر نازل ہو۔

(۲) میں یقین رکھتا ہوں کہ قرآن کریم کی رو سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ایسی نبوت کا اجراء ثابت ہے۔ جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اور تعلیم کی نسخہ ہو میں سب بات پر بھی یقین رکھتا ہوں۔ کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام جو موسیٰ سلسلہ کے ایک نبی تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے مبعوث ہوئے تھے قرآن کریم کی رو سے اور تعلیم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رو سے یقینی طور پر وفات پا چکے ہیں۔ اس میں کسی شک شبہ کی گنجائش نہیں ہے۔

(۳) میں یقین رکھتا ہوں۔ کہ آنحضرت صلعم نے آخری زمانہ کے زمانہ میں جس جماعت کو مہدی قرار دیا ہے وہ جماعت احمدیہ ہے۔ (۴) مجھے کامل یقین ہے کہ حضرت سچ موعود نے جن امور کا دعویٰ کیا ہے وہ قطعاً یقینی اور بے ریب ہیں۔ بلکہ اس سے بڑھ کر مجھے یقین ہے کہ حضرت سچ موعود نے کوئی دعویٰ خدا تعالیٰ کے اذن اور حکم کے بغیر نہیں کیا۔

(۵) میں سب بات پر بھی یقین رکھتا ہوں کہ حضرت میرزا غلام احمد صاحب انکار محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دعوے کا انکار کرتا ہوں۔

باقی امور جو آپ نے لکھے ہیں وہ اصولی نہیں ہیں۔ ان کے جوابات میں الگ لکھوا تا ہوں۔ اور وہ یہ ہیں۔

اول۔ میرا یقین ہے کہ جس قسم کی نبوت کا دعویٰ حضرت سچ موعود علیہ السلام نے کیا تھا ایسی نبوت دروازہ قیامت

تک کھلا ہے لیکن چونکہ میں نہیں جانتا کہ قیامت کی کیا نیا نیا ہے میں سب بات پر قسم نہیں اٹھا سکتا کہ آپ کے بعد ضرور کوئی نبی مبعوث ہوگا۔

دویم۔ میں اس بات پر بھی یقین رکھتا ہوں کہ نجات اللہ تعالیٰ کے فضل سے وابستہ ہے اور یہ بھی یقین رکھتا ہوں کہ فیصلہ اس زمانہ میں حضرت میرزا صاحب کی معیت حاصل ہوتا ہے لیکن یہ میں کہہ نہیں سکتا کہ آپ کی ہدایت بغیر کوئی شخص نجات حاصل نہیں کر سکتا آپ کی ہدایت نہ کرنا ایک شدید گناہ ہے اور انسان کو مستوجب سزا قرار دینا ہے۔ لیکن اگر کوئی اختیار ہے کہ اپنے مجرم گناہ انہیں بخش دے۔ بالکل ممکن ہے کہ اپنے مجرموں کو بعض ایسے حالات میں نکالتے جنکا ہمیں علم نہیں۔ اللہ تعالیٰ انجسٹ سے لیکن عام قانون کے خلاف جرات بھی ہو وہ استثنائی ہوگی۔ کئی شک یہ کیا کھانپا ہے کہ کر کے بچ بھی جاتے ہیں۔ اب اگر کوئی اس خیال سے کہ بعض شک یہ کیا کھانپا ہے کہ بچ بھی جاتے ہیں۔ اس کے لئے تو ساری دنیا سے احق کہی پس میں اس بات پر تو قہم کھا کہ یہ کہتا ہوں کہ قیامت حضرت سچ موعود علیہ السلام کی اتباع میں ہی نصرت اور تائید ہوگی لیکن میں قطعی طور پر یہ نہیں کہہ سکتا کہ وہ قیامت کس رنگ کی ہوگی اور تم میں یہ کہہ سکتا ہوں کہ جماعت احمدیہ اسی صحت میں قیامت تک قائم رہے گی۔ بالکل ممکن ہے کہ حضرت سچ موعود علیہ السلام کی جماعت میں کسی زمانہ میں خرابی پیدا ہو۔ اور حضرت سچ موعود علیہ السلام کے شاگردوں میں سے کوئی شاگرد اس کی اصلاح کے لئے کھڑا کیا جائے۔ اور اس نبی پر ایمان نہ لانے والے احمدی اسی طرح رد کر کے پھینک دئے جائیں جس طرح اس زمانہ کے غیر احمدی۔

میں اس بات پر قہم کھا سکتا ہوں کہ حضرت میرزا صاحب کو ان معنوں میں مراق کا مرض نہ تھا کہ آپ کے ہوش و حواس پر کوئی اثر پڑا ہو۔ اور عقل میں کوئی کمی آئی ہو۔ میرا تجربہ یہ۔ میرا مشاہدہ۔ میرا ایمان اور میرا یقین اس بات پر مشاہدہ ہے کہ وہ بہترین دل و دماغ رکھنے والے آدمی تھے۔ جنون کی کوئی قسم اور کوئی رنگ ان میں نہ پائی جاتی تھی۔ بلکہ وہ جنون کا علاج کرنے والے تھے لیکن یہ صحیح بات ہے کہ معد کی کمزوری کا عرض جس کو طبعی طور پر ہرراق کی ابتدائی حالت کہا جاسکتا ہے اور یہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے مطابق تھا۔ ان کے کاموں کو دیکھ کر اور ان کی قرب کو پڑھنے کے بعد جو شخص ان کے متعلق مراق یا جنون کا خیال رکھتا ہے۔ میرے نزدیک تو ہر غیر متعصب انسان اسے خود پاگل خیال کرے گا۔

مجھے یہ یقین ہے کہ آپ کی یہ دونوں بیماریاں یعنی ذیابیطس سے مشابہ بیماری کثرت بول اور دوران سر اور معدے کی تکلیف یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی فرمودہ پیشگوئی کے مطابق تھیں۔ مجھے یقین کامل ہے کہ حضرت میرزا غلام احمد صاحب کی پیشگوئیاں اور الہامات صادق اور خدا تعالیٰ کی طرف سے تھے۔

میرزا محمد سودا احمد

امام جماعت احمدیہ۔

(از الفندل بم تمبر ۱۹۳۷ء)

میں نے یہ قہم کھا سکتا ہوں کہ اگر اس شخص کو جس پر قہم نہیں ہے۔ انہیں یہ قسم نہیں کہ کھانپا ہے کہ اسے جہنم میں سے کسی آدمی کو

کلک اف نارانے کا یہی وقت ہے

ہزار سالہ پیشگوئی

(دیکھو بھائیوں کی قیصر اسکندر اور قیصر ادھیائے)

اکٹہ مانہ آنے والا ہے جو ہو گا پُرگزند
اپنی مرضی کے مطابق ہی کریں گی کام وہ
پارسانی و حیا کا چھوڑ کر وہ انضباط
برعاشوں کی ہو کثرت وہ کرتے چوریاں
ہونگے بنیاں بہت لوگ پڑیں گے خلاف
حکمران تک بھول جائیں گے رعایا پروری
زانی و فاسد ہر امن بھی بہت ہو جائیں گے
چھتری بھی دہونگے اپنے فرض خاص سے
میں جو سچے برہمچاری کم نظر میں آئیں گے
ہونگے دولت مند دھو چھڑ کر ویراگ کو
مانگ کر بھکشا نہیں کھانا نہ آجیگا پسند
میں کے سنیاسی بھی ہونگی فکر جب اولاد کی
بستیوں میں ٹٹوں میں بھی نکلے گھر جائیں گے
ہونگی اوسط قد کی سب عورتیں کثرت کیساتھ
کھائیں گی کھانا زیادہ تلخ بھی ہو گا مزاج
دیش دھوکا دینے اہل شہر کو بوپا رہیں
گائیں جب تک دودھ دینگی چارہ دانہ پائیں گی
میں موقع پر نہ رسیدگار ہے گا انقلاب
جا بجا تھوکرانی کار ہے گا سامنا
باپاں کا بھائیوں کی سادھ سمجھیں گے مفید

عورتیں ہو جائیں گی بے باک زادی پسند
کچھ نہ سوچیں گی کسی آغاز کا انجام وہ
کچھ نہ ہوگی ان کو فکر اعتدال احتیاط
چودھری بن جائیں گے دکھلا کر وہ شہر ویاں
اچھی باتوں پر لکھنے لگیں گے صاف صاف
نام کو رہ جائیں گی قائم حالت کٹھری
جھوٹی باتیں کر کے اپنی تیز بیاں کھلا دیں گے
ہونگے باہر حد دین عزت اخلاص سے
دھوکا دینے کیلئے لوگوں کے گھڑوں آئیں گے
شعلہ زل زکھین گے وہ حرص ہوس کی آگ کو
ہونگے خدمت کیلئے ان کے ملازم موٹمن
حاجتیں پوری کریں گے خاطر اولاد کی
جائدادیں ہوں گی قائم اہل زر بن جائیں گے
کم سنی میں دولت اولاد سے پُر ہو گا ہاتھ
شوہرں پر ہو گا قائم ان کا قابو اور راج
ہوگی کپت بچان باقی پار میں غیار میں
ہونگی جب بیکار وہ بازار میں باک جائیں گی
شدت بارش سے بھی ہوگی کبھی حالت خراب
پائے ہمت کا بہت دشوار ہو گا نظامنا
اپنے سسرالوں میں مہاندگ کر لیں گے قبول،

پچھوٹی ذاتوں کے بشر اہل شرف کہلا بیٹے
 پرلہم ہوگی رعایا نیکیوں کے بار سے
 اک ذرا سی بات پر آپس ہی میں نئے نئے فساد
 دوستی گہری ذرا سی بات پر ہوگی تباہ
 باپاں کو بیٹے سمجھیں گے حقیر و باغی
 ملک میں کلم امن ہر گاہ بجا ہوں گے فساد
 گھٹی نہ کھانا نیکوئے کا گرا وہ بھی خراب
 حتیٰ پرستی کا بہت کم ہو گا لوگوں کو خدایا
 مختلف بیماریاں لو کا زور ہو گا پر محفل
 جب زمانہ ایسا آئے گا تو ہو گا انقیاد
 اے مٹا ہو گا پھر آئے ست و ستارے کا عمل

بن کے واعظ شان اپنی ہر طرف مگھلائی گئے
آئے گی آواز زاری ہر در و دیوار سے
ایک جاتا ہے نگا دوسرے کا اعتماد
اپنے گھروالوں سے گھروالوں کی بیگنی نگاہ
کون لیگا ایسی حالت میں بھلا ان کی خبر
ہوگی جب باتفاقی دُور ہوگا اتحاد
جسم میں طاقت جو کہ ہوگی تو ہوگا اضطراب
ہوگی ہر انعامیوں سے صحت رنج و مال
و دشمن جاں ہوگی ایسی حالت رنج و خلل
پھر کھٹک اوتار سے سب لوگ ہو گئے فیضیاب
حالت ناگفتہ بہ فوراً ہی جا بیگی بدل

ہم نمنا صاحب اور ان کے ہم مذہبوں کو بشارت دیتے ہیں کہ انیوالا کھنک اوتار آچکا۔ مبارک ہے جو اس کو پہچانتے اور اس کے چرنوں میں آکر فتن زمانہ سے محفوظ ہو جاتے ہیں :

مختلف مذاہب کی نجات کے طریقے

- (۱) برہمنوں نے کہا ہے کہ نجات یہ ہے کہ کسکھ و کھ سے انسان بچکر خدا میں جذب ہو جائے۔
(۲) بدھوں کے نزدیک جو لوں میں پڑنے سے چھٹ جانا اور خواہشات کا مٹ جانا نجات ہے۔
(۳) جینیوں کے نزدیک ایک نجات یہ ہے کہ کس جو لوں سے بچ جائے اور پھر اعلیٰ طاقتیں پیدا کر کے خدا کی مثل ہو جائے۔
(۴) یہودیوں کے نزدیک نجات کا فلسفہ یہ ہے کہ بعد الموت عذاب سے چھٹ جانا یا اس دنیا میں یہود اور کافروں کا عذاب نہ دینا نجات ہے۔
(۵) مسیحیوں کے نزدیک گناہ کی سزا سے بچ جانا اور گناہ سے بچ جانا نجات ہے۔
(۶) زرتشتیوں کے نزدیک گناہ کی سزا سے بچ جانا نجات ہے۔
(۷) شہنشاہان کا اصل مذہب ان کے گناہوں کی سزا سے بچنا نجات ہے۔
(۸) جدید فلسفہ یورپ کے نزدیک نجات یہ ہے کہ انسان جہالت سے بچ جائے۔
(۹) اسلام کے نزدیک نجات یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کے لئے کسی تڑپ اور لگن انسان کے دل میں لگی ہو کہ وہ خدا تعالیٰ سے بچ جائے یہی نجات ہے۔

النَّبِيِّ وَالْإِنْسَانِ الْكَافِلِ يَابَسًا) یعنی نبوت تشریف کا حکم بند ہو چکا ہے کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں۔

(۷) حضرت سید ولی اللہ شاہ صاحب بحث دہلوی تحریر فرماتے ہیں۔ وَخَتَمَ بِهَذَا النَّبِيُّونَ آمَنَ لَا يُوجَدُ وَتِ يَأْمُرُ اللَّهُ مُبَاحًا
بِالْتَّشْرِيعِ عَلَى النَّاسِ (تفہیم الیقین ص ۷۷) یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خاتم النبیین ہونے کا مطلب یہ ہے کہ آپ کے بعد ایسا شخص نہیں آ سکتا
جسے خدا تعالیٰ شریعت دیکر لوگوں کی طرف نام کر کے بھیجے۔

(۸) مولوی علی محمد صاحب لکھنؤی تحریر فرماتے ہیں۔ علماء اہل سنت بھی اس امر کی تصدیق کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عصر میں
کوئی نبی صاحب شرع جدید نہیں ہو سکتا اور نبوت آپ کی تمام تکلیفیں کو شامل ہے اور جو نبی آپ کے ہم عصر ہو گا وہ نتیجہ شریعت مجاہدہ کا پس بہر
تقدیر نبوت محمدیہ علیہ السلام ہے۔ دواعی الامور فی اثر ابن عباس رضی اللہ عنہما کہ آپ کے بعد اگر کوئی شخص برقرار فرماتے ہیں۔ کیونکہ بعد آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کے یا زمانہ میں آنحضرت کے بعد کسی نبی ہونا محال نہیں بلکہ صاحب شرع جدید ہونا البتہ متعین ہے۔

(۹) حضرت مولانا مولوی محمد قاسم صاحب نقوی باقی درستیوں پر تحریر فرماتے ہیں۔ "سوعوام کے خیال میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا خاتم
ہونا یا نہیں ہے کہ آپ کا زمانہ انبیاء سابق کے زمانہ کے بعد اور آپ سب میں آخری نبی ہیں اگر اہل فہم پر روشن ہو گا کہ تقدیم تاخر زمانی میں
بالذات کچھ فضیلت نہیں۔ پھر مقام پنج میں دلکس رسول اللہ خاتم النبیین فرمانا اس صحت میں کیونکہ مجمع ہو سکتا ہے (تحدیر لا اس ص ۷۷)
پھر اسی کتاب کے ص ۷۷ میں تحریر فرماتے ہیں۔ اگر بالفرض بعد از نبوتی کئی نبی پیدا ہوں تو یہ بھی تمیت محمدی میں کچھ فرق نہ ہو گا۔

(۱۰) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔ قُولُوا إِنَّمَا كَانَ مَوْلَانَا نَبِيًّا وَلَا تَتَّبِعُوا الْاَوَّلِينَ بِحُجَّتِهِ۔ (در منثور جلد ۷ ص ۲۷)

مکمل مجمع البحار ص ۸۵) یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم الانبیاء تو یہ تک کہوں لیکن یہ نہ کہو کہ حضور مسلم کے بعد نبی نہیں۔

(۱۱) امام محمد طاہر سندھی اپنی کتاب مکمل مجمع البحار ص ۸۵ میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے قول کو درج کر کے تحریر فرماتے ہیں۔ هَذَا نَزْلًا
إِلَى نَزُولٍ عَيْنِي وَهَذَا أَيْضًا كَأَيْتٍ فِي حَدِيثٍ لَا يَنْفِي بَعْدِي لَا فِتْنًا وَلَا دَاوْلًا بَنِي تَيْشِيخٍ شَوْعَدٍ، یعنی اہل علمین
حضرت عائشہ صدیقہ کا یہ قول صحیح موعود نبی اللہ کی آمد کو مد نظر رکھ کر فرمایا گیا ہے اور یہ حدیث نبوی لابی بعدی کے مخالف نہیں کیونکہ
اس حدیث سے مراد یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ایسا نبی نہ ہو گا جو حضور کی شریعت کو منسوخ کرے۔

(۱۲) حضرت مرزا مظہر جان جاناں شہید دہلوی فرماتے ہیں۔ "بیچ غیر از نبوت بالاصالت تم نہ گردید؛ در مبارک فیاض نخل
و در بیخ ممکن نیست؛ (مقامات مظہری ص ۷۷) یعنی بجز نبوت بالاصالت کوئی کمال ختم نہیں ہوا اور مبارک فیاض میں نخل در بیخ جان نہیں
ہمارے سامنے مانہ کے مخالف علماء کی طرف سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعویٰ نبوت کی خلاف مواہبت خاتم النبیین اور حدیث
لابی بعدی کو پیش کیا جاتا ہے مگر مذکور بالا احادیث سے واضح ہو گیا کہ ان سے مراد فقط یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبوت تشریف
بند ہے اور یہی حضرت مسیح موعود کا نہ ہے۔ در حقیقت بزرگان سلف میں کسی ایک مسلم بزرگ کا بھی کوئی ایسا قول پیش
نہیں کیا جاسکتا جس میں نبوت غیر تشریفی کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد بند قرار دیا گیا ہو۔

مسئلہ کفر و اسلام

سوال

محضو عالمی نے ہزاروں جگہ تحریر فرمایا ہے کہ کلمہ گو اور اہل قبلہ کو کافر کہنا کسی طرح صحیح نہیں اس سے صاف ظاہر ہے کہ ملاوہ الی معنوں کے جو آپ کی تکفیر کر کے کافرن جاؤں صرف آپ کے نہ ماننے سے کوئی کافر نہیں ہو سکتا لیکن عبد المجید خاں کو آپ لکھتے ہیں کہ ہر ایک شخص جس کو میری دعوت پہنچی ہے اور اس نے مجھے قبول نہیں کیا وہ مسلمان نہیں اس بیان اور پہلی کتابوں کے میان میں تناقض ہے یعنی پہلے آپ نے یاق القلوب وغیرہ میں لکھ چکے ہیں کہ میرے نہ ماننے سے کوئی کافر نہیں ہوتا اور اب آپ لکھتے ہیں کہ میرے انکار سے کافر ہو جاتا ہے۔

الجواب حضرت اقدس علیہ السلام

عیدین بائی، آپ کو کفر کہنے والے اور نہ ماننے والے کو قسم کے انسان ٹھہرتے ہیں حالانکہ خدا کے نزدیک ایسی قسم ہے کیونکہ جو شخص مجھے نہیں مانتا وہ ایسا ہے نہیں مانتا کہ مجھے مغتری قرار دیتا ہے مگر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ خدا پر اقرار کرو الا سبک فروغ بڑے کافر ہے جیسا کہ فرماتا ہے۔ وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرَىٰ عَلَى اللَّهِ كَذِبًا وَأَذْعَبَ بَيِّنَاتِهِ دُونِي بڑے کافر وہی ہیں ایسا پرا فرار کرنا اور دوسرے خدا کے کلام کی تکذیب کرنا اور۔ پس جبکہ میں ایک مذہب کے نزدیک پرا فرار کیا ہے اس صورت میں نہ میں صرف کافر بلکہ بڑا برا اور اگر میں مغتری نہیں مانتا بلکہ نہ کفر اس پر پڑا جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں خود فرمایا ہے وحیقتہ الٰہی ص ۱۶۷

ایک اور سوال

جو شخص اللہ تعالیٰ کو واحد لا شریک مانتا ہے اور محمد رسول اللہ کو برحق رسول مانتا ہے قرآن پڑھتا ہے مومن و مطہرہ ادا کرتا ہے آپ کے نہ ماننے سے

جواب حضرت مسیح موعود ؑ

خدا کے احکام میں کسی حکم کو بھی نہ ماننا موجب کفر ہے جو شخص شائد نماز پڑھتا ہے مگر کہتا ہے کہ چوری اور زنا کرنا شرع میں آتا ہے اور حق بولنا اور سوگھانا کچھ گناہ نہیں ہے کافر ہے کیونکہ اسے خدا تعالیٰ کے احکام کی تکذیب کی اور ان سے انکار کیا ہے تاکہ ان اور شرع پر پھینکا جاسیے مرنے تک کفر نہیں ہے وہ سب گناہ ہیں مگر ان بدکاروں کی عدالت ٹھہرانا موجب کفر ہے پس اس سطرے مسیح موعودؑ سے انکار کرنا موجب کفر ہے کہ میں خدا اور رسول کے وعدے اور تواتر پیش گوئی سے انکار ہے یہ ایسا مسند ہے کہ ہر ایک مسلمان جو ادنیٰ علم بھی لکھتا ہے اس واقع سے خدا کے حکم کو توڑنا کافر نہیں ہوتا بلکہ فاسق کرتا ہے مگر خدا کے قول کے برخلاف بولنا کافر کرتا ہے اس سے کسی کو بھی انکار نہیں۔ دہر ۲۴ جون ۱۹۰۳ء

جو کہ کلمہ کفر میں اور کہ کلمہ گالیبار جیتے ہیں ان اسلام علیکم السلام بولنا اور نہ ان کو لکھنا اور ہاں خرید و فروخت جاری ہے اس میں کسی کا اس میں جو شخص نظر کرتا ہے کہ میں ادھر کھڑا ہوں اور کلمہ پڑھتا ہوں اور جو ہمارا مصداق نہیں کر لیتا ہے اس کو اچھا جانتا ہوں وہ بھی مخالف ہے۔ دہر ۲۴ جون ۱۹۰۳ء

وفات مسیح موعودؑ

اللہ تعالیٰ کو علم تھا کہ آخری زمانہ میں بعض لوگ حضرت مسیح کی شان پر بہت غلو کر رہے تھے حتیٰ کہ سلطان کھانا بنوائے سیدائش کی وفات کا اقرار کرتے ہوئے اس مسیح کو جو رسولِ الٰہی بھی اسمائیلی تھا زندہ قرار دینے اسی واسطے خداوند پاک نے قرآن کریم میں نہایت وضاحت اس کی موت کا اعلان کیا ہم دعویٰ سے کہتے ہیں کہ کسی نبی کی وفات کا ذکر اس شد و پیش نہیں کیا گیا ہے اگر مسیح انسان ہے تو اس پر بھی یہ قانون عائد ہو گا چہ فیہا حیون و فیہا تموت و مفعلا تھو حیون یعنی تم اسی زمین میں رہو گے اور اسی میں اور اسی پھر اٹھائے جاؤ گے اور پھر فرمایا اَلَمْ تَجْعَلِ الْاَرْضَ كَافًا اَحْيَاءُ وَ اَمواتًا یعنی ہم نے زمین کو زندوں اور مردوں کو سمیٹنے کے لئے کافی بنایا ہے پھر تمام نبیوں کو فرمایا وَ مَعَكُمْ مِنْ بَیْرِ اِلٰہِ اَرَدَلِیْ اَلْمُرُ لَیْلَیْ لَعَلَّہُمْ یَعْلَمُ بَعْدَ عِلْمِ نَبِیِّہِمْ اور پھر فرمایا اِنَّہُ الَّذِیْ خَلَقَہُمْ مِنْ ضَعِیفٍ ثُمَّ جَعَلَہُمْ مِنْ بَعْدِ ضَعِیفٍ قَوَّۃً ضَعِیْفًا وَ شَبَّہُ بِبَعْضِہُمْ اَیَّہُمْ جلد فوت کر لئے جاتے ہیں بعض کو ازلہ و العزیم پہنچایا جاتا ہے جبکہ علم پر دیا جاتا ہے اللہ تعالیٰ نے ضعیف پیدا کیا پھر قوت دی پھر ضعف اور بڑھا پادیا اس معلوم ہوتا ہے کہ انسان زمانہ کے ساتھ ساتھ تغیر پذیر ہو جاتا ہے پس مسیح آدمِ ناد ہوئے آسمان پر کس طرح جاسکتے ہیں کیا وہ ہزار برس تک بھی پیرِ قوت ہوئے ہوں گے اگر کہو کہ ان کا جسم تغیر نہیں ہوتا تو بتاؤ خدا میں اور ان میں کیا فرق ہو گیا اسلئے کہ لفظ قرآن پاک سے دیکھا جاسکتا ہو پھر اور سنو تمام نبیوں کے لئے خدا فرمایا وَ مَا جَعَلْنَا دَعْوَہٗ جَسَدًا اَلَا یَا کُفُوْنَ الطَّعَامِ وَ مَا کَانُوْا خَالِدِیْنَ ہم بنیاد بنا کر ایسا نہیں بنایا کہ کھانا نہ کھاتا ہوا درود بہت عفت تک پہنچائے ہیں پھر مسیح اور انی و اوردہ مابعد کیلئے فرمایا کَانَ اَبَا کُلِّ الطَّعَامِ یعنی جبرئیل زندہ تھے وہ تو کھانا کھایا تھے پھر جس طرح آنحضرت مسلم کی وفات پر صحابہ کا اجماع ہوا وَ مَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ قَدْ خَلَقْنَا مِنْ قَبْلِہِ اَشْیَءُ حضرت محمدؐ مریض ایک سول میں آپ سے پہلے تمام رسول فوت ہوئے ہیں اس طرح کوئی شان میں آتے ہوئے اس صحابہ میں کہ اَلَا رَسُوْلٌ قَدْ خَلَقْنَا مِنْ قَبْلِہِ اَشْیَءُ یعنی ہم نے پہلے تمام رسول فوت ہوئے ہیں اگر مسیح کو زندہ مانے تو پھر معلوم کو کبھی زندہ مانا گیا ہے نہ اس لئے کہ ان کی وفات معلوم ہو چکی ہے نہ اس لئے کہ وہ خدا کا رسل ہیں

شمار	مذہب	تاریخ وفات	تاریخ پیدائش	تاریخ بعثت	تاریخ وفات	تاریخ پیدائش	تاریخ بعثت
۱	مسیح	۲۵	۱۲	۱۱	۲۸	۱۲	۱۱
۲	برہ	۲۵	۱۲	۱۱	۲۸	۱۲	۱۱
۳	جبرائیل	۲۶	۱۳	۱۲	۲۹	۱۳	۱۲
۴	جمعہ	۲۷	۱۴	۱۳	۳۰	۱۴	۱۳
۵	ہفتہ	۲۸	۱۵	۱۴	۳۱	۱۵	۱۴
۶	اتوار	۲۹	۱۶	۱۵	۱	۱۶	۱۵
۷	پیر	۳۰	۱۷	۱۶	۲	۱۷	۱۶
۸	منگل	۳۱	۱۸	۱۷	۳	۱۸	۱۷
۹	برہ	۱	۱۹	۱۸	۴	۱۹	۱۸
۱۰	جبرائیل	۲	۲۰	۱۹	۵	۲۰	۱۹
۱۱	جمعہ	۳	۲۱	۲۰	۶	۲۱	۲۰
۱۲	ہفتہ	۴	۲۲	۲۱	۷	۲۲	۲۱
۱۳	اتوار	۵	۲۳	۲۲	۸	۲۳	۲۲
۱۴	پیر	۶	۲۴	۲۳	۹	۲۴	۲۳
۱۵	منگل	۷	۲۵	۲۴	۱۰	۲۵	۲۴
۱۶	برہ	۸	۲۶	۲۵	۱۱	۲۶	۲۵
۱۷	جبرائیل	۹	۲۷	۲۶	۱۲	۲۷	۲۶
۱۸	جمعہ	۱۰	۲۸	۲۷	۱۳	۲۸	۲۷
۱۹	ہفتہ	۱۱	۲۹	۲۸	۱۴	۲۹	۲۸
۲۰	اتوار	۱۲	۳۰	۲۹	۱۵	۳۰	۲۹
۲۱	پیر	۱۳	۳۱	۳۰	۱۶	۳۱	۳۰
۲۲	منگل	۱۴	۱	۳۱	۱۷	۱	۳۱
۲۳	برہ	۱۵	۲	۱	۱۸	۲	۱
۲۴	جبرائیل	۱۶	۳	۲	۱۹	۳	۲
۲۵	جمعہ	۱۷	۴	۳	۲۰	۴	۳
۲۶	ہفتہ	۱۸	۵	۴	۲۱	۵	۴
۲۷	اتوار	۱۹	۶	۵	۲۲	۶	۵
۲۸	پیر	۲۰	۷	۶	۲۳	۷	۶
۲۹	منگل	۲۱	۸	۷	۲۴	۸	۷
۳۰	برہ	۲۲	۹	۸	۲۵	۹	۸
۳۱	جبرائیل	۲۳	۱۰	۹	۲۶	۱۰	۹
۳۲	جمعہ	۲۴	۱۱	۱۰	۲۷	۱۱	۱۰
۳۳	ہفتہ	۲۵	۱۲	۱۱	۲۸	۱۲	۱۱
۳۴	اتوار	۲۶	۱۳	۱۲	۲۹	۱۳	۱۲
۳۵	پیر	۲۷	۱۴	۱۳	۳۰	۱۴	۱۳
۳۶	منگل	۲۸	۱۵	۱۴	۳۱	۱۵	۱۴
۳۷	برہ	۲۹	۱۶	۱۵	۱	۱۶	۱۵
۳۸	جبرائیل	۳۰	۱۷	۱۶	۲	۱۷	۱۶
۳۹	جمعہ	۳۱	۱۸	۱۷	۳	۱۸	۱۷
۴۰	ہفتہ	۱	۱۹	۱۸	۴	۱۹	۱۸
۴۱	اتوار	۲	۲۰	۱۹	۵	۲۰	۱۹
۴۲	پیر	۳	۲۱	۲۰	۶	۲۱	۲۰
۴۳	منگل	۴	۲۲	۲۱	۷	۲۲	۲۱
۴۴	برہ	۵	۲۳	۲۲	۸	۲۳	۲۲
۴۵	جبرائیل	۶	۲۴	۲۳	۹	۲۴	۲۳
۴۶	جمعہ	۷	۲۵	۲۴	۱۰	۲۵	۲۴
۴۷	ہفتہ	۸	۲۶	۲۵	۱۱	۲۶	۲۵
۴۸	اتوار	۹	۲۷	۲۶	۱۲	۲۷	۲۶
۴۹	پیر	۱۰	۲۸	۲۷	۱۳	۲۸	۲۷
۵۰	منگل	۱۱	۲۹	۲۸	۱۴	۲۹	۲۸
۵۱	برہ	۱۲	۳۰	۲۹	۱۵	۳۰	۲۹
۵۲	جبرائیل	۱۳	۳۱	۳۰	۱۶	۳۱	۳۰
۵۳	جمعہ	۱۴	۱	۳۱	۱۷	۱	۳۱
۵۴	ہفتہ	۱۵	۲	۱	۱۸	۲	۱
۵۵	اتوار	۱۶	۳	۲	۱۹	۳	۲
۵۶	پیر	۱۷	۴	۳	۲۰	۴	۳
۵۷	منگل	۱۸	۵	۴	۲۱	۵	۴
۵۸	برہ	۱۹	۶	۵	۲۲	۶	۵
۵۹	جبرائیل	۲۰	۷	۶	۲۳	۷	۶
۶۰	جمعہ	۲۱	۸	۷	۲۴	۸	۷
۶۱	ہفتہ	۲۲	۹	۸	۲۵	۹	۸
۶۲	اتوار	۲۳	۱۰	۹	۲۶	۱۰	۹
۶۳	پیر	۲۴	۱۱	۱۰	۲۷	۱۱	۱۰
۶۴	منگل	۲۵	۱۲	۱۱	۲۸	۱۲	۱۱
۶۵	برہ	۲۶	۱۳	۱۲	۲۹	۱۳	۱۲
۶۶	جبرائیل	۲۷	۱۴	۱۳	۳۰	۱۴	۱۳
۶۷	جمعہ	۲۸	۱۵	۱۴	۳۱	۱۵	۱۴
۶۸	ہفتہ	۲۹	۱۶	۱۵	۱	۱۶	۱۵
۶۹	اتوار	۳۰	۱۷	۱۶	۲	۱۷	۱۶
۷۰	پیر	۳۱	۱۸	۱۷	۳	۱۸	۱۷
۷۱	منگل	۱	۱۹	۱۸	۴	۱۹	۱۸
۷۲	برہ	۲	۲۰	۱۹	۵	۲۰	۱۹
۷۳	جبرائیل	۳	۲۱	۲۰	۶	۲۱	۲۰
۷۴	جمعہ	۴	۲۲	۲۱	۷	۲۲	۲۱
۷۵	ہفتہ	۵	۲۳	۲۲	۸	۲۳	۲۲
۷۶	اتوار	۶	۲۴	۲۳	۹	۲۴	۲۳
۷۷	پیر	۷	۲۵	۲۴	۱۰	۲۵	۲۴
۷۸	منگل	۸	۲۶	۲۵	۱۱	۲۶	۲۵
۷۹	برہ	۹	۲۷	۲۶	۱۲	۲۷	۲۶
۸۰	جبرائیل	۱۰	۲۸	۲۷	۱۳	۲۸	۲۷

موت کو کہتے ہیں

سُرخ کے چھٹے

مخالف حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے سُرخ چھٹیوں کے کشف پر اپنی نادانی و ناچھی سے اعتراض تو کرتا ہے۔ لیکن آخری نہیں کہ اس قسم کے واقعات پہلے بھی ہو گزرے ہیں۔ مثلاً

(۱) تغیر اسلام ابن سیرین و رسالہ شریعہ میں عبد اللہ بن جلال اصفہانی حضور صلی اللہ علیہ وسلم روضہ مبارک پر آئے اور کہا۔ یا رسول اللہ جی فاختہ وانا فیہک یعنی اے رسول خدا میں آپ کے جہان بھوکا ہوں پھر فرما کہ سگئے۔ خواب میں حضور اس کو ایک ٹی دی فرماتے ہیں کہ میں روٹی کا کچھ حصہ کھایا کہ جاگ پڑا باقی حصہ میرے ماتھے میں تھا (۲) شرح سر الشہادتین ص ۸۳ وکنز العمال میں باقی و ابن قیم سے روایت ہے کہ ایک دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بیدار ہوئے غلگین اور ہاتھ میں سُرخ مٹی کرنا لکے حضرت امام حسینؑ خون میں لگی ہوئی تھی۔ میں پوچھا کہ حضور یہ مٹی کسی سے فرمایا تھے جبرائیلؑ نے خبر دی ہے کہ حضرت حسینؑ عراق کی زمین میں نسل کیا جائیگا۔ یا اس کی مٹی ہے۔ اللہ تو جانتا

(۳) حضرت اسماعیلؑ شہید دہلوی صراط مستقیم ص ۵ پر فرماتے ہیں کہ خواب میں چھوڑا حضرت صلعم کے ہاتھ میں تھے ایک حضور نے کھایا۔ بعد ازاں کبھی بیدار و نفس خود اثر سے ازال روئے حقہ ظاہر و یا ہر یا مضمحل۔

(۴) انوار الازکیا ترجمہ اردو ترجمہ کراتہ الاولیاء ص ۱۰ پر لکھا ہے کہ حضرت حسن بصریؒ جو اقرار نامہ شمعون آتش پرست پڑوسی کو لکھ کر اپنے بصر کے عادل لوگوں کی اس پر گواہی دے کر کوئی پھر وہ اقرار نامہ شمعون کے ساتھ قبر میں دفن کر دیا۔ پھر شمعون نے خواب میں حضرت حسن بصریؒ کو واپس بلوایا جب بیدار ہو تو اقرار نامہ اپنے ہاتھ میں دیکھا۔

کیا ہمارے مخالفین اب بھی اپنی بٹ دہری نہ چھوڑینگے۔ جب کہ خواب کی روٹی و خرماد و بلا کی مٹی وغیرہ ظاہر ہو کر ہر بھی متمسک ہو سکتی ہے تو حضرت مرزا صاحبؒ کے سُرخ کے چھٹیوں پر اعتراض کیا مٹنے رکھنا ہے +

۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱
------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	---

نقشہ عالم

کہیں طاعون کہیں آبی دبا ہے
 کہیں سیلاب کی اٹھتی بلا ہے
 جہاں دیکھو بڑاں چھایا ہوا ہے
 فقط اسلام ان کے نام کا ہے
 ہر اک کا ایک عہد اندھرب بنا ہے
 یزعم خود ہر اک اپنی بڑا ہے
 ہر اک ہی حشر کا مالک ہوا ہے
 نبی کا قول پورا ہو رہا ہے
 کہن بھی ماہ مہ کو نگ چکا ہے
 نہ نواں میں کوئی شرم تیا ہے
 ہر اک دنیا کا متوالا ہوا ہے
 نہ ہدی اب تلک ظاہر ہوا ہے
 مجدد کا زمانہ جا چکا ہے
 خاک پر کس لئے بیٹھا ہوا ہے
 نہ کچھ اس بات کی پرواہ ہے
 اسی سے اہل دنیا کا بھلا ہے
 دعا یا مین کی صبح و ماہ ہے

عجب طوفان عالم میں پیا ہے۔
 کہیں ہے زلزلہ اور خط کا زور
 وَمَا كُنَّا مُعَلِّیْنَ كَمَا نَقْشُہ
 ہوئی حالت مسلمانوں کی خستہ
 بری باتوں سے اُفت دیں گرفت
 نہ پوچھو مولویوں کی اب حالت
 جسے چاہیں وہ جنت دیں کرد و فرج
 ہو رہے بدترین ملک کا خرقد
 نصاریٰ کا ہوا چاروں طرف زور
 نہ اُفت باپ بیٹے میں رہی ہے
 بدی چاروں طرف پھیلی ہوئی ہے
 نشان ہر سب قیامت کے نمودار
 وہی بھی نصف سے زائد لگی ہے
 مگر ان کا میح آیا نہ اب تک
 تباہ اسلام ہے بر باد مسلم
 جو آیا تھا اسے ہی مان لیتے
 خدا یا ان کو دے عقل و خرد اب

اکھارِ حقوٰں سال

ہو الٰہی

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

الحمد للہ۔ اس قادر و العجلال و اکرام کا لاکھ لاکھ شکر و احسان ہے
 کہ اس نے پچھلے سال ۱۹۳۵ء کے لئے اس عاجز سراپا معاصی کو
 توفیق عطا فرمائی۔ کہ تبلیغی مضامین بصورت جنتری احباب کی
 بہترائی و بھلائی کے لئے چھاپ کر شائع کئے چادیں۔ بحمد اللہ
 جنتری بڑا کامیابہ اکھار ہوا اس سال ہے۔ اور ہر سال پچھلے سال سے
 اس فضل و کرم سے بڑھ کر رہتا ہے خداوند پاک سے دعا ہے کہ
 وہ برابر اس سلسلہ کو دائم و قائم رکھے مگر ہے اس ذریعہ سے اس خاکسار کی
 قیامت کے دن نجات ہو جاوے۔ آمین۔ ثم آمین
 دغا کا محمد یامین ناچر کتب خانہ

بہ	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱
جہاد	۱۸	۲۷	۳۶	۴۵	۵۴	۶۳	۷۲	۸۱	۹۰	۹۹	۱۰۸	۱۱۷	۱۲۶	۱۳۵	۱۴۴	۱۵۳	۱۶۲	۱۷۱	۱۸۰	۱۸۹	۱۹۸	۲۰۷	۲۱۶	۲۲۵	۲۳۴	۲۴۳	۲۵۲	۲۶۱	۲۷۰	۲۷۹	۲۸۸
جمعہ	۱۹	۲۸	۳۷	۴۶	۵۵	۶۴	۷۳	۸۲	۹۱	۱۰۰	۱۰۹	۱۱۸	۱۲۷	۱۳۶	۱۴۵	۱۵۴	۱۶۳	۱۷۲	۱۸۱	۱۹۰	۱۹۹	۲۰۸	۲۱۷	۲۲۶	۲۳۵	۲۴۴	۲۵۳	۲۶۲	۲۷۱	۲۸۰	۲۸۹
ہفتہ	۲۰	۲۹	۳۸	۴۷	۵۶	۶۵	۷۴	۸۳	۹۲	۱۰۱	۱۱۰	۱۱۹	۱۲۸	۱۳۷	۱۴۶	۱۵۵	۱۶۴	۱۷۳	۱۸۲	۱۹۱	۲۰۰	۲۰۹	۲۱۸	۲۲۷	۲۳۶	۲۴۵	۲۵۴	۲۶۳	۲۷۲	۲۸۱	۲۹۰
اتوار	۲۱	۳۰	۳۹	۴۸	۵۷	۶۶	۷۵	۸۴	۹۳	۱۰۲	۱۱۱	۱۲۰	۱۲۹	۱۳۸	۱۴۷	۱۵۶	۱۶۵	۱۷۴	۱۸۳	۱۹۲	۲۰۱	۲۱۰	۲۱۹	۲۲۸	۲۳۷	۲۴۶	۲۵۵	۲۶۴	۲۷۳	۲۸۲	۲۹۱
پیر	۲۲	۳۱	۴۰	۴۹	۵۸	۶۷	۷۶	۸۵	۹۴	۱۰۳	۱۱۲	۱۲۱	۱۳۰	۱۳۹	۱۴۸	۱۵۷	۱۶۶	۱۷۵	۱۸۴	۱۹۳	۲۰۲	۲۱۱	۲۲۰	۲۲۹	۲۳۸	۲۴۷	۲۵۶	۲۶۵	۲۷۴	۲۸۳	۲۹۲
منگل	۲۳	۳۲	۴۱	۵۰	۵۹	۶۸	۷۷	۸۶	۹۵	۱۰۴	۱۱۳	۱۲۲	۱۳۱	۱۴۰	۱۴۹	۱۵۸	۱۶۷	۱۷۶	۱۸۵	۱۹۴	۲۰۳	۲۱۲	۲۲۱	۲۳۰	۲۳۹	۲۴۸	۲۵۷	۲۶۶	۲۷۵	۲۸۴	۲۹۳
جمعہ	۲۴	۳۳	۴۲	۵۱	۶۰	۶۹	۷۸	۸۷	۹۶	۱۰۵	۱۱۴	۱۲۳	۱۳۲	۱۴۱	۱۵۰	۱۵۹	۱۶۸	۱۷۷	۱۸۶	۱۹۵	۲۰۴	۲۱۳	۲۲۲	۲۳۱	۲۴۰	۲۴۹	۲۵۸	۲۶۷	۲۷۶	۲۸۵	۲۹۴
ہفتہ	۲۵	۳۴	۴۳	۵۲	۶۱	۷۰	۷۹	۸۸	۹۷	۱۰۶	۱۱۵	۱۲۴	۱۳۳	۱۴۲	۱۵۱	۱۶۰	۱۶۹	۱۷۸	۱۸۷	۱۹۶	۲۰۵	۲۱۴	۲۲۳	۲۳۲	۲۴۱	۲۵۰	۲۵۹	۲۶۸	۲۷۷	۲۸۶	۲۹۵
اتوار	۲۶	۳۵	۴۴	۵۳	۶۲	۷۱	۸۰	۸۹	۹۸	۱۰۷	۱۱۶	۱۲۵	۱۳۴	۱۴۳	۱۵۲	۱۶۱	۱۷۰	۱۷۹	۱۸۸	۱۹۷	۲۰۶	۲۱۵	۲۲۴	۲۳۳	۲۴۲	۲۵۱	۲۶۰	۲۶۹	۲۷۸	۲۸۷	۲۹۶
پیر	۲۷	۳۶	۴۵	۵۴	۶۳	۷۲	۸۱	۹۰	۹۹	۱۰۸	۱۱۷	۱۲۶	۱۳۵	۱۴۴	۱۵۳	۱۶۲	۱۷۱	۱۸۰	۱۸۹	۱۹۸	۲۰۷	۲۱۶	۲۲۵	۲۳۴	۲۴۳	۲۵۲	۲۶۱	۲۷۰	۲۷۹	۲۸۸	۲۹۷
منگل	۲۸	۳۷	۴۶	۵۵	۶۴	۷۳	۸۲	۹۱	۱۰۰	۱۰۹	۱۱۸	۱۲۷	۱۳۶	۱۴۵	۱۵۴	۱۶۳	۱۷۲	۱۸۱	۱۹۰	۱۹۹	۲۰۸	۲۱۷	۲۲۶	۲۳۵	۲۴۴	۲۵۳	۲۶۲	۲۷۱	۲۸۰	۲۸۹	۲۹۸
جمعہ	۲۹	۳۸	۴۷	۵۶	۶۵	۷۴	۸۳	۹۲	۱۰۱	۱۱۰	۱۱۹	۱۲۸	۱۳۷	۱۴۶	۱۵۵	۱۶۴	۱۷۳	۱۸۲	۱۹۱	۲۰۰	۲۰۹	۲۱۸	۲۲۷	۲۳۶	۲۴۵	۲۵۴	۲۶۳	۲۷۲	۲۸۱	۲۹۰	۲۹۹
ہفتہ	۳۰	۳۹	۴۸	۵۷	۶۶	۷۵	۸۴	۹۳	۱۰۲	۱۱۱	۱۲۰	۱۲۹	۱۳۸	۱۴۷	۱۵۶	۱۶۵	۱۷۴	۱۸۳	۱۹۲	۲۰۱	۲۱۰	۲۱۹	۲۲۸	۲۳۷	۲۴۶	۲۵۵	۲۶۴	۲۷۳	۲۸۲	۲۹۱	۳۰۰
اتوار	۳۱	۴۰	۴۹	۵۸	۶۷	۷۶	۸۵	۹۴	۱۰۳	۱۱۲	۱۲۱	۱۳۰	۱۳۹	۱۴۸	۱۵۷	۱۶۶	۱۷۵	۱۸۴	۱۹۳	۲۰۲	۲۱۱	۲۲۰	۲۲۹	۲۳۸	۲۴۷	۲۵۶	۲۶۵	۲۷۴	۲۸۳	۲۹۲	۳۰۱
پیر	۳۲	۴۱	۵۰	۵۹	۶۸	۷۷	۸۶	۹۵	۱۰۴	۱۱۳	۱۲۲	۱۳۱	۱۴۰	۱۴۹	۱۵۸	۱۶۷	۱۷۶	۱۸۵	۱۹۴	۲۰۳	۲۱۲	۲۲۱	۲۳۰	۲۳۹	۲۴۸	۲۵۷	۲۶۶	۲۷۵	۲۸۴	۲۹۳	۳۰۲
منگل	۳۳	۴۲	۵۱	۶۰	۶۹	۷۸	۸۷	۹۶	۱۰۵	۱۱۴	۱۲۳	۱۳۲	۱۴۱	۱۵۰	۱۵۹	۱۶۸	۱۷۷	۱۸۶	۱۹۵	۲۰۴	۲۱۳	۲۲۲	۲۳۱	۲۴۰	۲۴۹	۲۵۸	۲۶۷	۲۷۶	۲۸۵	۲۹۴	۳۰۳
جمعہ	۳۴	۴۳	۵۲	۶۱	۷۰	۷۹	۸۸	۹۷	۱۰۶	۱۱۵	۱۲۴	۱۳۳	۱۴۲	۱۵۱	۱۶۰	۱۶۹	۱۷۸	۱۸۷	۱۹۶	۲۰۵	۲۱۴	۲۲۳	۲۳۲	۲۴۱	۲۵۰	۲۵۹	۲۶۸	۲۷۷	۲۸۶	۲۹۵	۳۰۴

چند نسخہ جات

جو حضرت اقدس بعض خدام کی بیماریوں میں تجویز فرمائی تھے۔

نسخہ اطریفل جو حضور نے ایک شخص دوست کے لئے بڑے تقویت دماغ و دفاع قبض وغیرہ وغیرہ تجویز فرما کر اپنے دست مبارک سے تحریر فرمایا

نسخہ اطریفل { کھواں الشانی } ۲ پوست بلیہ زرد - پوست بلیہ کالی
۵ مثقال ۵ مثقال

بلیہ سیاہ کل بنفشہ - سفویا مشوی - تریہ صاف - کشنہ خشک
۵ مثقال ۵ مثقال ۵ مثقال ۱۰ مثقال ۱۰ مثقال

پوست بلیہ آلمہ مقشر کل سرخ طیارشہ کل نیلو فر
۲ مثقال ۲ مثقال ۲ مثقال ۲ مثقال ۲ مثقال

صندل سفید کنتیا روغن بادام ان دواؤں کو کوٹ کر روغن
۱۰ مثقال ۱۰ مثقال ۵ مثقال

بادام کے ساتھ لالیں یعنی روغن بادام کے ساتھ چرب کر لیں بعد اس
کے یہ دوا میں ہیں - عذاب سپستان کل بنفشہ ان
۵ دانہ ۵ دانہ ۵ مثقال

تینوں دواؤں کو جوش دیکر اور صاف کر کے اس کے ساتھ ڈیڑھ وزن شیر
مربائے بلیہ اور ایک وزن شہد جس کی بھاگ دیکر دی گئی ہو لیکر ان دواؤں

کو اس میں گوندھ دیں اور پھر آگ پر قوام دینے کے بعد مشک ماشہ ورق نقدہ
۲۵ عدد - ورق طلا ۱۰ عدد ساتھ لالیں - خوراک اول روز ڈیڑھ ماشہ پھر بعد

برداشت زیادہ کرتے جائیں ۔

نسخہ نمبر ۲ مانع اسقاط وغیرہ کمزور و بدناستہ علی کردہ درگلاب بیکرم -

ماقرعہ کیکرم - زنجبیل کمزور - مصدقہ کمزور - ررنداد دوم - دررخ دوم -

تخم کرش ۲ درم - قزق ۲ درم - بہمن سفید ۳ درم - بہمن سرخ ۳ درم - نفل
۳ درم - دار نفل ۳ درم - دار چین ۵ درم - جد و اریصل ۷ درم طیارشہ

۵ درم مشک ۲ ماشہ - عود ۷ درم - نبات سفید ۲ چندہ کل اور ٹیہ مہری
کا ہلکا سا قوام کر کے تمام چیزیں اس میں ڈالیں سرد ہونے کے بعد مردار پیرل

کردہ اور مشک اس میں ملا دیں (خوراک حسب وزن) **نسخہ نمبر ۳** - آیزن اس کے پیلے نکل نہ جائے۔ نسخہ یہ ہے۔

کل سرخ ۷ درم - گنارہ ۵ درم - بازوہ ۵ درم - برگ خشک کمزور - شب
یمانی یعنی پھنکری ۷ درم - پوست انار ۳ درم - سب کو کوٹ کر پیسنے

نیم کوہ کر کے دس انار پختہ پانی میں جوش دیں - جب ۵ انار رہ جائے صاف
کریں - اور ایک بڑے برتن میں ڈالیں اور حلالہ کو اس میں ملا دیں -

انشاء اللہ تعالیٰ بحفظہ

۱۹۳۵	جون	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱
ہفتہ	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱	
اتوار	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱		
پیر	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱			
منگل	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱				
بدھ	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱					
جمعہ	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱						
ہفتہ	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱							
اتوار	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱								
پیر	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱									
منگل	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱										
بدھ	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱											
جمعہ	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱												
ہفتہ	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱													
اتوار	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱														
پیر	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱															
منگل	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱																
بدھ	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱																	
جمعہ	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱																		
ہفتہ	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱																			
اتوار	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱																				
پیر	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱																					
منگل	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱																						
بدھ	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱																							
جمعہ	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱																								
ہفتہ	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱																									
اتوار	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱																										
پیر	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱																											
منگل	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱																												
بدھ	۲۹	۳۰	۳۱																													
جمعہ	۳۰	۳۱																														
ہفتہ	۳۱																															

احمدیوں کے نکاح

(الفاظ مقدسہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام)

جو کہ خدا تعالیٰ کے فضل اور کرم سے اور اس کی بزرگ عنایات سے ہماری جماعت کی تعداد میں بہت ترقی ہو رہی ہے اور اب کئی لاکھ تک اس کی نسبت پہنچ گئی ہے۔ اس لئے قرین معلومت معلوم ہوا کہ ان کے باہمی اتحاد بڑھانے کے لئے اور نیز ان کے اہل و اقارب کے بد اثر اور بد رشتہ سے بچانے کے لئے لڑکیوں اور لڑکوں کے نکاحوں کے بارے میں کوئی احسن انتظام کیا جائے۔ یہ تو ظاہر ہے کہ جو لوگ مخالف مولویوں کے زیر سایہ ہو کر تصدیب اور عناد اور بغض اور عداوت کے پورے درجہ تک پہنچ گئے ہیں۔ ان سے ہماری جماعت کے رشتہ غیر ممکن ہو گئے ہیں جب تک وہ توبہ کر کے اس جماعت میں داخل نہ ہوں اور اب یہ جماعت کسی بات میں ان کی محتاج نہیں۔ مال میں۔ دولت میں علم میں۔ فضیلت میں۔ غمانان میں۔ پرہیزگاری میں۔ خدا تعالیٰ میں سبقت رکھنے والے اس جماعت میں بکثرت موجود ہیں اور ہر ایک سلامی قوم کے لوگ اس جماعت میں پائے جاتے ہیں۔ تو پھر اس صورت میں کچھ بھی ضرورت نہیں کہ ایسے لوگوں سے ہماری جماعت نئے تعلق پیدا کرے جو ہمیں کا فر کہتے اور ہمارا نام زبال رکھتے ہیں یا خود تو ہمیں نکر ایسے لوگوں کے شاخوٹاؤں و تنابع میں پورے کہ جو شخص ایسے لوگوں کو چھوڑ نہیں سکتا۔ وہ ہماری جماعت میں داخل ہونیکے لائق نہیں۔ جب تک پاکی اور سچائی کے لئے ایک عیسائی بھائی کو ہمیں چھوٹے لگا اور ایک باپ بیٹے سے علیحدہ نہیں ہو گا تب تک وہ ہم میں سے نہیں۔ سو تمام جماعت تو جس سے سن لے کر اشتباہ کیلئے ان شرائط پر پابند ہونا ضروری ہے۔ (مجموعہ فتاویٰ احمدیہ جلد دوم)

۱۹۳۵ء جولائی	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱
پیر	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱
منگل	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱
بدھ	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱
جمعرات	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱
جمعہ	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱
ہفتہ	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱
اتوار	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱
منگل	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱
بدھ	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱
جمعرات	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱
جمعہ	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱
ہفتہ	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱
اتوار	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱
پیر	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱
منگل	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱
بدھ	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱
جمعرات	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱
جمعہ	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱
ہفتہ	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱
اتوار	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱

دو یا دوا پیش از کانی حضرت مسیح

دا اُحدائے نقائی کی حدود کو توڑنا سخت بے ایمان کا کام ہے خدا ترس
کو اگر کوئی شخص گنہگار کی طرف رغبت دیکھتا ہے تو لیکن بوسلف کو دی تو
وہ بھی کہیں کہیں اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَحْسَنُ مَتَوٰی اور دانستہ مذاکے
کے متکرر ہی میں پڑ سکتا ہے کیونکہ وہ جانتا ہے کہ ایسے محسن کے احسانات کا
محافظ نہ رکھنا اور اس کو ناراض کرنا سخت بد ذاتی ہے علاوہ اس کے وہ
قادد ہے کہ ایک ہزار سال میں اندھا کرے یا مجذوم کرے یا کوئی ایسی درخت
بیماری لگا دے کہ دن رات چلانا کام ہوا ورنہ زندگی جہنمی بن جائے۔

۱۲) انسان کے اخلاص کی ایک بھی نشانی ہے کہ وہ حاضر اور غائب اور غنیمت اور حلیم ہونے کی حالت میں ادب سے یا ہر نہ جادے اور اپنے احباب کے اس طرح پرو کرے کہ جس طرح وہ ان کے حضور ذکر کرتے ہیں نہ کہ یہ منافق اور منکر کی نشانی ہے کہ دور کی غنیمت سے اور ایسا آدمی اس پانی سے مشابہ ہے جس کے شے بہت سا گوارا ہو اور اسے تغیر سے وہ گوارا ہو کہ سطح میں آجاء۔ راز نشیمنہ علم

احمدیت کے بارے

(۱۴) احمدیت اُس زندہ اور کامل یقین کا نام ہے جو انسان کا
 کامنتھا می مقصد ہے وہ یقین انسان میں ایک پاک تبدیلی پیدا کرتا
 ہے اور اس کو ایک آسمانی اور روحانی وجود حاصل ہوتا ہے جس سے
 وہ خدا تعالیٰ کی خالص توحید پر ایمان لا کر، ملائکہ، آسمانی کتب
 رسلِ ربانی، قیامت، حشر و نشر پر یقین رکھ کر یکا موسیٰ سلطان
 بنجاتا ہے۔

(۲) قرآن اور حدیث اور انجمنِ مصلحہ اہل علم و اہل سلم کی عزت و عظمت اور تقیلم احمدیوں کے دلوں میں جاگزیں ہے حقیقی اسلام اگر پوجید تو احمدیت ہی میں مل سکتا ہے۔

۱	۲۵	۳۰	۳۵	۴۰	۴۵	۵۰	۵۵	۶۰	۶۵	۷۰	۷۵	۸۰	۸۵	۹۰	۹۵	۱۰۰
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷
۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱	۳۲	۳۳	۳۴
۳۵	۳۶	۳۷	۳۸	۳۹	۴۰	۴۱	۴۲	۴۳	۴۴	۴۵	۴۶	۴۷	۴۸	۴۹	۵۰	۵۱
۵۲	۵۳	۵۴	۵۵	۵۶	۵۷	۵۸	۵۹	۶۰	۶۱	۶۲	۶۳	۶۴	۶۵	۶۶	۶۷	۶۸
۶۹	۷۰	۷۱	۷۲	۷۳	۷۴	۷۵	۷۶	۷۷	۷۸	۷۹	۸۰	۸۱	۸۲	۸۳	۸۴	۸۵
۸۶	۸۷	۸۸	۸۹	۹۰	۹۱	۹۲	۹۳	۹۴	۹۵	۹۶	۹۷	۹۸	۹۹	۱۰۰	۱۰۱	۱۰۲
۱۰۳	۱۰۴	۱۰۵	۱۰۶	۱۰۷	۱۰۸	۱۰۹	۱۱۰	۱۱۱	۱۱۲	۱۱۳	۱۱۴	۱۱۵	۱۱۶	۱۱۷	۱۱۸	۱۱۹
۱۲۰	۱۲۱	۱۲۲	۱۲۳	۱۲۴	۱۲۵	۱۲۶	۱۲۷	۱۲۸	۱۲۹	۱۳۰	۱۳۱	۱۳۲	۱۳۳	۱۳۴	۱۳۵	۱۳۶
۱۳۷	۱۳۸	۱۳۹	۱۴۰	۱۴۱	۱۴۲	۱۴۳	۱۴۴	۱۴۵	۱۴۶	۱۴۷	۱۴۸	۱۴۹	۱۵۰	۱۵۱	۱۵۲	۱۵۳
۱۵۴	۱۵۵	۱۵۶	۱۵۷	۱۵۸	۱۵۹	۱۶۰	۱۶۱	۱۶۲	۱۶۳	۱۶۴	۱۶۵	۱۶۶	۱۶۷	۱۶۸	۱۶۹	۱۷۰
۱۷۱	۱۷۲	۱۷۳	۱۷۴	۱۷۵	۱۷۶	۱۷۷	۱۷۸	۱۷۹	۱۸۰	۱۸۱	۱۸۲	۱۸۳	۱۸۴	۱۸۵	۱۸۶	۱۸۷
۱۸۸	۱۸۹	۱۹۰	۱۹۱	۱۹۲	۱۹۳	۱۹۴	۱۹۵	۱۹۶	۱۹۷	۱۹۸	۱۹۹	۲۰۰	۲۰۱	۲۰۲	۲۰۳	۲۰۴
۲۰۵	۲۰۶	۲۰۷	۲۰۸	۲۰۹	۲۱۰	۲۱۱	۲۱۲	۲۱۳	۲۱۴	۲۱۵	۲۱۶	۲۱۷	۲۱۸	۲۱۹	۲۲۰	۲۲۱
۲۲۲	۲۲۳	۲۲۴	۲۲۵	۲۲۶	۲۲۷	۲۲۸	۲۲۹	۲۳۰	۲۳۱	۲۳۲	۲۳۳	۲۳۴	۲۳۵	۲۳۶	۲۳۷	۲۳۸
۲۳۹	۲۴۰	۲۴۱	۲۴۲	۲۴۳	۲۴۴	۲۴۵	۲۴۶	۲۴۷	۲۴۸	۲۴۹	۲۵۰	۲۵۱	۲۵۲	۲۵۳	۲۵۴	۲۵۵
۲۵۶	۲۵۷	۲۵۸	۲۵۹	۲۶۰	۲۶۱	۲۶۲	۲۶۳	۲۶۴	۲۶۵	۲۶۶	۲۶۷	۲۶۸	۲۶۹	۲۷۰	۲۷۱	۲۷۲
۲۷۳	۲۷۴	۲۷۵	۲۷۶	۲۷۷	۲۷۸	۲۷۹	۲۸۰	۲۸۱	۲۸۲	۲۸۳	۲۸۴	۲۸۵	۲۸۶	۲۸۷	۲۸۸	۲۸۹
۲۹۰	۲۹۱	۲۹۲	۲۹۳	۲۹۴	۲۹۵	۲۹۶	۲۹۷	۲۹۸	۲۹۹	۳۰۰	۳۰۱	۳۰۲	۳۰۳	۳۰۴	۳۰۵	۳۰۶
۳۰۷	۳۰۸	۳۰۹	۳۱۰	۳۱۱	۳۱۲	۳۱۳	۳۱۴	۳۱۵	۳۱۶	۳۱۷	۳۱۸	۳۱۹	۳۲۰	۳۲۱	۳۲۲	۳۲۳
۳۲۴	۳۲۵	۳۲۶	۳۲۷	۳۲۸	۳۲۹	۳۳۰	۳۳۱	۳۳۲	۳۳۳	۳۳۴	۳۳۵	۳۳۶	۳۳۷	۳۳۸	۳۳۹	۳۴۰
۳۴۱	۳۴۲	۳۴۳	۳۴۴	۳۴۵	۳۴۶	۳۴۷	۳۴۸	۳۴۹	۳۵۰	۳۵۱	۳۵۲	۳۵۳	۳۵۴	۳۵۵	۳۵۶	۳۵۷
۳۵۸	۳۵۹	۳۶۰	۳۶۱	۳۶۲	۳۶۳	۳۶۴	۳۶۵	۳۶۶	۳۶۷	۳						

کامیابی کے پانچ گز

(ان حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)

پارہ ۱۰ کے دوسرے کوع میں کامیابی کے گز بتائیں جو ہمارے مبلغین کو خصوصاً

یاد رکھنے ضروری ہیں

پہلا گز نا اہلیت۔ ایک تو دل میں یقین نکل ہونا چاہیے کہ میں ہی بہر حال اپنے حق
مقام پر پہنچ پاؤں گا۔ اور غالب ہونا گا۔ اس بات میں ذرا بھی دل میں خدشہ نہیں
ہونا چاہیے۔ مگر یقین خود پسندی اور خود غور علم کثرت ساز و سامان کی بنیاد
نہ ہو بلکہ اس عہد سے کہ یہ کام جو میں کرنا چاہوں خود اپنی دین کی نصرت فرمایا جائے اور
دوسرا گز۔ وَذَكَرَ اللَّهُ كَثِيرًا لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُونَ۔ خدا تعالیٰ کو بہت یاد کرنا
اسی کے حضور دعا میں کرو کہ وہ تمہاری خاص نصرت و تائید کرتا ہے۔
تیسرا گز۔ ایسے حالات میں اللہ کی خصوصیت بجات اور فرمانبرداری میں لگ جاؤ
اور جو احکام اس کے رسول کی معرفت ملیں اس پر کاربند ہو جاؤ۔ اپنے اعمال کو درست
بتاؤ۔ تا خدا کا فضل تمہارے شامل حال ہو۔

چوتھا گز۔ یہ کہ اس میں کبھی تنازع نہ کرو کیونکہ اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے
کہ تم کمزور ہو جاؤ گے۔ اور دشمن کو غلبہ کا موقعہ ملے گا۔

ہم میں سے ایک گروہ الگ ہوا۔ اور اس نے اس اصول کی ذرا پروا
نہیں کی۔ بے حیائی یہاں تک بڑھی ہے کہ اگر دیوں عیسائیوں اور غیر احمدی
کے اعتراضات جو ہم پر ہوں۔ شوق سے اپنے اخبار میں چھاپتے ہیں
اور ان کی تائید کرتے ہیں۔ حالانکہ چاہیئے یوں تھا۔ کہ جس حصہ
میں ہم سے اتفاق رکھتے تھے اس میں ملکر کام کرتے۔ دیکھو
غیر احمدی ہمیں آریہ یا سکھوں یا عیسائیوں کے مقابلہ کے لئے
بلا تے ہیں۔ تو ہم تمام اعتراضات اپنی گروہ سے برداشت کر کے بھی انکی
مدد کرتے ہیں۔ کیونکہ یہ اسلام کی صداقت کا معاملہ ہے۔

پانچواں گز۔ اور خوب مقبوطی سے جیسے رہو یہ نہیں کہ شکات
پیش آنے پر کھیراؤ۔ اس بات پانچ باتوں کے مقابل۔ عجب
غور لوگوں کے دکھاوے سے اللہ کی راہ میں روک ہونے

سے بچو۔ از تشبیہ جلد ۱۴ نمبر ۱

۱۹۳۵ء	۱۹۳۶ء	۱۹۳۷ء	۱۹۳۸ء	۱۹۳۹ء	۱۹۴۰ء	۱۹۴۱ء	۱۹۴۲ء	۱۹۴۳ء	۱۹۴۴ء	۱۹۴۵ء	۱۹۴۶ء	۱۹۴۷ء	۱۹۴۸ء	۱۹۴۹ء	۱۹۵۰ء	۱۹۵۱ء	۱۹۵۲ء	۱۹۵۳ء	۱۹۵۴ء	۱۹۵۵ء	۱۹۵۶ء	۱۹۵۷ء	۱۹۵۸ء	۱۹۵۹ء	۱۹۶۰ء	۱۹۶۱ء	۱۹۶۲ء	۱۹۶۳ء	۱۹۶۴ء	۱۹۶۵ء	۱۹۶۶ء	۱۹۶۷ء	۱۹۶۸ء	۱۹۶۹ء	۱۹۷۰ء	۱۹۷۱ء	۱۹۷۲ء	۱۹۷۳ء	۱۹۷۴ء	۱۹۷۵ء	۱۹۷۶ء	۱۹۷۷ء	۱۹۷۸ء	۱۹۷۹ء	۱۹۸۰ء	۱۹۸۱ء	۱۹۸۲ء	۱۹۸۳ء	۱۹۸۴ء	۱۹۸۵ء	۱۹۸۶ء	۱۹۸۷ء	۱۹۸۸ء	۱۹۸۹ء	۱۹۹۰ء	۱۹۹۱ء	۱۹۹۲ء	۱۹۹۳ء	۱۹۹۴ء	۱۹۹۵ء	۱۹۹۶ء	۱۹۹۷ء	۱۹۹۸ء	۱۹۹۹ء	۲۰۰۰ء	۲۰۰۱ء	۲۰۰۲ء	۲۰۰۳ء	۲۰۰۴ء	۲۰۰۵ء	۲۰۰۶ء	۲۰۰۷ء	۲۰۰۸ء	۲۰۰۹ء	۲۰۱۰ء	۲۰۱۱ء	۲۰۱۲ء	۲۰۱۳ء	۲۰۱۴ء	۲۰۱۵ء	۲۰۱۶ء	۲۰۱۷ء	۲۰۱۸ء	۲۰۱۹ء	۲۰۲۰ء	۲۰۲۱ء	۲۰۲۲ء	۲۰۲۳ء	۲۰۲۴ء	۲۰۲۵ء	۲۰۲۶ء	۲۰۲۷ء	۲۰۲۸ء	۲۰۲۹ء	۲۰۳۰ء	۲۰۳۱ء	۲۰۳۲ء	۲۰۳۳ء	۲۰۳۴ء	۲۰۳۵ء	۲۰۳۶ء	۲۰۳۷ء	۲۰۳۸ء	۲۰۳۹ء	۲۰۴۰ء	۲۰۴۱ء	۲۰۴۲ء	۲۰۴۳ء	۲۰۴۴ء	۲۰۴۵ء	۲۰۴۶ء	۲۰۴۷ء	۲۰۴۸ء	۲۰۴۹ء	۲۰۵۰ء	۲۰۵۱ء	۲۰۵۲ء	۲۰۵۳ء	۲۰۵۴ء	۲۰۵۵ء	۲۰۵۶ء	۲۰۵۷ء	۲۰۵۸ء	۲۰۵۹ء	۲۰۶۰ء	۲۰۶۱ء	۲۰۶۲ء	۲۰۶۳ء	۲۰۶۴ء	۲۰۶۵ء	۲۰۶۶ء	۲۰۶۷ء	۲۰۶۸ء	۲۰۶۹ء	۲۰۷۰ء	۲۰۷۱ء	۲۰۷۲ء	۲۰۷۳ء	۲۰۷۴ء	۲۰۷۵ء	۲۰۷۶ء	۲۰۷۷ء	۲۰۷۸ء	۲۰۷۹ء	۲۰۸۰ء	۲۰۸۱ء	۲۰۸۲ء	۲۰۸۳ء	۲۰۸۴ء	۲۰۸۵ء	۲۰۸۶ء	۲۰۸۷ء	۲۰۸۸ء	۲۰۸۹ء	۲۰۹۰ء	۲۰۹۱ء	۲۰۹۲ء	۲۰۹۳ء	۲۰۹۴ء	۲۰۹۵ء	۲۰۹۶ء	۲۰۹۷ء	۲۰۹۸ء	۲۰۹۹ء	۲۱۰۰ء	۲۱۰۱ء	۲۱۰۲ء	۲۱۰۳ء	۲۱۰۴ء	۲۱۰۵ء	۲۱۰۶ء	۲۱۰۷ء	۲۱۰۸ء	۲۱۰۹ء	۲۱۱۰ء	۲۱۱۱ء	۲۱۱۲ء	۲۱۱۳ء	۲۱۱۴ء	۲۱۱۵ء	۲۱۱۶ء	۲۱۱۷ء	۲۱۱۸ء	۲۱۱۹ء	۲۱۲۰ء	۲۱۲۱ء	۲۱۲۲ء	۲۱۲۳ء	۲۱۲۴ء	۲۱۲۵ء	۲۱۲۶ء	۲۱۲۷ء	۲۱۲۸ء	۲۱۲۹ء	۲۱۳۰ء	۲۱۳۱ء	۲۱۳۲ء	۲۱۳۳ء	۲۱۳۴ء	۲۱۳۵ء	۲۱۳۶ء	۲۱۳۷ء	۲۱۳۸ء	۲۱۳۹ء	۲۱۴۰ء	۲۱۴۱ء	۲۱۴۲ء	۲۱۴۳ء	۲۱۴۴ء	۲۱۴۵ء	۲۱۴۶ء	۲۱۴۷ء	۲۱۴۸ء	۲۱۴۹ء	۲۱۵۰ء	۲۱۵۱ء	۲۱۵۲ء	۲۱۵۳ء	۲۱۵۴ء	۲۱۵۵ء	۲۱۵۶ء	۲۱۵۷ء	۲۱۵۸ء	۲۱۵۹ء	۲۱۶۰ء	۲۱۶۱ء	۲۱۶۲ء	۲۱۶۳ء	۲۱۶۴ء	۲۱۶۵ء	۲۱۶۶ء	۲۱۶۷ء	۲۱۶۸ء	۲۱۶۹ء	۲۱۷۰ء	۲۱۷۱ء	۲۱۷۲ء	۲۱۷۳ء	۲۱۷۴ء	۲۱۷۵ء	۲۱۷۶ء	۲۱۷۷ء	۲۱۷۸ء	۲۱۷۹ء	۲۱۸۰ء	۲۱۸۱ء	۲۱۸۲ء	۲۱۸۳ء	۲۱۸۴ء	۲۱۸۵ء	۲۱۸۶ء	۲۱۸۷ء	۲۱۸۸ء	۲۱۸۹ء	۲۱۹۰ء	۲۱۹۱ء	۲۱۹۲ء	۲۱۹۳ء	۲۱۹۴ء	۲۱۹۵ء	۲۱۹۶ء	۲۱۹۷ء	۲۱۹۸ء	۲۱۹۹ء	۲۲۰۰ء	۲۲۰۱ء	۲۲۰۲ء	۲۲۰۳ء	۲۲۰۴ء	۲۲۰۵ء	۲۲۰۶ء	۲۲۰۷ء	۲۲۰۸ء	۲۲۰۹ء	۲۲۱۰ء	۲۲۱۱ء	۲۲۱۲ء	۲۲۱۳ء	۲۲۱۴ء	۲۲۱۵ء	۲۲۱۶ء	۲۲۱۷ء	۲۲۱۸ء	۲۲۱۹ء	۲۲۲۰ء	۲۲۲۱ء	۲۲۲۲ء	۲۲۲۳ء	۲۲۲۴ء	۲۲۲۵ء	۲۲۲۶ء	۲۲۲۷ء	۲۲۲۸ء	۲۲۲۹ء	۲۲۳۰ء	۲۲۳۱ء	۲۲۳۲ء	۲۲۳۳ء	۲۲۳۴ء	۲۲۳۵ء	۲۲۳۶ء	۲۲۳۷ء	۲۲۳۸ء	۲۲۳۹ء	۲۲۴۰ء	۲۲۴۱ء	۲۲۴۲ء	۲۲۴۳ء	۲۲۴۴ء	۲۲۴۵ء	۲۲۴۶ء	۲۲۴۷ء	۲۲۴۸ء	۲۲۴۹ء	۲۲۵۰ء	۲۲۵۱ء	۲۲۵۲ء	۲۲۵۳ء	۲۲۵۴ء	۲۲۵۵ء	۲۲۵۶ء	۲۲۵۷ء	۲۲۵۸ء	۲۲۵۹ء	۲۲۶۰ء	۲۲۶۱ء	۲۲۶۲ء	۲۲۶۳ء	۲۲۶۴ء	۲۲۶۵ء	۲۲۶۶ء	۲۲۶۷ء	۲۲۶۸ء	۲۲۶۹ء	۲۲۷۰ء	۲۲۷۱ء	۲۲۷۲ء	۲۲۷۳ء	۲۲۷۴ء	۲۲۷۵ء	۲۲۷۶ء	۲۲۷۷ء	۲۲۷۸ء	۲۲۷۹ء	۲۲۸۰ء	۲۲۸۱ء	۲۲۸۲ء	۲۲۸۳ء	۲۲۸۴ء	۲۲۸۵ء	۲۲۸۶ء	۲۲۸۷ء	۲۲۸۸ء	۲۲۸۹ء	۲۲۹۰ء	۲۲۹۱ء	۲۲۹۲ء	۲۲۹۳ء	۲۲۹۴ء	۲۲۹۵ء	۲۲۹۶ء	۲۲۹۷ء	۲۲۹۸ء	۲۲۹۹ء	۲۳۰۰ء	۲۳۰۱ء	۲۳۰۲ء	۲۳۰۳ء	۲۳۰۴ء	۲۳۰۵ء	۲۳۰۶ء	۲۳۰۷ء	۲۳۰۸ء	۲۳۰۹ء	۲۳۱۰ء	۲۳۱۱ء	۲۳۱۲ء	۲۳۱۳ء	۲۳۱۴ء	۲۳۱۵ء	۲۳۱۶ء	۲۳۱۷ء	۲۳۱۸ء	۲۳۱۹ء	۲۳۲۰ء	۲۳۲۱ء	۲۳۲۲ء	۲۳۲۳ء	۲۳۲۴ء	۲۳۲۵ء	۲۳۲۶ء	۲۳۲۷ء	۲۳۲۸ء	۲۳۲۹ء	۲۳۳۰ء	۲۳۳۱ء	۲۳۳۲ء	۲۳۳۳ء	۲۳۳۴ء	۲۳۳۵ء	۲۳۳۶ء	۲۳۳۷ء	۲۳۳۸ء	۲۳۳۹ء	۲۳۴۰ء	۲۳۴۱ء	۲۳۴۲ء	۲۳۴۳ء	۲۳۴۴ء	۲۳۴۵ء	۲۳۴۶ء	۲۳۴۷ء	۲۳۴۸ء	۲۳۴۹ء	۲۳۵۰ء	۲۳۵۱ء	۲۳۵۲ء	۲۳۵۳ء	۲۳۵۴ء	۲۳۵۵ء	۲۳۵۶ء	۲۳۵۷ء	۲۳۵۸ء	۲۳۵۹ء	۲۳۶۰ء	۲۳۶۱ء	۲۳۶۲ء	۲۳۶۳ء	۲۳۶۴ء	۲۳۶۵ء	۲۳۶۶ء	۲۳۶۷ء	۲۳۶۸ء	۲۳۶۹ء	۲۳۷۰ء	۲۳۷۱ء	۲۳۷۲ء	۲۳۷۳ء	۲۳۷۴ء	۲۳۷۵ء	۲۳۷۶ء	۲۳۷۷ء	۲۳۷۸ء	۲۳۷۹ء	۲۳۸۰ء	۲۳۸۱ء	۲۳۸۲ء	۲۳۸۳ء	۲۳۸۴ء	۲۳۸۵ء	۲۳۸۶ء	۲۳۸۷ء	۲۳۸۸ء	۲۳۸۹ء	۲۳۹۰ء	۲۳۹۱ء	۲۳۹۲ء	۲۳۹۳ء	۲۳۹۴ء	۲۳۹۵ء	۲۳۹۶ء	۲۳۹۷ء	۲۳۹۸ء	۲۳۹۹ء	۲۴۰۰ء	۲۴۰۱ء	۲۴۰۲ء	۲۴۰۳ء	۲۴۰۴ء	۲۴۰۵ء	۲۴۰۶ء	۲۴۰۷ء	۲۴۰۸ء	۲۴۰۹ء	۲۴۱۰ء	۲۴۱۱ء	۲۴۱۲ء	۲۴۱۳ء	۲۴۱۴ء	۲۴۱۵ء	۲۴۱۶ء	۲۴۱۷ء	۲۴۱۸ء	۲۴۱۹ء	۲۴۲۰ء	۲۴۲۱ء	۲۴۲۲ء	۲۴۲۳ء	۲۴۲۴ء	۲۴۲۵ء	۲۴۲۶ء	۲۴۲۷ء	۲۴۲۸ء	۲۴۲۹ء	۲۴۳۰ء	۲۴۳۱ء	۲۴۳۲ء	۲۴۳۳ء	۲۴۳۴ء	۲۴۳۵ء	۲۴۳۶ء	۲۴۳۷ء	۲۴۳۸ء	۲۴۳۹ء	۲۴۴۰ء	۲۴۴۱ء	۲۴۴۲ء	۲۴۴۳ء	۲۴۴۴ء	۲۴۴۵ء	۲۴۴۶ء	۲۴۴۷ء	۲۴۴۸ء	۲۴۴۹ء	۲۴۵۰ء	۲۴۵۱ء	۲۴۵۲ء	۲۴۵۳ء	۲۴۵۴ء	۲۴۵۵ء	۲۴۵۶ء	۲۴۵۷ء	۲۴۵۸ء	۲۴۵۹ء	۲۴۶۰ء	۲۴۶۱ء	۲۴۶۲ء	۲۴۶۳ء	۲۴۶۴ء	۲۴۶۵ء	۲۴۶۶ء	۲۴۶۷ء	۲۴۶۸ء	۲۴۶۹ء	۲۴۷۰ء	۲۴۷۱ء	۲۴۷۲ء	۲۴۷۳ء	۲۴۷۴ء	۲۴۷۵ء	۲۴۷۶ء	۲۴۷۷ء	۲۴۷۸ء	۲۴۷۹ء	۲۴۸۰ء	۲۴۸۱ء	۲۴۸۲ء	۲۴۸۳ء	۲۴۸۴ء	۲۴۸۵ء	۲۴۸۶ء	۲۴۸۷ء	۲۴۸۸ء	۲۴۸۹ء	۲۴۹۰ء	۲۴۹۱ء	۲۴۹۲ء	۲۴۹۳ء	۲۴۹۴ء	۲۴۹۵ء	۲۴۹۶ء	۲۴۹۷ء	۲۴۹۸ء	۲۴۹۹ء	۲۵۰۰ء	۲۵۰۱ء	۲۵۰۲ء	۲۵۰۳ء	۲۵۰۴ء	۲۵۰۵ء	۲۵۰۶ء	۲۵۰۷ء	۲۵۰۸ء	۲۵۰۹ء	۲۵۱۰ء	۲۵۱۱ء	۲۵۱۲ء	۲۵۱۳ء	۲۵۱۴ء	۲۵۱۵ء	۲۵۱۶ء	۲۵۱۷ء	۲۵۱۸ء	۲۵۱۹ء	۲۵۲۰ء	۲۵۲۱ء	۲۵۲۲ء	۲۵۲۳ء	۲۵۲۴ء	۲۵۲۵ء	۲۵۲۶ء	۲۵۲۷ء	۲۵۲۸ء	۲۵۲۹ء	۲۵۳۰ء	۲۵۳۱ء	۲۵۳۲ء	۲۵۳۳ء	۲۵۳۴ء	۲۵۳۵ء	۲۵۳۶ء	۲۵۳۷ء	۲۵۳۸ء	۲۵۳۹ء	۲۵۴۰ء	۲۵۴۱ء	۲۵۴۲ء	۲۵۴۳ء	۲۵۴۴ء	۲۵۴۵ء	۲۵۴۶ء	۲۵۴۷ء	۲۵۴۸ء	۲۵۴۹ء	۲۵۵۰ء	۲۵۵۱ء	۲۵۵۲ء	۲۵۵۳ء	۲۵۵۴ء	۲۵۵۵ء	۲۵۵۶ء	۲۵۵۷ء	۲۵۵۸ء	۲۵۵۹ء	۲۵۶۰ء	۲۵۶۱ء	۲۵۶۲ء	۲۵۶۳ء	۲۵۶۴ء	۲۵۶۵ء	۲۵۶۶ء	۲۵۶۷ء	۲۵۶۸ء	۲۵۶۹ء	۲۵۷۰ء	۲۵۷۱ء	۲۵۷۲ء	۲۵۷۳ء	۲۵۷۴ء	۲۵۷۵ء	۲۵۷۶ء	۲۵۷۷ء	۲۵۷۸ء	۲۵۷۹ء	۲۵۸۰ء	۲۵۸۱ء	۲۵۸۲ء	۲۵۸۳ء	۲۵۸۴ء	۲۵۸۵ء	۲۵۸۶ء	۲۵۸۷ء	۲۵۸۸ء	۲۵۸۹ء	۲۵۹۰ء	۲۵۹۱ء	۲۵۹۲ء	۲۵۹۳ء	۲۵۹۴ء	۲۵۹۵ء	۲۵۹۶ء	۲۵۹۷ء	۲۵۹۸ء	۲۵۹۹ء	۲۶۰۰ء	۲۶۰۱ء	۲۶۰۲ء	۲۶۰۳ء	۲۶۰۴ء	۲۶۰۵ء	۲۶۰۶ء	۲۶۰۷ء	۲۶۰۸ء	۲۶۰۹ء	۲۶۱۰ء	۲۶۱۱ء	۲۶۱۲ء	۲۶۱۳ء	۲۶۱۴ء	۲۶۱۵ء	۲۶۱۶ء	۲۶۱۷ء	۲۶۱۸ء	۲۶۱۹ء	۲۶۲۰ء	۲۶۲۱ء	۲۶۲۲ء	۲۶۲۳ء	۲۶۲۴ء	۲۶۲۵ء	۲۶۲۶ء	۲۶۲۷ء	۲۶۲۸ء	۲۶۲۹ء	۲۶۳۰ء	۲۶۳۱ء	۲۶۳۲ء	۲۶۳۳ء	۲۶۳۴ء	۲۶۳۵ء	۲۶۳۶ء	۲۶۳۷ء	۲۶۳۸ء	۲۶۳۹ء	۲۶۴۰ء	۲۶۴۱ء	۲۶۴۲ء	۲۶۴۳ء	۲۶۴۴ء	۲۶۴۵ء	۲۶۴۶ء	۲۶۴۷ء	۲۶۴۸ء	۲۶۴۹ء	۲۶۵۰ء	۲۶۵۱ء	۲۶۵۲ء	۲۶۵۳ء	۲۶۵۴ء	۲۶۵۵ء	۲۶۵۶ء	۲۶۵۷ء	۲۶۵۸ء	۲۶۵۹ء	۲۶۶۰ء	۲۶۶۱ء	۲۶۶۲ء	۲۶۶۳ء	۲۶۶۴ء	۲۶۶۵ء	۲۶۶۶ء	۲۶۶۷ء	۲۶۶۸ء	۲۶۶۹ء	۲۶۷۰ء	۲۶۷۱ء	۲۶۷۲ء	۲۶۷۳ء	۲۶۷۴ء	۲۶۷۵ء	۲۶۷۶ء	۲۶۷۷ء	۲۶۷۸ء	۲۶۷۹ء	۲۶۸۰ء	۲۶۸۱ء	۲۶۸۲ء	۲۶۸۳ء	۲۶۸۴ء	۲۶۸۵ء	۲۶۸۶ء	۲۶۸۷ء	۲۶۸۸ء	۲۶۸۹ء	۲۶۹۰ء	۲۶۹۱ء	۲۶۹۲ء	۲۶۹۳ء	۲۶۹۴ء	۲۶۹۵ء	۲۶۹۶ء	۲۶۹۷ء	۲۶۹۸ء	۲۶۹۹ء	۲۷۰۰ء	۲۷۰۱ء	۲۷۰۲ء	۲۷۰۳ء	۲۷۰۴ء	۲۷۰۵ء	۲۷۰۶ء	۲۷۰۷ء	۲۷۰۸ء	۲۷۰۹ء	۲۷۱۰ء	۲۷۱۱ء	۲۷۱۲ء	۲۷۱۳ء	۲۷۱۴ء	۲۷۱۵ء	۲۷۱۶ء	۲۷۱۷ء	۲۷۱۸ء	۲۷۱۹ء	۲۷۲۰ء	۲۷۲۱ء	۲۷۲۲ء	۲۷۲۳ء	۲۷۲۴ء	۲۷۲۵ء	۲۷۲۶ء	۲۷۲۷ء	۲۷۲۸ء	۲۷۲۹ء	۲۷۳۰ء	۲۷۳۱ء	۲۷۳۲ء	۲۷۳۳ء	۲۷۳۴ء	۲۷۳۵ء	۲۷۳۶ء	۲۷۳۷ء	۲۷۳۸ء	۲۷۳۹ء	۲۷۴۰ء	۲۷۴۱ء	۲۷۴۲ء	۲۷۴۳ء	۲۷۴۴ء	۲۷۴۵ء	۲۷۴۶ء	۲۷۴۷ء	۲۷۴۸ء	۲۷۴۹ء	۲۷۵۰ء	۲۷۵۱ء	۲۷۵۲ء	۲۷۵۳ء	۲۷۵۴ء	۲۷۵۵ء	۲۷۵۶ء	۲۷۵۷ء	۲۷۵۸ء	۲۷۵۹ء	۲۷۶۰ء	۲۷۶۱ء	۲۷۶۲ء	۲۷۶۳ء	۲۷۶۴ء	۲۷۶۵ء	۲۷۶۶ء	۲۷۶۷ء	۲۷۶۸ء	۲۷۶۹ء	۲۷۷۰ء	۲۷۷۱ء	۲۷۷۲ء	۲۷۷۳ء	۲۷۷۴ء	۲۷۷۵ء	۲۷۷۶ء	۲۷۷۷ء	۲۷۷۸ء	۲۷۷۹ء	۲۷۸۰ء	۲۷۸۱ء	۲۷۸۲ء	۲۷۸۳ء	۲۷۸۴ء	۲۷۸۵ء	۲۷۸۶ء	۲۷۸۷ء	۲۷۸۸ء	۲۷۸۹ء	۲۷۹۰ء	۲۷۹۱ء	۲۷۹۲ء	۲۷۹۳ء	۲۷۹۴ء	۲۷۹۵ء	۲۷۹۶ء	۲۷۹۷ء	۲۷۹۸ء	۲۷۹۹ء	۲۸۰۰ء	۲۸۰۱ء	۲۸۰۲ء	۲۸۰۳ء	۲۸۰۴ء	۲۸۰۵ء	۲۸۰۶ء	۲۸۰۷ء	۲۸۰۸ء	۲۸۰۹ء	۲۸۱۰ء	۲۸۱۱ء	۲۸۱۲ء	۲۸۱۳ء	۲۸۱۴ء	۲۸۱۵ء	۲۸۱۶ء	۲۸۱۷ء	۲۸۱۸ء	۲
-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	---

گرونانک صاحب کی شادی

راہ مبارک ہو کہ گرونانک جی ہمارا راج کی دوسری شادی مسلمانوں کے
گھر ثابت ہو گئی۔ سات برس میں مانا جی سے دو کتیاں پیدا ہوئیں
اب بھی اگر کوئی گرو صاحب کو مسلمان نہیں مانتا تو وہ گرو کا چیلہ نہ
فرسکھاں دے راج دی وکھیا اور برتانت (۱۳) گرتھ
صاحب جی آدمیں بارہا گرو صاحب کا حکم ہے کہ جو کوئی نماز یا جماعت
ادا نہیں کرنا وہ بہت پانی اور دوزخی گنہگار ہے دوسری راگ محلہ
دس (۱۴) گرو صاحب نے فرمایا جو شخص حضرت محمد پر درود نہیں پڑھتا
اسے اگلے جہان میں برکت نہیں ملے گی۔ یعنی دوزخ میں گرے گا اور
بہشت میں نہیں جاوے گا۔ دوسری راگ محلہ (۱۵) گرو صاحب نے
فرمایا جو حضرت محمد کی بیٹی نہیں کرنا وہ ضرور جلتے دوزخ میں سرے گا۔
دگرنتھ صاحب شلوک محلہ (۱۶) گرو صاحب نے فرمایا کہ سچوخت وہ نماز
پڑھو جس قرآن میں ذکر ہے کینہ خیر میں جانا ہو گا۔ (سراگ محلہ (۱۷)
(۱۸) گرو صاحب نے فرمایا کہ تیس روز رکھنے دین میں۔ اور پنج نمازیں یا جماعت
ادا کرنی چاہئیں ورنہ شیطان سے رشتہ نہ ہوگی (سراگ محلہ (۱۹) صاحب
(۲۰) گرو صاحب نے گرتھ میں کہیں نہیں لکھا کہ جب جی کا ورد کرنا ضروری ہے لیکن
نماز روزے اور حضرت محمد کی پیروی کو فرض قرار دیا۔ (سراگ محلہ (۲۱)
(۲۲) گرو صاحب نے مندر اور گودادار میں جائز کا حکم نہیں دیا مگر مسجد میں ہا نیو کا
بار بار حکم دیا ہے اب کس کا حکم مانو گے؟ (دگرنتھ صاحب محلہ (۲۳) (۲۴) گرو نانک
صاحب نے گرتھ صاحب میں کہیں نہیں فرمایا کہ جو کیس۔ کچھ۔ کرپان نہیں
رکھیں گا وہ دوزخی ہو گا۔ مگر نماز نہ پڑھنے والے کو دوزخی قرار دیا ہے (۲۵)
گرو صاحب نے فرمایا کہ مرکز کیڑے کوڑوں میں جنم لینا غلط اور نارستہ ہے
بلکہ چوڑوں کے مسئلہ کو وہم اور لغو ٹھہرایا ہے اور شلوک محلہ (۲۶) سکھوں
کی نماز یعنی منیم اور جنم ساکھی بھائی بالاس بتیگوئی ہے کہ عکلت کا عیبی
بڑا کرخص بٹا میں ہو گا اور وہ زمیندار ہو گا۔ اے پیارے مترو۔ اے سجنو
گرو صاحب کی بجی مان کران کے سراپوں کیج جاو (۲۷) گرتھ صاحب نے ہی کتاب
شریعت دالی نہیں جس میں حرام ملال کے احکام ہوں اور از رو گرتھ صاحب نے
نانک مسلمان عاجی تھے جو ان سوانہ کا جو اشانی و دوزخ و رشتہ الیغی (۲۸) گرتھ
صاحب مسلمان مینا شکل اور انکی کام قرار دیا گیا ہے اور بھائی تھے کا حکم دیا مگر کہ
ہیے کا حکم نہیں بلکہ سکھ یا سہروہیے کا ذکر کیا نہیں کیا۔ (سراگ محلہ (۲۹) (۳۰)
(۳۱) (۳۲) (۳۳) (۳۴) (۳۵) (۳۶) (۳۷) (۳۸) (۳۹) (۴۰)

۱۹۴۵		۱۹۴۶		۱۹۴۷		۱۹۴۸		۱۹۴۹		۱۹۵۰		۱۹۵۱		۱۹۵۲		۱۹۵۳		۱۹۵۴		۱۹۵۵		۱۹۵۶		۱۹۵۷		۱۹۵۸		۱۹۵۹		۱۹۶۰		۱۹۶۱		۱۹۶۲		۱۹۶۳		۱۹۶۴		۱۹۶۵		۱۹۶۶		۱۹۶۷		۱۹۶۸		۱۹۶۹		۱۹۷۰		۱۹۷۱		۱۹۷۲		۱۹۷۳		۱۹۷۴		۱۹۷۵		۱۹۷۶		۱۹۷۷		۱۹۷۸		۱۹۷۹		۱۹۸۰		۱۹۸۱		۱۹۸۲		۱۹۸۳		۱۹۸۴		۱۹۸۵		۱۹۸۶		۱۹۸۷		۱۹۸۸		۱۹۸۹		۱۹۹۰		۱۹۹۱		۱۹۹۲		۱۹۹۳		۱۹۹۴		۱۹۹۵		۱۹۹۶		۱۹۹۷		۱۹۹۸		۱۹۹۹		۲۰۰۰		۲۰۰۱		۲۰۰۲		۲۰۰۳		۲۰۰۴		۲۰۰۵		۲۰۰۶		۲۰۰۷		۲۰۰۸		۲۰۰۹		۲۰۱۰		۲۰۱۱		۲۰۱۲		۲۰۱۳		۲۰۱۴		۲۰۱۵		۲۰۱۶		۲۰۱۷		۲۰۱۸		۲۰۱۹		۲۰۲۰		۲۰۲۱		۲۰۲۲		۲۰۲۳		۲۰۲۴		۲۰۲۵		۲۰۲۶		۲۰۲۷		۲۰۲۸		۲۰۲۹		۲۰۳۰		۲۰۳۱		۲۰۳۲		۲۰۳۳		۲۰۳۴		۲۰۳۵		۲۰۳۶		۲۰۳۷		۲۰۳۸		۲۰۳۹		۲۰۴۰		۲۰۴۱		۲۰۴۲		۲۰۴۳		۲۰۴۴		۲۰۴۵		۲۰۴۶		۲۰۴۷		۲۰۴۸		۲۰۴۹		۲۰۵۰		۲۰۵۱		۲۰۵۲		۲۰۵۳		۲۰۵۴		۲۰۵۵		۲۰۵۶		۲۰۵۷		۲۰۵۸		۲۰۵۹		۲۰۶۰		۲۰۶۱		۲۰۶۲		۲۰۶۳		۲۰۶۴		۲۰۶۵		۲۰۶۶		۲۰۶۷		۲۰۶۸		۲۰۶۹		۲۰۷۰		۲۰۷۱		۲۰۷۲		۲۰۷۳		۲۰۷۴		۲۰۷۵		۲۰۷۶		۲۰۷۷		۲۰۷۸		۲۰۷۹		۲۰۸۰		۲۰۸۱		۲۰۸۲		۲۰۸۳		۲۰۸۴		۲۰۸۵		۲۰۸۶		۲۰۸۷		۲۰۸۸		۲۰۸۹		۲۰۹۰		۲۰۹۱		۲۰۹۲		۲۰۹۳		۲۰۹۴		۲۰۹۵		۲۰۹۶		۲۰۹۷		۲۰۹۸		۲۰۹۹		۲۱۰۰		۲۱۰۱		۲۱۰۲		۲۱۰۳		۲۱۰۴		۲۱۰۵		۲۱۰۶		۲۱۰۷		۲۱۰۸		۲۱۰۹		۲۱۱۰		۲۱۱۱		۲۱۱۲		۲۱۱۳		۲۱۱۴		۲۱۱۵		۲۱۱۶		۲۱۱۷		۲۱۱۸		۲۱۱۹		۲۱۲۰		۲۱۲۱		۲۱۲۲		۲۱۲۳		۲۱۲۴		۲۱۲۵		۲۱۲۶		۲۱۲۷		۲۱۲۸		۲۱۲۹		۲۱۳۰		۲۱۳۱		۲۱۳۲		۲۱۳۳		۲۱۳۴		۲۱۳۵		۲۱۳۶		۲۱۳۷		۲۱۳۸		۲۱۳۹		۲۱۴۰		۲۱۴۱		۲۱۴۲		۲۱۴۳		۲۱۴۴		۲۱۴۵		۲۱۴۶		۲۱۴۷		۲۱۴۸		۲۱۴۹		۲۱۵۰		۲۱۵۱		۲۱۵۲		۲۱۵۳		۲۱۵۴		۲۱۵۵		۲۱۵۶		۲۱۵۷		۲۱۵۸		۲۱۵۹		۲۱۶۰		۲۱۶۱		۲۱۶۲		۲۱۶۳		۲۱۶۴		۲۱۶۵		۲۱۶۶		۲۱۶۷		۲۱۶۸		۲۱۶۹		۲۱۷۰		۲۱۷۱		۲۱۷۲		۲۱۷۳		۲۱۷۴		۲۱۷۵		۲۱۷۶		۲۱۷۷		۲۱۷۸		۲۱۷۹		۲۱۸۰		۲۱۸۱		۲۱۸۲		۲۱۸۳		۲۱۸۴		۲۱۸۵		۲۱۸۶		۲۱۸۷		۲۱۸۸		۲۱۸۹		۲۱۹۰		۲۱۹۱		۲۱۹۲		۲۱۹۳		۲۱۹۴		۲۱۹۵		۲۱۹۶		۲۱۹۷		۲۱۹۸		۲۱۹۹		۲۲۰۰		۲۲۰۱		۲۲۰۲		۲۲۰۳		۲۲۰۴		۲۲۰۵		۲۲۰۶		۲۲۰۷		۲۲۰۸		۲۲۰۹		۲۲۱۰		۲۲۱۱		۲۲۱۲		۲۲۱۳		۲۲۱۴		۲۲۱۵		۲۲۱۶		۲۲۱۷		۲۲۱۸		۲۲۱۹		۲۲۲۰		۲۲۲۱		۲۲۲۲		۲۲۲۳		۲۲۲۴		۲۲۲۵		۲۲۲۶		۲۲۲۷		۲۲۲۸		۲۲۲۹		۲۲۳۰		۲۲۳۱		۲۲۳۲		۲۲۳۳		۲۲۳۴		۲۲۳۵		۲۲۳۶		۲۲۳۷		۲۲۳۸		۲۲۳۹		۲۲۴۰		۲۲۴۱		۲۲۴۲		۲۲۴۳		۲۲۴۴		۲۲۴۵		۲۲۴۶		۲۲۴۷		۲۲۴۸		۲۲۴۹		۲۲۵۰		۲۲۵۱		۲۲۵۲		۲۲۵۳		۲۲۵۴		۲۲۵۵		۲۲۵۶		۲۲۵۷		۲۲۵۸		۲۲۵۹		۲۲۶۰		۲۲۶۱		۲۲۶۲		۲۲۶۳		۲۲۶۴		۲۲۶۵		۲۲۶۶		۲۲۶۷		۲۲۶۸		۲۲۶۹		۲۲۷۰		۲۲۷۱		۲۲۷۲		۲۲۷۳		۲۲۷۴		۲۲۷۵		۲۲۷۶		۲۲۷۷		۲۲۷۸		۲۲۷۹		۲۲۸۰		۲۲۸۱		۲۲۸۲		۲۲۸۳		۲۲۸۴		۲۲۸۵		۲۲۸۶		۲۲۸۷		۲۲۸۸		۲۲۸۹		۲۲۹۰		۲۲۹۱		۲۲۹۲		۲۲۹۳		۲۲۹۴		۲۲۹۵		۲۲۹۶		۲۲۹۷		۲۲۹۸		۲۲۹۹		۲۳۰۰		۲۳۰۱		۲۳۰۲		۲۳۰۳		۲۳۰۴		۲۳۰۵		۲۳۰۶		۲۳۰۷		۲۳۰۸		۲۳۰۹		۲۳۱۰		۲۳۱۱		۲۳۱۲		۲۳۱۳		۲۳۱۴		۲۳۱۵		۲۳۱۶		۲۳۱۷		۲۳۱۸		۲۳۱۹		۲۳۲۰		۲۳۲۱		۲۳۲۲		۲۳۲۳		۲۳۲۴		۲۳۲۵		۲۳۲۶		۲۳۲۷		۲۳۲۸		۲۳۲۹		۲۳۳۰		۲۳۳۱		۲۳۳۲		۲۳۳۳		۲۳۳۴		۲۳۳۵		۲۳۳۶		۲۳۳۷		۲۳۳۸		۲۳۳۹		۲۳۴۰		۲۳۴۱		۲۳۴۲		۲۳۴۳		۲۳۴۴		۲۳۴۵		۲۳۴۶		۲۳۴۷		۲۳۴۸		۲۳۴۹		۲۳۵۰		۲۳۵۱		۲۳۵۲		۲۳۵۳		۲۳۵۴		۲۳۵۵		۲۳۵۶		۲۳۵۷		۲۳۵۸		۲۳۵۹		۲۳۶۰		۲۳۶۱		۲۳۶۲		۲۳۶۳		۲۳۶۴		۲۳۶۵		۲۳۶۶		۲۳۶۷		۲۳۶۸		۲۳۶۹		۲۳۷۰		۲۳۷۱		۲۳۷۲		۲۳۷۳		۲۳۷۴		۲۳۷۵		۲۳۷۶		۲۳۷۷		۲۳۷۸		۲۳۷۹		۲۳۸۰		۲۳۸۱		۲۳۸۲		۲۳۸۳		۲۳۸۴		۲۳۸۵		۲۳۸۶		۲۳۸۷		۲۳۸۸		۲۳۸۹		۲۳۹۰		۲۳۹۱		۲۳۹۲		۲۳۹۳		۲۳۹۴		۲۳۹۵		۲۳۹۶		۲۳۹۷		۲۳۹۸		۲۳۹۹		۲۴۰۰		۲۴۰۱		۲۴۰۲		۲۴۰۳		۲۴۰۴		۲۴۰۵		۲۴۰۶		۲۴۰۷		۲۴۰۸		۲۴۰۹		۲۴۱۰		۲۴۱۱		۲۴۱۲		۲۴۱۳		۲۴۱۴		۲۴۱۵		۲۴۱۶		۲۴۱۷		۲۴۱۸		۲۴۱۹		۲۴۲۰		۲۴۲۱		۲۴۲۲		۲۴۲۳		۲۴۲۴		۲۴۲۵		۲۴۲۶		۲۴۲۷		۲۴۲۸		۲۴۲۹		۲۴۳۰		۲۴۳۱		۲۴۳۲		۲۴۳۳		۲۴۳۴		۲۴۳۵		۲۴۳۶		۲۴۳۷		۲۴۳۸		۲۴۳۹		۲۴۴۰		۲۴۴۱		۲۴۴۲		۲۴۴۳		۲۴۴۴		۲۴۴۵		۲۴۴۶		۲۴۴۷		۲۴۴۸		۲۴۴۹		۲۴۵۰		۲۴۵۱		۲۴۵۲		۲۴۵۳		۲۴۵۴		۲۴۵۵		۲۴۵۶		۲۴۵۷		۲۴۵۸		۲۴۵۹		۲۴۶۰		۲۴۶۱		۲۴۶۲		۲۴۶۳		۲۴۶۴		۲۴۶۵		۲۴۶۶		۲۴۶۷		۲۴۶۸		۲۴۶۹		۲۴۷۰		۲۴۷۱		۲۴۷۲		۲۴۷۳		۲۴۷۴		۲۴۷۵		۲۴۷۶		۲۴۷۷		۲۴۷۸		۲۴۷۹		۲۴۸۰		۲۴۸۱		۲۴۸۲		۲۴۸۳		۲۴۸۴		۲۴۸۵		۲۴۸۶		۲۴۸۷		۲۴۸۸		۲۴۸۹		۲۴۹۰		۲۴۹۱		۲۴۹۲		۲۴۹۳		۲۴۹۴		۲۴۹۵		۲۴۹۶		۲۴۹۷		۲۴۹۸		۲۴۹۹		۲۵۰۰		۲۵۰۱		۲۵۰۲		۲۵۰۳		۲۵۰۴		۲۵۰۵		۲۵۰۶		۲۵۰۷		۲۵۰۸		۲۵۰۹		۲۵۱۰		۲۵۱۱		۲۵۱۲		۲۵۱۳		۲۵۱۴		۲۵۱۵		۲۵۱۶		۲۵۱۷		۲۵۱۸		۲۵۱۹		۲۵۲۰		۲۵۲۱		۲۵۲۲		۲۵۲۳		۲۵۲۴		۲۵۲۵		۲۵۲۶		۲۵۲۷		۲۵۲۸		۲۵۲۹		۲۵۳۰		۲۵۳۱		۲۵۳۲		۲۵۳۳		۲۵۳۴		۲۵۳۵		۲۵۳۶		۲۵۳۷		۲۵۳۸		۲۵۳۹		۲۵۴۰		۲۵۴۱		۲۵۴۲		۲۵۴۳		۲۵۴۴		۲۵۴۵		۲۵۴۶		۲۵۴۷		۲۵۴۸		۲۵۴۹		۲۵۵۰		۲۵۵۱		۲۵۵۲		۲۵۵۳		۲۵۵۴		۲۵۵۵		۲۵۵۶		۲۵۵۷		۲۵۵۸		۲۵۵۹		۲۵۶۰		۲۵۶۱		۲۵۶۲		۲۵۶۳		۲۵۶۴		۲۵۶۵		۲۵۶۶		۲۵۶۷		۲۵۶۸		۲۵۶۹		۲۵۷۰		۲۵۷۱		۲۵۷۲		۲۵۷۳		۲۵۷۴		۲۵۷۵		۲۵۷۶		۲۵۷۷		۲۵۷۸		۲۵۷۹		۲۵۸۰		۲۵۸۱		۲۵۸۲		۲۵۸۳		۲۵۸۴		۲۵۸۵		۲۵۸۶		۲۵۸۷		۲۵۸۸		۲۵۸۹		۲۵۹۰		۲۵۹۱		۲۵۹۲		۲۵۹۳		۲۵۹۴		۲۵۹۵		۲۵۹۶		۲۵۹۷		۲۵۹۸		۲۵۹۹		۲۶۰۰		۲۶۰۱		۲۶۰۲		۲۶۰۳		۲۶۰۴		۲۶۰۵		۲۶۰۶		۲۶۰۷		۲۶۰۸		۲۶۰۹		۲۶۱۰		۲۶۱۱		۲۶۱۲		۲۶۱۳		۲۶۱۴		۲۶۱۵		۲۶۱۶		۲۶۱۷		۲۶۱۸		۲۶۱۹		۲۶۲۰		۲۶۲۱		۲۶۲۲		۲۶۲۳		۲۶۲۴		۲۶۲۵		۲۶۲۶		۲۶۲۷		۲۶۲۸		۲۶۲۹		۲۶۳۰		۲۶۳۱		۲۶۳۲		۲۶۳۳		۲۶۳۴		۲۶۳۵		۲۶۳۶		۲۶۳۷		۲۶۳۸		۲۶۳۹		۲۶۴۰		۲۶۴۱		۲۶۴۲		۲۶۴۳		۲۶۴۴		۲۶۴۵		۲۶۴۶		۲۶۴۷		۲۶۴۸		۲۶۴۹		۲۶۵۰		۲۶۵۱		۲۶۵۲		۲۶۵۳		۲۶۵۴		۲۶۵۵		۲۶۵۶		۲۶۵۷		۲۶۵۸		۲۶۵۹		۲۶۶۰		۲۶۶۱		۲۶۶۲		۲۶۶۳		۲۶۶۴		۲۶۶۵		۲۶۶۶		۲۶۶۷		۲۶۶۸		۲۶۶۹		۲۶۷۰		۲۶۷۱		۲۶۷۲		۲۶۷۳		۲۶۷۴		۲۶۷۵		۲۶۷۶		۲۶۷۷		۲۶۷۸		۲۶۷۹		۲۶۸۰		۲۶۸۱		۲۶۸۲		۲۶۸۳		۲۶۸۴		۲۶۸۵		۲۶۸۶		۲۶۸۷		۲۶۸۸		۲۶۸۹		۲۶۹۰		۲۶۹۱		۲۶۹۲		۲۶۹۳		۲۶۹۴		۲۶۹۵		۲۶۹۶		۲۶۹۷		۲۶۹۸		۲۶۹۹		۲۷۰۰		۲۷۰۱		۲۷۰۲		۲۷۰۳		۲۷۰۴		۲۷۰۵		۲۷۰۶		۲۷۰۷		۲۷۰۸		۲۷۰۹		۲۷۱۰		۲۷۱۱		۲۷۱۲		۲۷۱۳		۲۷۱۴		۲۷۱۵		۲۷۱۶		۲۷۱۷		۲۷۱	
------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	------	--	-----	--

ناجی فرقہ کون ہے ؟

مسلمانوں کے ۳۷ فرقوں میں سے صحابہ کے نقش قدم پر چلنے والے کو ناجی کہتے ہیں جو اپنے تئیں مَآ اَنَا عَلِیْکَ وَاصْحَابِی کا مصداق ہو۔ سمجھ لو وہ ناجی فرقہ سلسلہ عالیہ احمدیہ ہی ہے جس کے ہزاروں پاک نفوس مورد وحی والہام سے وابستہ ہیں۔ اور یہی اسلام کے اصل غاوم ہیں ورنہ عام مسلمانوں کے لئے مولانا حالی فرماتے ہیں :

ہماری ہر اک بات میں سفلیہ پن ہے کمینوں سے بدتر ہمارا علین ہے
لگانام آبا کو ہم سے کہن ہے ہمارا قدم ننگ اہل وطن ہے
بزرگوں کی توفیق کھوٹی ہے ہم نے
عرب کی شریعت ڈبوئی ہے ہم نے

نہ اہل حکومت ہمارا زمین ہم نہ درباریوں میں شرف راز ہیں ہم
نہ علموں میں شایان اعزاز ہیں ہم نہ صنعت میں حرفت میں ممتاز ہیں ہم
نہ رکھتے ہیں کچھ منزلت نوکری میں
نہ حصہ ہمارا ہے سوداگری میں

بہت لوگ پیروں کی اولاد بن کر انہیں ذات والا میں کچھ جنگی جو
بڑا فخر ہے جن کو لے کے اپر کہ تھے ان کے سلاف مقبول داو
کر شے میں جا جا کے جھوٹے ٹکھاتے
میریوں کو ہمیں لوٹے اور کھاتے

بڑھے جس سے نفرت وہ تحریر کرنی بگڑ جس شق ہو وہ تقریر کرنی
گنہگار بندوں کی تحقیر کرنی مسلمان بھائی کی تکفیر کرنی
یہ ہے عالموں کا ہمارے طریقہ

یہ ہے مادیوں کا ہمارے سلیقہ

کوئی مسئلہ آپ چھپنے ان سے جائے تو گردن پہ بارگراں لے گئے
اگر آپ سے شک اس میں لگے تو قطعی خطاب اہل دوزخ کا پائے

نمبر	۱۹۳۵	۱۹۳۶	۱۹۳۷	۱۹۳۸	۱۹۳۹	۱۹۴۰	۱۹۴۱	۱۹۴۲	۱۹۴۳	۱۹۴۴	۱۹۴۵	۱۹۴۶	۱۹۴۷	۱۹۴۸	۱۹۴۹	۱۹۵۰	۱۹۵۱	۱۹۵۲	۱۹۵۳	۱۹۵۴	۱۹۵۵	۱۹۵۶	۱۹۵۷	۱۹۵۸	۱۹۵۹	۱۹۶۰	۱۹۶۱	۱۹۶۲	۱۹۶۳	۱۹۶۴	۱۹۶۵	۱۹۶۶	۱۹۶۷	۱۹۶۸	۱۹۶۹	۱۹۷۰	۱۹۷۱	۱۹۷۲	۱۹۷۳	۱۹۷۴	۱۹۷۵	۱۹۷۶	۱۹۷۷	۱۹۷۸	۱۹۷۹	۱۹۸۰	۱۹۸۱	۱۹۸۲	۱۹۸۳	۱۹۸۴	۱۹۸۵	۱۹۸۶	۱۹۸۷	۱۹۸۸	۱۹۸۹	۱۹۹۰	۱۹۹۱	۱۹۹۲	۱۹۹۳	۱۹۹۴	۱۹۹۵	۱۹۹۶	۱۹۹۷	۱۹۹۸	۱۹۹۹	۲۰۰۰	۲۰۰۱	۲۰۰۲	۲۰۰۳	۲۰۰۴	۲۰۰۵	۲۰۰۶	۲۰۰۷	۲۰۰۸	۲۰۰۹	۲۰۱۰	۲۰۱۱	۲۰۱۲	۲۰۱۳	۲۰۱۴	۲۰۱۵	۲۰۱۶	۲۰۱۷	۲۰۱۸	۲۰۱۹	۲۰۲۰	۲۰۲۱	۲۰۲۲	۲۰۲۳	۲۰۲۴	۲۰۲۵	۲۰۲۶	۲۰۲۷	۲۰۲۸	۲۰۲۹	۲۰۳۰	۲۰۳۱	۲۰۳۲	۲۰۳۳	۲۰۳۴	۲۰۳۵	۲۰۳۶	۲۰۳۷	۲۰۳۸	۲۰۳۹	۲۰۴۰	۲۰۴۱	۲۰۴۲	۲۰۴۳	۲۰۴۴	۲۰۴۵	۲۰۴۶	۲۰۴۷	۲۰۴۸	۲۰۴۹	۲۰۵۰	۲۰۵۱	۲۰۵۲	۲۰۵۳	۲۰۵۴	۲۰۵۵	۲۰۵۶	۲۰۵۷	۲۰۵۸	۲۰۵۹	۲۰۶۰	۲۰۶۱	۲۰۶۲	۲۰۶۳	۲۰۶۴	۲۰۶۵	۲۰۶۶	۲۰۶۷	۲۰۶۸	۲۰۶۹	۲۰۷۰	۲۰۷۱	۲۰۷۲	۲۰۷۳	۲۰۷۴	۲۰۷۵	۲۰۷۶	۲۰۷۷	۲۰۷۸	۲۰۷۹	۲۰۸۰	۲۰۸۱	۲۰۸۲	۲۰۸۳	۲۰۸۴	۲۰۸۵	۲۰۸۶	۲۰۸۷	۲۰۸۸	۲۰۸۹	۲۰۹۰	۲۰۹۱	۲۰۹۲	۲۰۹۳	۲۰۹۴	۲۰۹۵	۲۰۹۶	۲۰۹۷	۲۰۹۸	۲۰۹۹	۲۱۰۰	۲۱۰۱	۲۱۰۲	۲۱۰۳	۲۱۰۴	۲۱۰۵	۲۱۰۶	۲۱۰۷	۲۱۰۸	۲۱۰۹	۲۱۱۰	۲۱۱۱	۲۱۱۲	۲۱۱۳	۲۱۱۴	۲۱۱۵	۲۱۱۶	۲۱۱۷	۲۱۱۸	۲۱۱۹	۲۱۲۰	۲۱۲۱	۲۱۲۲	۲۱۲۳	۲۱۲۴	۲۱۲۵	۲۱۲۶	۲۱۲۷	۲۱۲۸	۲۱۲۹	۲۱۳۰	۲۱۳۱	۲۱۳۲	۲۱۳۳	۲۱۳۴	۲۱۳۵	۲۱۳۶	۲۱۳۷	۲۱۳۸	۲۱۳۹	۲۱۴۰	۲۱۴۱	۲۱۴۲	۲۱۴۳	۲۱۴۴	۲۱۴۵	۲۱۴۶	۲۱۴۷	۲۱۴۸	۲۱۴۹	۲۱۵۰	۲۱۵۱	۲۱۵۲	۲۱۵۳	۲۱۵۴	۲۱۵۵	۲۱۵۶	۲۱۵۷	۲۱۵۸	۲۱۵۹	۲۱۶۰	۲۱۶۱	۲۱۶۲	۲۱۶۳	۲۱۶۴	۲۱۶۵	۲۱۶۶	۲۱۶۷	۲۱۶۸	۲۱۶۹	۲۱۷۰	۲۱۷۱	۲۱۷۲	۲۱۷۳	۲۱۷۴	۲۱۷۵	۲۱۷۶	۲۱۷۷	۲۱۷۸	۲۱۷۹	۲۱۸۰	۲۱۸۱	۲۱۸۲	۲۱۸۳	۲۱۸۴	۲۱۸۵	۲۱۸۶	۲۱۸۷	۲۱۸۸	۲۱۸۹	۲۱۹۰	۲۱۹۱	۲۱۹۲	۲۱۹۳	۲۱۹۴	۲۱۹۵	۲۱۹۶	۲۱۹۷	۲۱۹۸	۲۱۹۹	۲۲۰۰	۲۲۰۱	۲۲۰۲	۲۲۰۳	۲۲۰۴	۲۲۰۵	۲۲۰۶	۲۲۰۷	۲۲۰۸	۲۲۰۹	۲۲۱۰	۲۲۱۱	۲۲۱۲	۲۲۱۳	۲۲۱۴	۲۲۱۵	۲۲۱۶	۲۲۱۷	۲۲۱۸	۲۲۱۹	۲۲۲۰	۲۲۲۱	۲۲۲۲	۲۲۲۳	۲۲۲۴	۲۲۲۵	۲۲۲۶	۲۲۲۷	۲۲۲۸	۲۲۲۹	۲۲۳۰	۲۲۳۱	۲۲۳۲	۲۲۳۳	۲۲۳۴	۲۲۳۵	۲۲۳۶	۲۲۳۷	۲۲۳۸	۲۲۳۹	۲۲۴۰	۲۲۴۱	۲۲۴۲	۲۲۴۳	۲۲۴۴	۲۲۴۵	۲۲۴۶	۲۲۴۷	۲۲۴۸	۲۲۴۹	۲۲۵۰	۲۲۵۱	۲۲۵۲	۲۲۵۳	۲۲۵۴	۲۲۵۵	۲۲۵۶	۲۲۵۷	۲۲۵۸	۲۲۵۹	۲۲۶۰	۲۲۶۱	۲۲۶۲	۲۲۶۳	۲۲۶۴	۲۲۶۵	۲۲۶۶	۲۲۶۷	۲۲۶۸	۲۲۶۹	۲۲۷۰	۲۲۷۱	۲۲۷۲	۲۲۷۳	۲۲۷۴	۲۲۷۵	۲۲۷۶	۲۲۷۷	۲۲۷۸	۲۲۷۹	۲۲۸۰	۲۲۸۱	۲۲۸۲	۲۲۸۳	۲۲۸۴	۲۲۸۵	۲۲۸۶	۲۲۸۷	۲۲۸۸	۲۲۸۹	۲۲۹۰	۲۲۹۱	۲۲۹۲	۲۲۹۳	۲۲۹۴	۲۲۹۵	۲۲۹۶	۲۲۹۷	۲۲۹۸	۲۲۹۹	۲۳۰۰	۲۳۰۱	۲۳۰۲	۲۳۰۳	۲۳۰۴	۲۳۰۵	۲۳۰۶	۲۳۰۷	۲۳۰۸	۲۳۰۹	۲۳۱۰	۲۳۱۱	۲۳۱۲	۲۳۱۳	۲۳۱۴	۲۳۱۵	۲۳۱۶	۲۳۱۷	۲۳۱۸	۲۳۱۹	۲۳۲۰	۲۳۲۱	۲۳۲۲	۲۳۲۳	۲۳۲۴	۲۳۲۵	۲۳۲۶	۲۳۲۷	۲۳۲۸	۲۳۲۹	۲۳۳۰	۲۳۳۱	۲۳۳۲	۲۳۳۳	۲۳۳۴	۲۳۳۵	۲۳۳۶	۲۳۳۷	۲۳۳۸	۲۳۳۹	۲۳۴۰	۲۳۴۱	۲۳۴۲	۲۳۴۳	۲۳۴۴	۲۳۴۵	۲۳۴۶	۲۳۴۷	۲۳۴۸	۲۳۴۹	۲۳۵۰	۲۳۵۱	۲۳۵۲	۲۳۵۳	۲۳۵۴	۲۳۵۵	۲۳۵۶	۲۳۵۷	۲۳۵۸	۲۳۵۹	۲۳۶۰	۲۳۶۱	۲۳۶۲	۲۳۶۳	۲۳۶۴	۲۳۶۵	۲۳۶۶	۲۳۶۷	۲۳۶۸	۲۳۶۹	۲۳۷۰	۲۳۷۱	۲۳۷۲	۲۳۷۳	۲۳۷۴	۲۳۷۵	۲۳۷۶	۲۳۷۷	۲۳۷۸	۲۳۷۹	۲۳۸۰	۲۳۸۱	۲۳۸۲	۲۳۸۳	۲۳۸۴	۲۳۸۵	۲۳۸۶	۲۳۸۷	۲۳۸۸	۲۳۸۹	۲۳۹۰	۲۳۹۱	۲۳۹۲	۲۳۹۳	۲۳۹۴	۲۳۹۵	۲۳۹۶	۲۳۹۷	۲۳۹۸	۲۳۹۹	۲۴۰۰	۲۴۰۱	۲۴۰۲	۲۴۰۳	۲۴۰۴	۲۴۰۵	۲۴۰۶	۲۴۰۷	۲۴۰۸	۲۴۰۹	۲۴۱۰	۲۴۱۱	۲۴۱۲	۲۴۱۳	۲۴۱۴	۲۴۱۵	۲۴۱۶	۲۴۱۷	۲۴۱۸	۲۴۱۹	۲۴۲۰	۲۴۲۱	۲۴۲۲	۲۴۲۳	۲۴۲۴	۲۴۲۵	۲۴۲۶	۲۴۲۷	۲۴۲۸	۲۴۲۹	۲۴۳۰	۲۴۳۱	۲۴۳۲	۲۴۳۳	۲۴۳۴	۲۴۳۵	۲۴۳۶	۲۴۳۷	۲۴۳۸	۲۴۳۹	۲۴۴۰	۲۴۴۱	۲۴۴۲	۲۴۴۳	۲۴۴۴	۲۴۴۵	۲۴۴۶	۲۴۴۷	۲۴۴۸	۲۴۴۹	۲۴۵۰	۲۴۵۱	۲۴۵۲	۲۴۵۳	۲۴۵۴	۲۴۵۵	۲۴۵۶	۲۴۵۷	۲۴۵۸	۲۴۵۹	۲۴۶۰	۲۴۶۱	۲۴۶۲	۲۴۶۳	۲۴۶۴	۲۴۶۵	۲۴۶۶	۲۴۶۷	۲۴۶۸	۲۴۶۹	۲۴۷۰	۲۴۷۱	۲۴۷۲	۲۴۷۳	۲۴۷۴	۲۴۷۵	۲۴۷۶	۲۴۷۷	۲۴۷۸	۲۴۷۹	۲۴۸۰	۲۴۸۱	۲۴۸۲	۲۴۸۳	۲۴۸۴	۲۴۸۵	۲۴۸۶	۲۴۸۷	۲۴۸۸	۲۴۸۹	۲۴۹۰	۲۴۹۱	۲۴۹۲	۲۴۹۳	۲۴۹۴	۲۴۹۵	۲۴۹۶	۲۴۹۷	۲۴۹۸	۲۴۹۹	۲۵۰۰	۲۵۰۱	۲۵۰۲	۲۵۰۳	۲۵۰۴	۲۵۰۵	۲۵۰۶	۲۵۰۷	۲۵۰۸	۲۵۰۹	۲۵۱۰	۲۵۱۱	۲۵۱۲	۲۵۱۳	۲۵۱۴	۲۵۱۵	۲۵۱۶	۲۵۱۷	۲۵۱۸	۲۵۱۹	۲۵۲۰	۲۵۲۱	۲۵۲۲	۲۵۲۳	۲۵۲۴	۲۵۲۵	۲۵۲۶	۲۵۲۷	۲۵۲۸	۲۵۲۹	۲۵۳۰	۲۵۳۱	۲۵۳۲	۲۵۳۳	۲۵۳۴	۲۵۳۵	۲۵۳۶	۲۵۳۷	۲۵۳۸	۲۵۳۹	۲۵۴۰	۲۵۴۱	۲۵۴۲	۲۵۴۳	۲۵۴۴	۲۵۴۵	۲۵۴۶	۲۵۴۷	۲۵۴۸	۲۵۴۹	۲۵۵۰	۲۵۵۱	۲۵۵۲	۲۵۵۳	۲۵۵۴	۲۵۵۵	۲۵۵۶	۲۵۵۷	۲۵۵۸	۲۵۵۹	۲۵۶۰	۲۵۶۱	۲۵۶۲	۲۵۶۳	۲۵۶۴	۲۵۶۵	۲۵۶۶	۲۵۶۷	۲۵۶۸	۲۵۶۹	۲۵۷۰	۲۵۷۱	۲۵۷۲	۲۵۷۳	۲۵۷۴	۲۵۷۵	۲۵۷۶	۲۵۷۷	۲۵۷۸	۲۵۷۹	۲۵۸۰	۲۵۸۱	۲۵۸۲	۲۵۸۳	۲۵۸۴	۲۵۸۵	۲۵۸۶	۲۵۸۷	۲۵۸۸	۲۵۸۹	۲۵۹۰	۲۵۹۱	۲۵۹۲	۲۵۹۳	۲۵۹۴	۲۵۹۵	۲۵۹۶	۲۵۹۷	۲۵۹۸	۲۵۹۹	۲۶۰۰	۲۶۰۱	۲۶۰۲	۲۶۰۳	۲۶۰۴	۲۶۰۵	۲۶۰۶	۲۶۰۷	۲۶۰۸	۲۶۰۹	۲۶۱۰	۲۶۱۱	۲۶۱۲	۲۶۱۳	۲۶۱۴	۲۶۱۵	۲۶۱۶	۲۶۱۷	۲۶۱۸	۲۶۱۹	۲۶۲۰	۲۶۲۱	۲۶۲۲	۲۶۲۳	۲۶۲۴	۲۶۲۵	۲۶۲۶	۲۶۲۷	۲۶۲۸	۲۶۲۹	۲۶۳۰	۲۶۳۱	۲۶۳۲	۲۶۳۳	۲۶۳۴	۲۶۳۵	۲۶۳۶	۲۶۳۷	۲۶۳۸	۲۶۳۹	۲۶۴۰	۲۶۴۱	۲۶۴۲	۲۶۴۳	۲۶۴۴	۲۶۴۵	۲۶۴۶	۲۶۴۷	۲۶۴۸	۲۶۴۹	۲۶۵۰	۲۶۵۱	۲۶۵۲	۲۶۵۳	۲۶۵۴	۲۶۵۵	۲۶۵۶	۲۶۵۷	۲۶۵۸	۲۶۵۹	۲۶۶۰	۲۶۶۱	۲۶۶۲	۲۶۶۳	۲۶۶۴	۲۶۶۵	۲۶۶۶	۲۶۶۷	۲۶۶۸	۲۶۶۹	۲۶۷۰	۲۶۷۱	۲۶۷۲	۲۶۷۳	۲۶۷۴	۲۶۷۵	۲۶۷۶	۲۶۷۷	۲۶۷۸	۲۶۷۹	۲۶۸۰	۲۶۸۱	۲۶۸۲	۲۶۸۳	۲۶۸۴	۲۶۸۵	۲۶۸۶	۲۶۸۷	۲۶۸۸	۲۶۸۹	۲۶۹۰	۲۶۹۱	۲۶۹۲	۲۶۹۳	۲۶۹۴	۲۶۹۵	۲۶۹۶	۲۶۹۷	۲۶۹۸	۲۶۹۹	۲۷۰۰	۲۷۰۱	۲۷۰۲	۲۷۰۳	۲۷۰۴	۲۷۰۵	۲۷۰۶	۲۷۰۷	۲۷۰۸	۲۷۰۹	۲۷۱۰	۲۷۱۱	۲۷۱۲	۲۷۱۳	۲۷۱۴	۲۷۱۵	۲۷۱۶	۲۷۱۷	۲۷۱۸	۲۷۱۹	۲۷۲۰	۲۷۲۱	۲۷۲۲	۲۷۲۳	۲۷۲۴	۲۷۲۵	۲۷۲۶	۲۷۲۷	۲۷۲۸	۲۷۲۹	۲۷۳۰	۲۷۳۱	۲۷۳۲	۲۷۳۳	۲۷۳۴	۲۷۳۵	۲۷۳۶	۲۷۳۷	۲۷۳۸	۲۷۳۹	۲۷۴۰	۲۷۴۱	۲۷۴۲	۲۷۴۳	۲۷۴۴	۲۷۴۵	۲۷۴۶	۲۷۴۷	۲۷۴۸	۲۷۴۹	۲۷۵۰	۲۷۵۱	۲۷۵۲	۲۷۵۳	۲۷۵۴	۲۷۵۵	۲۷۵۶	۲۷۵۷	۲۷۵۸	۲۷۵۹	۲۷۶۰	۲۷۶۱	۲۷۶۲	۲۷۶۳	۲۷۶۴	۲۷۶۵	۲۷۶۶	۲۷۶۷	۲۷۶۸	۲۷۶۹	۲۷۷۰	۲۷۷۱	۲۷۷۲	۲۷۷۳	۲۷۷۴	۲۷۷۵	۲۷۷۶	۲۷۷۷	۲۷۷۸	۲۷۷۹	۲۷۸۰	۲۷۸۱	۲۷۸۲	۲۷۸۳	۲۷۸۴	۲۷۸۵	۲۷۸۶	۲۷۸۷	۲۷۸۸	۲۷۸۹	۲۷۹۰	۲۷۹۱	۲۷۹۲	۲۷۹۳	۲۷۹۴	۲۷۹۵	۲۷۹۶	۲۷۹۷	۲۷۹۸	۲۷۹۹	۲۸۰۰	۲۸۰۱	۲۸۰۲	۲۸۰۳	۲۸۰۴	۲۸۰۵	۲۸۰۶	۲۸۰۷	۲۸۰۸	۲۸۰۹	۲۸۱۰	۲۸۱۱	۲۸۱۲	۲۸۱۳	۲۸۱۴	۲۸۱۵	۲۸۱۶	۲۸۱۷	۲۸۱۸	۲۸۱۹	۲۸۲۰	۲۸۲۱	۲۸۲۲	۲۸۲۳	۲۸۲۴	۲۸۲۵	۲۸۲۶	۲۸۲۷	۲۸۲۸	۲۸۲۹	۲۸۳۰	۲۸۳۱	۲۸۳۲	۲۸۳۳	۲۸۳۴	۲۸۳۵	۲۸۳۶	۲۸۳۷	۲۸۳۸	۲۸۳۹	۲۸۴۰	۲۸۴۱	۲۸۴۲	۲۸۴۳	۲۸۴۴	۲۸۴۵	۲۸۴۶	۲۸۴۷	۲۸۴۸	۲۸۴۹	۲۸۵۰	۲۸۵۱	۲۸۵۲	۲۸۵۳	۲۸۵۴	۲۸۵۵	۲۸۵۶	۲۸۵۷	۲۸۵۸	۲۸۵۹	۲۸۶۰	۲۸۶۱	۲۸۶۲	۲۸۶۳	۲۸۶۴	۲۸۶۵	۲۸۶۶	۲۸۶۷	۲۸۶۸	۲۸۶۹	۲۸۷۰	۲۸۷۱	۲۸۷۲	۲۸۷۳	۲۸۷۴	۲۸۷۵	۲۸۷۶	۲۸۷۷	۲۸۷۸	۲۸۷۹	۲۸۸۰	۲۸۸۱	۲۸۸۲	۲۸۸۳	۲۸۸۴	۲۸۸۵	۲۸۸۶
------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------

اگر اعتراض اس کی تو کلا زبان سے

تو آنا سلامت، شوار اول سے

کبھی دھکے کی رگیں ہیں پھلاتے کبھی جھاک پر جھاک ہیں میں لائے
کبھی خوک اور سگ میں اس کو بیٹا کبھی مارنے کو عصا میں دکھاتے

ستوں چشم دہدور ہیں آپ کے

نمونہ ہیں خلق رسولی امیں کے

کس غیرت کی جو پوجا تو کافر جو ٹھیکڑے میٹھا خدا کا تو کافر
کے آگ کو قبلہ اپنا تو کافر کو اکب میں مانے کرشمہ تو کافر

مگر مومنوں پر کشادہ ہیں آپ

پرستش کریں شوق سحر کی پٹیا

نبی کو جو چاہیں خدا کر دکھائیں ہاموں کا رتبہ نبی سے بڑائیں
مزاروں پر دنرات نذرین لائیں شہیدوں کے جا بجا کے مانگیں دعائیں

نہ تو حید میں کچھ غفل اس سے آئے

نہ اسلام بگڑے نہ اسلام جائے

جنہیں چار پیسے کا مقدور کیاں سمجھتے تھیں یہاں انسان کو انسان

موافق نہیں جن سے ایام وصال نہیں دیکھ سکتے کسی کو وہ وصال

لنسنہ میں تکبر کہے چور کوئی

حسد مرض میں ہے رنجور کوئی

نبوت کو ختم ہوتی عرب پر کوئی ہم پر مبعوث ہوتا پیغمبر

تو ہے جیسے مذکور قرآن اندر ضلالت یودا اور نصاریٰ کی اکثر

یونہی جو کتا باس پیغمبر پر آتی

وہ مگر اہیاں سب ہمارے جتناتی

۱۹۳۵ء	۱۹۳۶ء	۱۹۳۷ء	۱۹۳۸ء	۱۹۳۹ء	۱۹۴۰ء	۱۹۴۱ء	۱۹۴۲ء	۱۹۴۳ء	۱۹۴۴ء	۱۹۴۵ء	۱۹۴۶ء	۱۹۴۷ء	۱۹۴۸ء	۱۹۴۹ء	۱۹۵۰ء	۱۹۵۱ء	۱۹۵۲ء	۱۹۵۳ء	۱۹۵۴ء	۱۹۵۵ء	۱۹۵۶ء	۱۹۵۷ء	۱۹۵۸ء	۱۹۵۹ء	۱۹۶۰ء	۱۹۶۱ء	۱۹۶۲ء	۱۹۶۳ء	۱۹۶۴ء	۱۹۶۵ء	۱۹۶۶ء	۱۹۶۷ء	۱۹۶۸ء	۱۹۶۹ء	۱۹۷۰ء	۱۹۷۱ء	۱۹۷۲ء	۱۹۷۳ء	۱۹۷۴ء	۱۹۷۵ء	۱۹۷۶ء	۱۹۷۷ء	۱۹۷۸ء	۱۹۷۹ء	۱۹۸۰ء	۱۹۸۱ء	۱۹۸۲ء	۱۹۸۳ء	۱۹۸۴ء	۱۹۸۵ء	۱۹۸۶ء	۱۹۸۷ء	۱۹۸۸ء	۱۹۸۹ء	۱۹۹۰ء	۱۹۹۱ء	۱۹۹۲ء	۱۹۹۳ء	۱۹۹۴ء	۱۹۹۵ء	۱۹۹۶ء	۱۹۹۷ء	۱۹۹۸ء	۱۹۹۹ء	۲۰۰۰ء	۲۰۰۱ء	۲۰۰۲ء	۲۰۰۳ء	۲۰۰۴ء	۲۰۰۵ء	۲۰۰۶ء	۲۰۰۷ء	۲۰۰۸ء	۲۰۰۹ء	۲۰۱۰ء	۲۰۱۱ء	۲۰۱۲ء	۲۰۱۳ء	۲۰۱۴ء	۲۰۱۵ء	۲۰۱۶ء	۲۰۱۷ء	۲۰۱۸ء	۲۰۱۹ء	۲۰۲۰ء	۲۰۲۱ء	۲۰۲۲ء	۲۰۲۳ء	۲۰۲۴ء	۲۰۲۵ء	۲۰۲۶ء	۲۰۲۷ء	۲۰۲۸ء	۲۰۲۹ء	۲۰۳۰ء	۲۰۳۱ء	۲۰۳۲ء	۲۰۳۳ء	۲۰۳۴ء	۲۰۳۵ء	۲۰۳۶ء	۲۰۳۷ء	۲۰۳۸ء	۲۰۳۹ء	۲۰۴۰ء	۲۰۴۱ء	۲۰۴۲ء	۲۰۴۳ء	۲۰۴۴ء	۲۰۴۵ء	۲۰۴۶ء	۲۰۴۷ء	۲۰۴۸ء	۲۰۴۹ء	۲۰۵۰ء	۲۰۵۱ء	۲۰۵۲ء	۲۰۵۳ء	۲۰۵۴ء	۲۰۵۵ء	۲۰۵۶ء	۲۰۵۷ء	۲۰۵۸ء	۲۰۵۹ء	۲۰۶۰ء	۲۰۶۱ء	۲۰۶۲ء	۲۰۶۳ء	۲۰۶۴ء	۲۰۶۵ء	۲۰۶۶ء	۲۰۶۷ء	۲۰۶۸ء	۲۰۶۹ء	۲۰۷۰ء	۲۰۷۱ء	۲۰۷۲ء	۲۰۷۳ء	۲۰۷۴ء	۲۰۷۵ء	۲۰۷۶ء	۲۰۷۷ء	۲۰۷۸ء	۲۰۷۹ء	۲۰۸۰ء	۲۰۸۱ء	۲۰۸۲ء	۲۰۸۳ء	۲۰۸۴ء	۲۰۸۵ء	۲۰۸۶ء	۲۰۸۷ء	۲۰۸۸ء	۲۰۸۹ء	۲۰۹۰ء	۲۰۹۱ء	۲۰۹۲ء	۲۰۹۳ء	۲۰۹۴ء	۲۰۹۵ء	۲۰۹۶ء	۲۰۹۷ء	۲۰۹۸ء	۲۰۹۹ء	۲۱۰۰ء	۲۱۰۱ء	۲۱۰۲ء	۲۱۰۳ء	۲۱۰۴ء	۲۱۰۵ء	۲۱۰۶ء	۲۱۰۷ء	۲۱۰۸ء	۲۱۰۹ء	۲۱۱۰ء	۲۱۱۱ء	۲۱۱۲ء	۲۱۱۳ء	۲۱۱۴ء	۲۱۱۵ء	۲۱۱۶ء	۲۱۱۷ء	۲۱۱۸ء	۲۱۱۹ء	۲۱۲۰ء	۲۱۲۱ء	۲۱۲۲ء	۲۱۲۳ء	۲۱۲۴ء	۲۱۲۵ء	۲۱۲۶ء	۲۱۲۷ء	۲۱۲۸ء	۲۱۲۹ء	۲۱۳۰ء	۲۱۳۱ء	۲۱۳۲ء	۲۱۳۳ء	۲۱۳۴ء	۲۱۳۵ء	۲۱۳۶ء	۲۱۳۷ء	۲۱۳۸ء	۲۱۳۹ء	۲۱۴۰ء	۲۱۴۱ء	۲۱۴۲ء	۲۱۴۳ء	۲۱۴۴ء	۲۱۴۵ء	۲۱۴۶ء	۲۱۴۷ء	۲۱۴۸ء	۲۱۴۹ء	۲۱۵۰ء	۲۱۵۱ء	۲۱۵۲ء	۲۱۵۳ء	۲۱۵۴ء	۲۱۵۵ء	۲۱۵۶ء	۲۱۵۷ء	۲۱۵۸ء	۲۱۵۹ء	۲۱۶۰ء	۲۱۶۱ء	۲۱۶۲ء	۲۱۶۳ء	۲۱۶۴ء	۲۱۶۵ء	۲۱۶۶ء	۲۱۶۷ء	۲۱۶۸ء	۲۱۶۹ء	۲۱۷۰ء	۲۱۷۱ء	۲۱۷۲ء	۲۱۷۳ء	۲۱۷۴ء	۲۱۷۵ء	۲۱۷۶ء	۲۱۷۷ء	۲۱۷۸ء	۲۱۷۹ء	۲۱۸۰ء	۲۱۸۱ء	۲۱۸۲ء	۲۱۸۳ء	۲۱۸۴ء	۲۱۸۵ء	۲۱۸۶ء	۲۱۸۷ء	۲۱۸۸ء	۲۱۸۹ء	۲۱۹۰ء	۲۱۹۱ء	۲۱۹۲ء	۲۱۹۳ء	۲۱۹۴ء	۲۱۹۵ء	۲۱۹۶ء	۲۱۹۷ء	۲۱۹۸ء	۲۱۹۹ء	۲۲۰۰ء	۲۲۰۱ء	۲۲۰۲ء	۲۲۰۳ء	۲۲۰۴ء	۲۲۰۵ء	۲۲۰۶ء	۲۲۰۷ء	۲۲۰۸ء	۲۲۰۹ء	۲۲۱۰ء	۲۲۱۱ء	۲۲۱۲ء	۲۲۱۳ء	۲۲۱۴ء	۲۲۱۵ء	۲۲۱۶ء	۲۲۱۷ء	۲۲۱۸ء	۲۲۱۹ء	۲۲۲۰ء	۲۲۲۱ء	۲۲۲۲ء	۲۲۲۳ء	۲۲۲۴ء	۲۲۲۵ء	۲۲۲۶ء	۲۲۲۷ء	۲۲۲۸ء	۲۲۲۹ء	۲۲۳۰ء	۲۲۳۱ء	۲۲۳۲ء	۲۲۳۳ء	۲۲۳۴ء	۲۲۳۵ء	۲۲۳۶ء	۲۲۳۷ء	۲۲۳۸ء	۲۲۳۹ء	۲۲۴۰ء	۲۲۴۱ء	۲۲۴۲ء	۲۲۴۳ء	۲۲۴۴ء	۲۲۴۵ء	۲۲۴۶ء	۲۲۴۷ء	۲۲۴۸ء	۲۲۴۹ء	۲۲۵۰ء	۲۲۵۱ء	۲۲۵۲ء	۲۲۵۳ء	۲۲۵۴ء	۲۲۵۵ء	۲۲۵۶ء	۲۲۵۷ء	۲۲۵۸ء	۲۲۵۹ء	۲۲۶۰ء	۲۲۶۱ء	۲۲۶۲ء	۲۲۶۳ء	۲۲۶۴ء	۲۲۶۵ء	۲۲۶۶ء	۲۲۶۷ء	۲۲۶۸ء	۲۲۶۹ء	۲۲۷۰ء	۲۲۷۱ء	۲۲۷۲ء	۲۲۷۳ء	۲۲۷۴ء	۲۲۷۵ء	۲۲۷۶ء	۲۲۷۷ء	۲۲۷۸ء	۲۲۷۹ء	۲۲۸۰ء	۲۲۸۱ء	۲۲۸۲ء	۲۲۸۳ء	۲۲۸۴ء	۲۲۸۵ء	۲۲۸۶ء	۲۲۸۷ء	۲۲۸۸ء	۲۲۸۹ء	۲۲۹۰ء	۲۲۹۱ء	۲۲۹۲ء	۲۲۹۳ء	۲۲۹۴ء	۲۲۹۵ء	۲۲۹۶ء	۲۲۹۷ء	۲۲۹۸ء	۲۲۹۹ء	۲۳۰۰ء	۲۳۰۱ء	۲۳۰۲ء	۲۳۰۳ء	۲۳۰۴ء	۲۳۰۵ء	۲۳۰۶ء	۲۳۰۷ء	۲۳۰۸ء	۲۳۰۹ء	۲۳۱۰ء	۲۳۱۱ء	۲۳۱۲ء	۲۳۱۳ء	۲۳۱۴ء	۲۳۱۵ء	۲۳۱۶ء	۲۳۱۷ء	۲۳۱۸ء	۲۳۱۹ء	۲۳۲۰ء	۲۳۲۱ء	۲۳۲۲ء	۲۳۲۳ء	۲۳۲۴ء	۲۳۲۵ء	۲۳۲۶ء	۲۳۲۷ء	۲۳۲۸ء	۲۳۲۹ء	۲۳۳۰ء	۲۳۳۱ء	۲۳۳۲ء	۲۳۳۳ء	۲۳۳۴ء	۲۳۳۵ء	۲۳۳۶ء	۲۳۳۷ء	۲۳۳۸ء	۲۳۳۹ء	۲۳۴۰ء	۲۳۴۱ء	۲۳۴۲ء	۲۳۴۳ء	۲۳۴۴ء	۲۳۴۵ء	۲۳۴۶ء	۲۳۴۷ء	۲۳۴۸ء	۲۳۴۹ء	۲۳۵۰ء	۲۳۵۱ء	۲۳۵۲ء	۲۳۵۳ء	۲۳۵۴ء	۲۳۵۵ء	۲۳۵۶ء	۲۳۵۷ء	۲۳۵۸ء	۲۳۵۹ء	۲۳۶۰ء	۲۳۶۱ء	۲۳۶۲ء	۲۳۶۳ء	۲۳۶۴ء	۲۳۶۵ء	۲۳۶۶ء	۲۳۶۷ء	۲۳۶۸ء	۲۳۶۹ء	۲۳۷۰ء	۲۳۷۱ء	۲۳۷۲ء	۲۳۷۳ء	۲۳۷۴ء	۲۳۷۵ء	۲۳۷۶ء	۲۳۷۷ء	۲۳۷۸ء	۲۳۷۹ء	۲۳۸۰ء	۲۳۸۱ء	۲۳۸۲ء	۲۳۸۳ء	۲۳۸۴ء	۲۳۸۵ء	۲۳۸۶ء	۲۳۸۷ء	۲۳۸۸ء	۲۳۸۹ء	۲۳۹۰ء	۲۳۹۱ء	۲۳۹۲ء	۲۳۹۳ء	۲۳۹۴ء	۲۳۹۵ء	۲۳۹۶ء	۲۳۹۷ء	۲۳۹۸ء	۲۳۹۹ء	۲۴۰۰ء	۲۴۰۱ء	۲۴۰۲ء	۲۴۰۳ء	۲۴۰۴ء	۲۴۰۵ء	۲۴۰۶ء	۲۴۰۷ء	۲۴۰۸ء	۲۴۰۹ء	۲۴۱۰ء	۲۴۱۱ء	۲۴۱۲ء	۲۴۱۳ء	۲۴۱۴ء	۲۴۱۵ء	۲۴۱۶ء	۲۴۱۷ء	۲۴۱۸ء	۲۴۱۹ء	۲۴۲۰ء	۲۴۲۱ء	۲۴۲۲ء	۲۴۲۳ء	۲۴۲۴ء	۲۴۲۵ء	۲۴۲۶ء	۲۴۲۷ء	۲۴۲۸ء	۲۴۲۹ء	۲۴۳۰ء	۲۴۳۱ء	۲۴۳۲ء	۲۴۳۳ء	۲۴۳۴ء	۲۴۳۵ء	۲۴۳۶ء	۲۴۳۷ء	۲۴۳۸ء	۲۴۳۹ء	۲۴۴۰ء	۲۴۴۱ء	۲۴۴۲ء	۲۴۴۳ء	۲۴۴۴ء	۲۴۴۵ء	۲۴۴۶ء	۲۴۴۷ء	۲۴۴۸ء	۲۴۴۹ء	۲۴۵۰ء	۲۴۵۱ء	۲۴۵۲ء	۲۴۵۳ء	۲۴۵۴ء	۲۴۵۵ء	۲۴۵۶ء	۲۴۵۷ء	۲۴۵۸ء	۲۴۵۹ء	۲۴۶۰ء	۲۴۶۱ء	۲۴۶۲ء	۲۴۶۳ء	۲۴۶۴ء	۲۴۶۵ء	۲۴۶۶ء	۲۴۶۷ء	۲۴۶۸ء	۲۴۶۹ء	۲۴۷۰ء	۲۴۷۱ء	۲۴۷۲ء	۲۴۷۳ء	۲۴۷۴ء	۲۴۷۵ء	۲۴۷۶ء	۲۴۷۷ء	۲۴۷۸ء	۲۴۷۹ء	۲۴۸۰ء	۲۴۸۱ء	۲۴۸۲ء	۲۴۸۳ء	۲۴۸۴ء	۲۴۸۵ء	۲۴۸۶ء	۲۴۸۷ء	۲۴۸۸ء	۲۴۸۹ء	۲۴۹۰ء	۲۴۹۱ء	۲۴۹۲ء	۲۴۹۳ء	۲۴۹۴ء	۲۴۹۵ء	۲۴۹۶ء	۲۴۹۷ء	۲۴۹۸ء	۲۴۹۹ء	۲۵۰۰ء	۲۵۰۱ء	۲۵۰۲ء	۲۵۰۳ء	۲۵۰۴ء	۲۵۰۵ء	۲۵۰۶ء	۲۵۰۷ء	۲۵۰۸ء	۲۵۰۹ء	۲۵۱۰ء	۲۵۱۱ء	۲۵۱۲ء	۲۵۱۳ء	۲۵۱۴ء	۲۵۱۵ء	۲۵۱۶ء	۲۵۱۷ء	۲۵۱۸ء	۲۵۱۹ء	۲۵۲۰ء	۲۵۲۱ء	۲۵۲۲ء	۲۵۲۳ء	۲۵۲۴ء	۲۵۲۵ء	۲۵۲۶ء	۲۵۲۷ء	۲۵۲۸ء	۲۵۲۹ء	۲۵۳۰ء	۲۵۳۱ء	۲۵۳۲ء	۲۵۳۳ء	۲۵۳۴ء	۲۵۳۵ء	۲۵۳۶ء	۲۵۳۷ء	۲۵۳۸ء	۲۵۳۹ء	۲۵۴۰ء	۲۵۴۱ء	۲۵۴۲ء	۲۵۴۳ء	۲۵۴۴ء	۲۵۴۵ء	۲۵۴۶ء	۲۵۴۷ء	۲۵۴۸ء	۲۵۴۹ء	۲۵۵۰ء	۲۵۵۱ء	۲۵۵۲ء	۲۵۵۳ء	۲۵۵۴ء	۲۵۵۵ء	۲۵۵۶ء	۲۵۵۷ء	۲۵۵۸ء	۲۵۵۹ء	۲۵۶۰ء	۲۵۶۱ء	۲۵۶۲ء	۲۵۶۳ء	۲۵۶۴ء	۲۵۶۵ء	۲۵۶۶ء	۲۵۶۷ء	۲۵۶۸ء	۲۵۶۹ء	۲۵۷۰ء	۲۵۷۱ء	۲۵۷۲ء	۲۵۷۳ء	۲۵۷۴ء	۲۵۷۵ء	۲۵۷۶ء	۲۵۷۷ء	۲۵۷۸ء	۲۵۷۹ء	۲۵۸۰ء	۲۵۸۱ء	۲۵۸۲ء	۲۵۸۳ء	۲۵۸۴ء	۲۵۸۵ء	۲۵۸۶ء	۲۵۸۷ء	۲۵۸۸ء	۲۵۸۹ء	۲۵۹۰ء	۲۵۹۱ء	۲۵۹۲ء	۲۵۹۳ء	۲۵۹۴ء	۲۵۹۵ء	۲۵۹۶ء	۲۵۹۷ء	۲۵۹۸ء	۲۵۹۹ء	۲۶۰۰ء	۲۶۰۱ء	۲۶۰۲ء	۲۶۰۳ء	۲۶۰۴ء	۲۶۰۵ء	۲۶۰۶ء	۲۶۰۷ء	۲۶۰۸ء	۲۶۰۹ء	۲۶۱۰ء	۲۶۱۱ء	۲۶۱۲ء	۲۶۱۳ء	۲۶۱۴ء	۲۶۱۵ء	۲۶۱۶ء	۲۶۱۷ء	۲۶۱۸ء	۲۶۱۹ء	۲۶۲۰ء	۲۶۲۱ء	۲۶۲۲ء	۲۶۲۳ء	۲۶۲۴ء	۲۶۲۵ء	۲۶۲۶ء	۲۶۲۷ء	۲۶۲۸ء	۲۶۲۹ء	۲۶۳۰ء	۲۶۳۱ء	۲۶۳۲ء	۲۶۳۳ء	۲۶۳۴ء	۲۶۳۵ء	۲۶۳۶ء	۲۶۳۷ء	۲۶۳۸ء	۲۶۳۹ء	۲۶۴۰ء	۲۶۴۱ء	۲۶۴۲ء	۲۶۴۳ء	۲۶۴۴ء	۲۶۴۵ء	۲۶۴۶ء	۲۶۴۷ء	۲۶۴۸ء	۲۶۴۹ء	۲۶۵۰ء	۲۶۵۱ء	۲۶۵۲ء	۲۶۵۳ء	۲۶۵۴ء	۲۶۵۵ء	۲۶۵۶ء	۲۶۵۷ء	۲۶۵۸ء	۲۶۵۹ء	۲۶۶۰ء	۲۶۶۱ء	۲۶۶۲ء	۲۶۶۳ء	۲۶۶۴ء	۲۶۶۵ء	۲۶۶۶ء	۲۶۶۷ء	۲۶۶۸ء	۲۶۶۹ء	۲۶۷۰ء	۲۶۷۱ء	۲۶۷۲ء	۲۶۷۳ء	۲۶۷۴ء	۲۶۷۵ء	۲۶۷۶ء	۲۶۷۷ء	۲۶۷۸ء	۲۶۷۹ء	۲۶۸۰ء	۲۶۸۱ء	۲۶۸۲ء	۲۶۸۳ء	۲۶۸۴ء	۲۶۸۵ء	۲۶۸۶ء	۲۶۸۷ء	۲۶۸۸ء	۲۶۸۹ء	۲۶۹۰ء	۲۶۹۱ء	۲۶۹۲ء	۲۶۹۳ء	۲۶۹۴ء	۲۶۹۵ء	۲۶۹۶ء	۲۶۹۷ء	۲۶۹۸ء	۲۶۹۹ء	۲۷۰۰ء	۲۷۰۱ء	۲۷۰۲ء	۲۷۰۳ء	۲۷۰۴ء	۲۷۰۵ء	۲۷۰۶ء	۲۷۰۷ء	۲۷۰۸ء	۲۷۰۹ء	۲۷۱۰ء	۲۷۱۱ء	۲۷۱۲ء	۲۷۱۳ء	۲۷۱۴ء	۲۷۱۵ء	۲۷۱۶ء	۲۷۱۷ء	۲۷۱۸ء	۲۷۱۹ء	۲۷۲۰ء	۲۷۲۱ء	۲۷۲۲ء	۲۷۲۳ء	۲۷۲۴ء	۲۷۲۵ء	۲۷۲۶ء	۲۷۲۷ء	۲۷۲۸ء	۲۷۲۹ء	۲۷۳۰ء	۲۷۳۱ء	۲۷۳۲ء	۲۷۳۳ء	۲۷۳۴ء	۲۷۳۵ء	۲۷۳۶ء	۲۷۳۷ء	۲۷۳۸ء	۲۷۳۹ء	۲۷۴۰ء	۲۷۴۱ء	۲۷۴۲ء	۲۷۴۳ء	۲۷۴۴ء	۲۷۴۵ء	۲۷۴۶ء	۲۷۴۷ء	۲۷۴۸ء	۲۷۴۹ء	۲۷۵۰ء	۲۷۵۱ء	۲۷۵۲ء	۲۷۵۳ء	۲۷۵۴ء	۲۷۵۵ء	۲۷۵۶ء	۲۷۵۷ء	۲۷۵۸ء	۲۷۵۹ء	۲۷۶۰ء	۲۷۶۱ء	۲۷۶۲ء	۲۷۶۳ء	۲۷۶۴ء	۲۷۶۵ء	۲۷۶۶ء	۲۷۶۷ء	۲۷۶۸ء	۲۷۶۹ء	۲۷۷۰ء	۲۷۷۱ء	۲۷۷۲ء	۲۷۷۳ء	۲۷۷۴ء	۲۷۷۵ء	۲۷۷۶ء	۲۷۷۷ء	۲۷۷۸ء	۲۷۷۹ء	۲۷۸۰ء	۲۷۸۱ء	۲۷۸۲ء	۲۷۸۳ء	۲۷۸۴ء	۲۷۸۵ء	۲۷۸۶ء	۲۷۸۷ء	۲۷۸۸ء	۲۷۸۹ء	۲۷۹۰ء	۲۷۹۱ء	۲۷۹۲ء	۲۷۹۳ء	۲۷۹۴ء	۲۷۹۵ء	۲۷۹۶ء	۲۷۹۷ء	۲۷۹۸ء	۲۷۹۹ء	۲۸۰۰ء	۲۸۰۱ء	۲۸۰۲ء	۲۸۰۳ء	۲۸۰۴ء	۲۸۰۵ء	۲۸۰۶ء	۲۸۰۷ء	۲۸۰۸ء	۲۸۰۹ء	۲۸۱۰ء	۲۸۱۱ء	۲۸۱۲ء	۲۸۱۳ء	۲۸۱۴ء	۲۸۱۵ء	۲۸۱۶ء	۲۸۱۷ء	۲۸۱۸ء	۲
-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	---

احمدی اور غیر احمدی میں کیا فرق ہے

(تقریر حضرت مسیح موعود علیہ السلام جلسہ سالانہ ۲۶ دسمبر ۱۹۰۶ء)

کل میں نے سنا تھا کہ ایک شخص نے کہا کہ اس فرقہ میں اور دوسرے لوگوں میں سوائے اس کے اور کوئی فرق نہیں ہے کہ وہ جو چاہے کر سکتا ہے۔ مگر اللہ تعالیٰ ایسے امور کے تحت مغلطہ جو دین کو ضرر پہنچانے والے ہوں مسیح کے قائل نہیں رہا۔ سب عملی حالت مثلاً نماز و روزہ اور زکوٰۃ اور حج مری ہے۔ سو سمجھنا چاہیے کہ یہ بات صحیح نہیں کہ میرا دنیا میں اتنا صرف حیات مسیح کی غلطی کو دور کرنے کے واسطے ہے اگر مسلمانوں کے درمیان صرف یہی ایک غلطی ہوتی تو اتنے کے واسطے ضرورت نہ تھی کہ ایک شخص خاص مبعوث کیا جاتا اور ایک جماعت الگ بنائی جاتی اور ایک بڑا شور مچا کیا جاتا۔ یہ غلطی دراصل آج نہیں پڑی۔ بلکہ میں جانتا ہوں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ٹھوڑے ہی عرصہ کے بعد غلطی پھیل گئی تھی۔ اور کئی خواص اور اولیاء اور اہل اللہ کا یہی خیال تھا۔ اگر کوئی ایسا امر ہوتا تو خدا تعالیٰ اسی زمانے میں اس کا ازالہ کر دیتا۔ لیکن اس زمانہ میں بہت سی باتیں مسلمانوں کے درمیان ایسی داخل ہو گئی ہیں جنکی اصلاح کی ضرورت ہے

اللہ تعالیٰ بیشک ہر بات پر قادر ہے اور ہمارا ایمان ہے کہ وہ جو چاہے کر سکتا ہے۔ مگر اللہ تعالیٰ ایسے امور کے تحت مغلطہ جو دین کو ضرر پہنچانے والے ہوں حیات مسیح کا مسئلہ اوائل میں صرف ایک غلطی تھی۔ مگر آج کل وہ ایک اثر و ملال ہے۔ جب عیسائیوں کا خروج زور سے ہوا اور انہوں نے مسیح کی زندگی کو ایک قوی دلیل اس کی خدائی کے واسطے پڑی۔ اور کہا کہ اگر کوئی دوسرا انسان ایسا کر سکتا ہے تو آدم سے لیکر آج تک اس کی کوئی نظیر پیش کرو۔ اور درحقیقت اگر یہ بات صحیح ہوتی ہے جو عیسائی کہتے ہیں کہ وہ زندہ آسمان پر چلا گیا اور عرش پر بیٹھا ہے تو اسلام کے واسطے ایک ماتم کا دن ہوتا۔ اسلام توحید کے واسطے آیا ہے۔ وہ نہیں چاہتا کہ کوئی کمزوری باقی رہے خدا تعالیٰ اور اللہ لاشریک ہے۔ اگر کسی دوسرے کو خصوصیت دی جاوے تو یہ خدا تعالیٰ کی شان میں فرق لاتا ہے۔ اس بات کے دھوکہ نہ کھاؤ جو لوگ کہہ دیتے ہیں کہ کیا خدا قادر نہیں ہے خدا تعالیٰ بیشک قادر ہے لیکن تمام جہان میں سے کسی ایک شخص کو بعض وجوہ کی خصوصیت دینا۔ جو دوسروں کے واسطے نہیں ایک سیدہ شریک ہے۔ اور ایسے شخص کو گو یا شریک یا بی شریک نام ہے جو مسلمان اس زمانہ میں یہ عقیدہ پیش کرتے ہیں کہ عیسیٰ اب تک زندہ چلا

مسئلہ وفات مسیح

ہاں اس میں شک نہیں کہ وفات مسیح کا مسئلہ اس زمانہ میں حیات اسلام کے واسطے ضروری ہو گیا ہے

آتا ہے وہ اسلام کے اندرونی دشمن اور اسلام کے واسطے
مارا ستین ہیں۔ توفی کے لفظ کے معنی جب تمام جہان
کے انسانوں کے واسطے موت ہے۔ جب یہود نصاریٰ
اسلام تمام قوموں کی لغات میں اس لفظ کے معنی موت
کے ہیں تو پھر مسیح کے واسطے کیا خصوصیت ہے کہ صرف
ایک انسان کے واسطے اس لفظ کے معنی اور ہوتا ہے
پایک سوٹی بات ہے اور یہ مسئلہ واصل ایسا باریک
نہیں ہے کہ اس کے واسطے کسی عظیم الشان مجدد کی ضرورت
ہوتی یہی لفظ توفی کا جب کہ ہمارے نبی کریم صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کے متعلق بولا جاتا ہے تو اس کے معنی موت
کے اور کچھ نہیں لئے جاتے۔

زندہ نبی کی حقیقت

علائکہ اگر کوئی نبی زندہ ہے تو ہمارے نبی کریم صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم زندہ ہیں۔ بعض انکار کرنے والے حیات الہی
پر کتا میں لکھی ہیں۔ اور ہمارے پاس آنحضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کی حیات کا ثبوت ہی موجود ہے کیونکہ
زندہ نبی وہ ہے جس کے برکات اور فیوض ہمیشہ جاری
ہوں۔ خود اقبال نے مسلمانوں کو کبھی ضائع نہیں کیا۔
ہر صدی کے سر پر وہ ایسے آدمی بھیجتا رہتا ہے۔ جو مسلمان
حال اصلاح کرے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہم نے ہی یہ
ذکر نازل کیا ہے اور ہم ہی اس کے محافظ ہیں۔ محافظت کا
لفظ ہی دلالت کرتا ہے کہ مجدد پیدا ہوتے رہیں گے۔ جب
ایک صدی گزر جاتی ہے۔ اور پہلی نسل اٹھ جاتی ہے اور
پچھلے عالم عاقل اولیاء اور ابدال فوت ہو جاتے ہیں۔

تو دین کو تازہ رکھنے کے لئے خدا تعالیٰ اپنی طرف سے
نئے آدمی پیدا کرتا ہے۔ ہر صدی کے سر پر ایسے مجدد پیدا
ہوتے رہتے ہیں جو غلطیوں اور بد عادتوں اور سستیوں
اور غفلتوں کو ان کے ذریعہ سے دور کیا جاتا ہے۔ یہ
خصوصیت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ہی ملی ہے اور
یہی آپ کی حیات پر دلالت کرتی ہے آنحضرت صلی اللہ
برکات کے تاثیر ایسے تھے کہ صحابہ نے جانیں دیں۔ اور
آج تک لوگ ان برکات کے فیض حاصل کر رہے ہیں۔
برخلاف اس کے حضرت عیسیٰ کی تاثیر کا یہ حال تھا کہ اس کے
سامنے ایک شاگرد نے۔ ۳۳ روپے لیکر ٹیکڑا دیا اور دو روپے
تے جو سب سے اول نمبر کا حواری تھا منہ پر تین دفعہ
ایسے نازک وقت میں کی۔ پھر یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کی تاثیر اور برکات اور قدرت قدسیہ کی توجیہ
کہ قرآن شریف کی اس قدر حفاظت ہوئی ہر زمانہ میں
اور ہر ملک میں ہزاروں لوگ قرآن شریف یاد کرتے
ہیں اور سناتے ہیں برخلاف اس کے انجیل کا پتہ ہی نہیں لگتا
کہ سچی انجیل کونسی ہے اور جھوٹی انجیل کونسی ہے پھر یہ
سوچنا چاہیے کہ حضرت عیسیٰ کی حیات کے عقیدہ آج
تک دنیا میں کیا بنایا ہے اور کیا قائم رہا بنی آدم کو پہنچایا
ہے سوائے اس کے کہ کہ کڑا ڈر انسان مردہ پرست بن گیا
یہیں پہلوں نے اگر وفات مسیح کے مسئلہ میں اجتہادی غلطی
کھائی تب بھی ان کو تو ایسا ہے۔ کیونکہ مجتہد کے متعلق لکھا ہے
کہ خدا بخطی و عیب کبھی خطا کرتا ہے اور کبھی ثواب
مشیت الہی نے ان سے جو کچھ کرایا سو کرایا اس میں یہی
اسرار الہی تھے۔ خدا نے ایک معاملہ ان سے مخفی رکھا اور

وہ غفلت میں رہے خدا جیسا ہے ایک بھیجے
 نفعی کرتا ہے جب چاہتا ہے ظاہر کرتا ہے اس
 زمانہ کے لوگوں پر خدا تعالیٰ نے اس مسئلہ کی حقیقت
 کھول دی ہے اس وقت اسلام نسل کی حالت میں ہے
 اور دن بدن عیسویت کا شکار ہوتا جاتا ہے ایسے ہی
 مسائل و امور بروز لوگوں کے کانوں میں پھونکے جھوٹے
 کران کو برکت دے کر دیتے ہیں خدا تعالیٰ نے اس زمانہ
 چاہا ہے کہ لوگوں کو تنہا کر دے ایک عیسائی سے
 پوچھنا چاہیے۔ اگر سب سے ملکر یہ عقیدہ قائم کر لیں
 کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام فوت ہو گئے ہیں تو اس کا
 نتیجہ کیا ہوگا یہی کہ عیسائیت دنیا سے نابود
 ہو جائیگی تعجب ہے کہ عیسائی تو مسلمانوں کی گردن کاٹنے
 کے واسطے ہتھیار استعمال کرتے ہیں اور مسلمان
 بھی اپنی گردن کھٹانے کے واسطے ان کی امداد میں
 کھڑے ہو جاتے ہیں ایسے وقت میں ان کی مشاغل
 یہی ہوتی ہے کہ عیسائی کے بر سر شاخ و بن سے یڑپ
 کہ ہم مسلمان ہیں ہماری تجنیز و تکفین اسلام کے مطابق ہو
 اسلام لوگوں کے دلوں میں گھر کر رہا ہے اور یورپ
 اور ایشیائے کے لوگ اندر ہی اندر اس بات کو بخوبی سمجھ
 رہے ہیں کہ دیگر تمام ادیان باطل ہیں مگر دنیا سب سے
 ہو رہی ہے یہ ایک زہر ہے جو ایک منٹ کی ایک سیکنڈ
 ہے سچا وعدہ کوئی نظر نہیں آتا۔ ہر ایک نے دنیا کی محبت
 میں غرق ہو رہا ہے کسی کو دین کے واسطے ذرہ برابر کام
 کہا جاتا ہے تو وہ سب بچا رہیں بڑھتا رہے اس وقت
 دین غریب کیسے پیچھا ہو رہا ہے یہ حکم نہایت موزوں

دینی غفلت و دنیا پرستی

سوال اللہ تعالیٰ چاہا ہے کہ اس غلطی کو دور کرے لیکن
 اس سلسلہ کو قائم کر کے اللہ تعالیٰ اور بہت سی غلطیوں
 کو دور کرنا چاہتا ہے اس وقت توحید صرف زبان پر لگتی
 ہے سچا وعدہ کوئی نظر نہیں آتا۔ ہر ایک نے دنیا کی محبت
 میں غرق ہو رہا ہے کسی کو دین کے واسطے ذرہ برابر کام
 کہا جاتا ہے تو وہ سب بچا رہیں بڑھتا رہے اس وقت
 دین غریب کیسے پیچھا ہو رہا ہے یہ حکم نہایت موزوں

مفقود پیری نبوی ﷺ

قدسوں پہ ہرگز نہیں ہیں خدا تعالیٰ ہمنشا
اس سلسلہ کے قیام سے یہ ہے کہ لوگ
پھر اس راہ پر چلنے لگیں :-

آج کل لوگوں کی تو یہ حالت ہے کہ تین تین
آنہ کے واسطے جھوٹی گواہیاں دیتے پھرتے ہیں
کیا وکلا قسماً کہہ سکتے ہیں کہ وہ عدالتوں میں
سچ بولتے ہیں اور سچ کی پیروی کرتے ہیں وہ
صرف اپنا پہلو بچا کر جھوٹ سچ جو کچھ ہو بولتے
چلے جاتے ہیں۔ کیا یہی دین ہے اور خدا تعالیٰ
نے یہی حکم دیا ہے کہ تم مطلق العنان ہو جاؤ اور جھوٹ
کو شیرادر سمجھ لو خدا نے جھوٹ کو شرک کیساتھ ملا کر
ہرود کی ایک ہی جگہ جمانعت فرمائی ہے جیسا کہ غلام
کو چھوڑ کر کوئی شخص بت آگے اپنا سر جھکاتا ہے۔
خیال کرتے ہیں کہ میں اسی کے ذریعہ سے پار ہو جاؤں گا
یہ کس قدر خرابی کی بات ہے خدا تعالیٰ پر ایمان نہیں کہ
وہ گزارہ بھلا سکتا ہے اس موقع پر مثال کے لئے

اپنی ایک بیتی سناتا ہوں سچائی کی فتح اور کھانہ واقعہ

از انجیل ایک واقعہ یہ ہے کہ تخمیناً ۲۸ سال کا عرصہ
گزر چکا تھا اس کے زیادہ ہو کہ اس عاجز نے اسلام کی
تائید میں آریوں کے مقابل پر ایک عیسائی کے مطبع میں جس کا
نام دلیارام تھا اور ویل بھی تھا اور اترس میں رہتا تھا
اور اس کا ایک اخبار بھی نکلتا تھا ایک مضمون بغرض طبع
ہو نیکی ایک بیکٹ کی صوت میں جس کی دو نوٹریں کھلی

مسلمانوں کے اندرونی فرقے بھی خوب جانتے ہیں اور
ان کے دل بچاتے ہیں کس فرقہ کے عمدہ اصول ہیں اور
خدا تعالیٰ اس وقت کیونکر راضی ہو سکتا ہے مگر ان کی
اندرونی حالتیں خراب ہیں۔ قرآن شریف میں آیا ہے تَنَزَّلَتْ
اَنْتَ كُنْتُمْ تَحِبُّونَ اللّٰهُ فَاَتَّبِعُوْنِي يُحِبُّكُمْ اللّٰهُ
اے نبی تو کہہ دے کہ اگر تم اللہ تعالیٰ سے پیار کرتے ہو
تو اؤ میری پیروی کرو۔ اللہ تعالیٰ تم سے محبت کرے گا
اب دیکھنا چاہیے کہ کیا یہ لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کی متابعت کرتے ہیں کیا ان کی طرح آنحضرت
صلعم سو دیتے تھے یا دماہنت کرتے تھے یا غفلت کرتے
تھے یا نفاق کرتے تھے یا دنیا کو دین پر مقدم کرتے
تھے یہ سب باتیں ان لوگوں میں پائی جاتی ہیں اور ان
کی حالتیں وہ نہیں ہیں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کے متبعین کی ہوا کرتی تھیں چاہیے کہ
جس طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم زندگی بسر
کیا کرتے تھے۔ اسی طرح زندگی بسر کریں۔ تب سچے
مسلمان ہو جائیں گے ان لوگوں کے دلوں میں اسلام
کا مذہب نہیں رہا مگر کتب میں اور آثار میں اسلامی
حقیقت موجود ہے صحابہؓ کی یہ حالت تھی کہ نہ
دنیا ان سے پیار کرتی تھی اور نہ وہ دنیا سے پیار
کرتے تھے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کی متابعت میں ایک نئی زندگی حاصل کی تھی اب
دیکھنا چاہیے کہ کیا ان لوگوں کا قدم صحابہؓ کے

نہیں بھیجا۔ اور اس پکیٹ میں ایک خط بھی رکھ دیا۔ چونکہ
 خط میں ایسے الفاظ تھے جن میں اسلام کی تائید اور دوسرے
 مذاہب کے بطلان کی طرف اشارہ تھا۔ اور مضمون کے چھاپنے
 کے لئے تاکیدی بھی تھی۔ اس لئے وہ عیسائی مخالفت مذہب
 کی وجہ افزہ ہوئی۔ اور اتنا قاسم کو دشمنانہ حملہ کے
 لئے یہ موقع ملا کہ کسی علیحدہ خط کا پکیٹ میں رکھنا ناہی
 ایک جرم تھا جس کی اس عاجز کو کچھ بھی اطلاع نہ تھی اور
 ایسے جرم کی سزا میں تو این ڈاک کی رو یا سوراخ جہان
 اور چھ ماہ تک قید ہے اس لئے خیر نیکو افسران ڈاک اس
 عاجز پر مقدمہ دائر کر دیا۔ اور قبل اس کے مجھے اس مقدمہ کی
 اطلاع ہو رو یا میں غلط فہمی نے مجھ پر ظاہر کیا کہ رلیا
 رام وکیل نے ایک سانپ میرے کاٹنے کے لئے مجھ کو بھیجا
 ہے اور میں اسے چھلی کی طرح تلکرواپس بھیدیا ہے میں
 جانتا ہوں کہ اس بات کی طرف اشارہ تھا کہ آخر مقدمہ
 جس طرز سے عدالت میں فیصلہ پایا وہ ایک ایسی نظیر ہے
 جو وکیلوں کے کام میں مل سکتی ہے غرض میں اس جرم میں صدر
 ضلع کو رد اسپور میں طلب کیا گیا۔ اور جن جن وکلاء
 سے مقدمہ کے لئے مشورہ کیا گیا انہوں نے یہی مشورہ دیا
 کہ بخیر و غلوئی کے اور کوئی راہ نہیں۔ اور یہ صلاح دیا
 کہ اس طرح اظہار و دو کہ ہم نے پکیٹ میں خط نہیں ڈالا۔
 رلیا رام نے خود ڈال دیا ہو گا۔ اور زیر بطور تسلی دہی کہا
 کہ ایسا بیان کرنے سے شہادت پر فیصلہ ہو جائے گا اور
 دو چار جھوٹے گواہ دیکر بریت ہو جائیگی۔ ہر نہ ہوت
 مقدمہ سخت مشکل ہے اور کوئی طریق رہائی نہیں کر سکتے
 ان کے جوابے یا کہیں کسی عدالت میں اس کی وجہ نہ لائیں
 مہارت جو ہو گا سو ہو گا۔ تب اسی دن یا دوسرے دن مجھے
 ایک نگرینہ کی عدالت میں پیش کیا گیا۔ اور میرے مقابل پر
 ڈاکنی نجات کا افسر بحیثیت سرکاری مدعی ہونے کے عامر
 ہوا۔ اس وقت حاکم عدالت نے اپنے ماتھے سے میرا اظہار کھلا
 اور سب سے پہلے مجھ سے ہی سوال کیا کہ کیا یہ خط تم نے
 پکیٹ میں رکھ دیا تھا اور یہ خط اور پکیٹ تمہارا ہے
 تب میں نے بلا توقف جواب دیا کہ یہ میری خطا و دہی
 پکیٹ ہے اور میں ہی اس خط کو پکیٹ کے اندر رکھ کر
 روانہ کیا تھا۔ مگر میں نے کوہنٹ کی نقصان رسانی
 کے لئے بدعتی سے یہ کام نہیں کیا بلکہ میں نے اس خط کو اس
 مضمون کے کچھ علیحدہ نہیں سمجھا اور نہ اس میں کوئی بچ کی
 بات تھی۔ اس بات کو سن کر ہی عدالت نے اس انگریز کے
 دل کو میری طرف پھیر دیا۔ اور میرے مقابل پر افسر ڈاکنی نجات
 نے بہت شور مچایا۔ اور لمبی لمبی تقریریں کیں۔ جن کو میں نہیں
 سمجھتا تھا مگر اس قدر میں سمجھتا تھا کہ ہر ایک تقریر کے بعد
 زبان انگریزی میں وہ حاکم نوٹ کر کے اس کی سب توئی کو
 رد کر دیتا تھا۔ انجام کار جب افسر مدعی نے تمام وجوہ
 پیش کر چکا اور اپنے تمام تجاوات نکال چکا تو حاکم نے
 فیصلہ لکھنے کی طرف توجہ کی اور سطر یا دیرہ سطر لکھ
 کر مجھ کو کہا کہ اچھا آپ کے لئے رخصت ہو کر میں عدالت
 کے کمرہ سے باہر ہوا اور اپنے محن حقیقی کا شکر بجا
 کر کے ایک افسر انگریز کے مقابل پر چھوٹی فتح بخشی اور
 میں خوب جانتا ہوں کہ اس وقت صدق کی برکت سے عدالت
 نے اس بلا سے مجھ کو نجات دی۔ میں نے اس سے پہلے یہ خواب بھی
 دیکھی کہ ایک شخص نے میری ٹوپی اٹارنے کے لئے ماتھ مارا۔

یہ لکھا کرنے دیکھتا ہے اس ٹوٹی کو سیر سر پر ہی خود کیا کہ خیر

شمارت اعمال و معرفت الہی دوری

زمانہ گذر جاتا ہے لیکن بات یاد رہتی ہے اس مقدمہ کا زمانہ
ہم نے اللہ تعالیٰ کے پہلو کو اختیار کیا تو خدا نے ہماری رعایت
رکھی۔ خدا تعالیٰ جھوٹی رعایت نہیں رکھتا جھوٹ بیسی
منجوس شے نہیں۔ سچ والی ہر بات میں فتح ہوتی ہے ہم پرست
مقامات بنائے گئے۔ سب میں خدا نے ہموافق دی۔ بعض
لوگ کہتے ہیں کہ ظالم شخص اپنے مقدمہ میں سچا تھا لیکن پھر
بھی اس سزا پائی اصل بات یہ ہے کہ جو لوگ اس طرح سزا
پاتے ہیں وہ درحقیقت کسی اور جھوٹ کی سزا پاتے ہیں
خدا تعالیٰ کے ہاں ایک سلسلہ حساب ہر جگہ بٹا رہا ایک
مولوی گل علی شاہ صاحب تھے وہ شیرنگھ کے ٹکے کے استاد
تھے اور شیرنگھ ایک عیار اور ظالم عالم مشہور تھا۔ ایک دفعہ
شیرنگھ نے ایک باورچی کو کسی ادنیٰ قصہ مثلاً ٹانہ ٹی میں
کی زیادتی پر سخت سزا دی مولوی صاحب ساوہ مزاج
آدمی تھے۔ اور شیرنگھ ان کی عزت کرتا تھا اور غلط داری
پیش آتا تھا اس واسطے وجہ تکلف اس بات چیت
کر لیا کہتے تھے۔ سو اس موقع پر بھی مولوی صاحب نے
شیرنگھ کو کہا کہ اپنے تھوڑے سے قصہ پر سخت سزا
دی ہے اس نے جواب دیا کہ پہنیں جلتے اس شخص نے میرا
سویکا چوری کھایا ہے ایسا ہی انسان گناہ کسی اور کو
کرتا ہے اور پکڑا کسی اور موقع پر جاتا ہے انسان کیوں
شمارت اعمال کا ذخیرہ رکھتا ہوتا ہے ہر اس کے پیش آیا
ہے جو شخص سچائی کو کبھی طرح اختیار کرتا ہے اور خدا کے

بے ہو جاتا ہے خدا اس کی محافظت کرتا ہے۔ خدا عیسا
کو فی قلعہ نہیں لیکن اوصیایان فائدہ نہیں تھی۔ پیاسے
آدمی کو اگر ایک دو قطرے پانی کے دیرے عیاس یا سخت
بھوکہ گور دٹی کے ایک ٹکڑے کھلا دیئے جائیں تو وہ اتنے
کیسا تھک چکے نہیں سکتا۔ ناقص اعمال خدا کو خوش نہیں کر سکتے
یہ دنیا کے دھوکے ہیں استیلا زمرل ایسا نہیں کہتے بلکہ وہ
کمال حاصل کرتے ہیں کسی کمال کن کو عزیز جہاں
کسی کمال پرچہ نیرزد عزیز من بہ ایک انی کے جلتے
سے کوئی حکیم نہیں بن سکتا۔ اور ایک سلائی کرتے کوئی
درزی نہیں کہلا سکتا۔ لوگ خود کمزوری دکھلاتے ہیں اور
پھر خدا کو طعنہ دیتے ہیں اور تھوڑی نیکی کو جتنا گستاخی
میں اعلیٰ ہے۔ منجملہ صین لہ الدین بنا چاہیے دنیا
تو خیرات بھی کرتا ہے تو لوگوں کی آفریں چاہتا ہے کہ
رہا نہ ہوتا تو بہت لوگ تھوڑے دنوں میں ملی جلتے ہیں
جو شخص خدا کا ہوتا ہے خدا اس کا ہوتا ہے مگر جو شخص اپنے
ناقص اعمال کے ساتھ خدا کو دھوکا دینا چاہتا ہے وہ
خود دھوکے میں ہے دنیا میں ایک عقلمند انسان کسی دھوکے میں
نہیں آتا۔ تو خدا تعالیٰ اس طرح کسی کے دھوکے میں آ سکتا ہے
مگر ایسے افعال بد کی خیر دنیا کی محبت سے اور سب سے بڑا گناہ
جو اس وقت مسلمانوں کے درمیان پھیلا ہوا وہ بھی دنیا کی
محبت سے ہوتا ہے۔ اٹھتے بیٹھتے وقت لوگوں کو دنیا کا
غم لگا ہوا ہے اگر اس قدر غم کسی کو دین کے واسطے ہوتا تو طیار یا
ہو جاتا بلانم لوگ اپنی انوکری میں چیت رہتے ہیں لیکن جب
منازکات آتا ہے تو فکر میں پڑ جاتے ہیں خدا کی عظمت کو
دل میں قائم رکھنا چاہیے اکثر وہ کہتے ہیں کہ میں
میں

دین کام میں برسوں میں کرنے سے کام جتنا بے عرف پھینک مار دینے کا ہم نہیں بن سکتا۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کیا یہ لوگ جانتے ہیں کہ اتنے پرہیزگاری ہو جائے گا کہ وہ جتنے کہ یوں کہ ہم ایمان لائے اور ان کی آزمائش نہ کی جائے۔ اگر یہ صفت ہوتی کہ پھونک مارنے سے سب الٰہی ہو جائیں تو یہ خیر خدا صلی اللہ علیہ وسلم ایسا ہی کرتے اور اپنے اصحاب کے امتحان میں ملوا کر ان کے سر نہ کٹا دیتے۔ وہ بے وقوف ہے جو خیالی کرتا ہے کہ معرفت الٰہی کا حاصل کرنا عداوت ہے۔ وہ یہ ہے کہ ایک نعمت منقبت کو چاہتی ہے ہندوؤں میں بھی دیکھو کہ کس قدر فقر و فاقہ کے ساتھ جوگی لوگ از حد محنت برداشت کرتے ہیں۔ عیسائیوں میں بھی رہبانیت ہوتی ہے اسلام میں خدا تعالیٰ نے یہ باتیں نہیں رکھیں اور ایسا زور نہیں دیا تا کہ حکم ہے کہ قتل افلح من ذلکھا نجات دی پاسکتا ہے۔ جو اپنے نفس کو تزکیہ کرے۔ بدعت فسق و فجور چوری جھوٹ یا تیس جھوٹ کر خدا کے واسطے الگ ہو جائے جس نے دین کو مقدم کیا وہ خدا کے ساتھ مل گیا۔ نفس کو خاک کے ساتھ ملا دینا چاہیے۔ خدا کو ہر بات میں مقدم کرنا چاہیے بھی دین کا علاحدہ ہے۔ عیسائیوں میں ان سب ترک کر دینا چاہیے تب خدا ملتا ہے۔

اسلامی تعلیم فطرت کے مطابق ہے

اسلام کی تعلیم ایسی ہے کہ ہر ایک قوم کو محض پرستش کرنا سکھاتی ہے ان لوگوں پر افسوس ہے جو صرف میٹھی باتیں شکر خیر بکھا ملتے ہیں صادق ہر حالت میں دوسروں کے واسطے شریں ظاہر نہیں ہوتا جس طرح کہ ان ہر وقت بچے کو کھانے کے واسطے شیر مہنی نہیں دیکھتی۔ بلکہ وقت ضرورت کو دیا

دوا فی بھی دیتی ہے! ایسا ہی ایک صادق مصلح کا حال ہے یہی تعلیم ہر پہلو پر مبارک تعلیم ہے خدا ایسا ہے کہ سچا خدا ہے ہمارا خدا پر عیسائی بھی ایمان لاتے ہیں جو صفات ہم خدا تعالیٰ کے ساتھ ہیں وہ سب کچھ پڑتے ہیں یا درمی فخر ایک جگہ اپنی کتاب میں لکھتا ہے کہ اگر کوئی ایسا جزرہ ہو جہاں عیسائیت کا وعظ نہیں پہنچا تو قیامت کے دن اس لوگوں سے کیا سوال ہو گا

دین کام میں برسوں میں کرنے سے کام جتنا بے عرف پھینک مار دینے کا ہم نہیں بن سکتا۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کیا یہ لوگ جانتے ہیں کہ اتنے پرہیزگاری ہو جائے گا کہ وہ جتنے کہ یوں کہ ہم ایمان لائے اور ان کی آزمائش نہ کی جائے۔ اگر یہ صفت ہوتی کہ پھونک مارنے سے سب الٰہی ہو جائیں تو یہ خیر خدا صلی اللہ علیہ وسلم ایسا ہی کرتے اور اپنے اصحاب کے امتحان میں ملوا کر ان کے سر نہ کٹا دیتے۔ وہ بے وقوف ہے جو خیالی کرتا ہے کہ معرفت الٰہی کا حاصل کرنا عداوت ہے۔ وہ یہ ہے کہ ایک نعمت منقبت کو چاہتی ہے ہندوؤں میں بھی دیکھو کہ کس قدر فقر و فاقہ کے ساتھ جوگی لوگ از حد محنت برداشت کرتے ہیں۔ عیسائیوں میں بھی رہبانیت ہوتی ہے اسلام میں خدا تعالیٰ نے یہ باتیں نہیں رکھیں اور ایسا زور نہیں دیا تا کہ حکم ہے کہ قتل افلح من ذلکھا نجات دی پاسکتا ہے۔ جو اپنے نفس کو تزکیہ کرے۔ بدعت فسق و فجور چوری جھوٹ یا تیس جھوٹ کر خدا کے واسطے الگ ہو جائے جس نے دین کو مقدم کیا وہ خدا کے ساتھ مل گیا۔ نفس کو خاک کے ساتھ ملا دینا چاہیے۔ خدا کو ہر بات میں مقدم کرنا چاہیے بھی دین کا علاحدہ ہے۔ عیسائیوں میں ان سب ترک کر دینا چاہیے تب خدا ملتا ہے۔

الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ کی تشریح

دنیا میں دراصل کوئی بری شے نہیں لیکن ہر ایک شے بد استعمالی سے بری ہو جاتی ہے ورنہ رہا بھی بُرا نہیں اگر خدا کے لئے کوئی ریا کرتا ہے تو وہ بھی ایک نیکی ہے اس کی مثال اس طرح سے ہے کہ جب کوئی آدمی عداوت دینا ہے اور لوگوں کے سامنے دیتا ہے اور دل میں یہ نیت رکھتا ہے کہ میری نیرات کو دیکھو دوسروں کے دل میں بھی نیکی کی تحریک پیدا

تب خود ہی جواب دیتا ہے کہ ان سے یہ سوال نہ ہو گا کہ تم بیس
اور اس کفر پر ایمان لائے تھے یا نہ لائے تھے۔ بلکہ ان سے
یہی سوال ہو گا۔ کیا تم اس خدا کو مانتے ہو جو اسلام کے صفات
کا خدا وحدہ لا شریک ہے۔ اسلام کا خدا وہ خدا ہے کہ وہ
ہر ایک نیک میں رہنے والا فطرۃً مجبور ہے کہ اس پر ایمان لائے
ہر ایک شخص کا کائنات اور نور ظہیر الہی دیتا ہے کہ وہ
اسلامی خدا پر ایمان لائے۔ غلطیوں

مسلمانوں کی علمی و اعتقادی غلطیوں
کی اصلاح کرنا ہمارا کام ہے

اس حقیقت اسلام کو اور اصل تعلیم کو جس کی تفصیل کی گئی
آج کل کے مسلمان بھول گئے ہیں۔ اور ایسی بات کو بھرنام
کر دینا ہمارا کام ہے اور یہی ایک عظیم انسان مقصد ہے
جس کو لے کر ہم آئے ہیں۔ ان امور کے علاوہ جو اوپر بیان
کئے گئے اور بھی علمی اعتقادی غلطیاں مسلمانوں کے درمیان
پھیل رہی ہیں۔ جن کی اصلاح کرنا ہمارا کام ہے مثلاً
ان لوگوں کا عقیدہ ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام اور اس کی
ماں مس شیطان سے پاک ہیں اور باقی سب نعوذ باللہ
پاک نہیں ہیں یہ ایک مرتکب غلطی ہے بلکہ کفر ہے اور اس
میں آنحضرت صلیم کی سخت امانت ہے۔ ان لوگوں میں
ذرا بھی غیرت نہیں جو اس قسم کے مسائل گھڑ لیتے ہیں
اور اسلام کو بے عزت کرنے کی کوشش کرتے ہیں یہ لوگ
اسلام سے بہت دور ہیں۔ اصل میں یہ مسئلہ اس طرح سے
ہے کہ قرآن شریف سے ثابت ہوتا ہے کہ پیدائش دو
قسم کی ہوتی ہے ایک مس روح القدس اور ایک مس

شیطان سے تمام نیک اور راست باز لوگوں کی اولاد
روح القدس سے ہوتی ہے۔ اور جو اولاد بدی کا نتیجہ بنتی
ہے وہ مس شیطان سے ہوتی ہے تمام انبیاء علیہ السلام
مس روح القدس سے پیدا ہوئے تھے۔ مگر چونکہ حضرت
عیسیٰ کے متعلق یہودیوں نے یہ اعتراض کیا تھا کہ
وہ نعوذ باللہ ولد الزنا ہیں۔ اور مریم کا ایک اور
سبب یہی پندار انام کے ساتھ تعلق نا جائز کا مذہب
میں اور مس شیطان کا نتیجہ ہیں۔ اس واسطے
اللہ تعالیٰ نے ان کے ذمہ سے یہ لازم دور کرنے
کے واسطے ان کے متعلق یہ شہادت دی تھی۔
کہ ان کی پیدائش بھی مس روح القدس سے تھی۔
چونکہ ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور
دیگر انبیاء علیہ السلام کے متعلق کوئی اس قسم کا اعتراض
نہ تھا۔ اس واسطے ان کے متعلق ایسی بات بیان کرنے
کی ضرورت بھی نہ پڑی۔ ہمارے نبی کریم صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کے والدین عبد اللہ اور آمنہ کو تو
پہلے ہی سے ہمیشہ عزت کی نگاہ سے دیکھا جاتا
تھا اور ان کے متعلق ایسا خیال و گمان بھی کبھی
کسی کو نہ ہوا تھا۔ ایک شخص جو مقدمہ میں گرفتار
ہو جاتا ہے تو اس کے واسطے صفائی کی شہادت
کی ضرورت پڑتی ہے لیکن جو شخص مقدمہ میں
گرفتار ہی نہیں ہوا اس کے واسطے صفائی شہادت
کی کچھ ضرورت ہی نہیں۔

معراج کی حقیقت

یہ سبھی ایک اور غلطی جو مسلمانوں کے درمیان پڑ چکی ہے

ہے وہ معراج کے متعلق ہے۔ ہمارا ایمان ہے کہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو معراج ہوا تھا۔ مگر اس
میں جو بعض لوگوں کا عقیدہ ہے کہ وہ صرف ایک
معمولی خواب تھا۔ سو یہ عقیدہ غلط ہے اور جن لوگوں
کا یہ عقیدہ ہے کہ معراج میں آنحضرت صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم اسی جسد عنصری کے ساتھ آسمان پر
چلے گئے تھے۔ سو یہ عقیدہ بھی غلط ہے بلکہ اصل
بات اور صحیح عقیدہ یہ ہے کہ معراج کشفی رنگ میں
اور نورانی وجود کے ساتھ ہوا تھا۔ وہ ایک جوت
تھا مگر نورانی اور ایک بیداری تھی مگر کشفی اور
نورانی جس کو اس دنیا کے لوگ نہیں سمجھ سکتے۔ مگر
وہی تین پر وہ کیفیت ظاہری ہوئی ہو۔ ورنہ ظاہری
جسم اور ظاہری بیداری کے ساتھ آسمان پر جانے
کے واسطے تو خود یہودیوں نے معجزہ طلب کیا تھا
جس کے جواب میں قرآن شریف میں لکھا گیا تھا
فَلْيَسْأَلُوا رَبَّهُمْ فَلْيَكُنْ لَهُمْ آيَةً
سُئِلُوا۔ کہہ دے میرا رب پاک ہے۔ میں تو
ایک انسان رسول ہوں۔ انسان اس طرح اڑ
کر آسمان پر نہیں جاتے۔ یہی سنت اللہ قد
سے جاری ہے۔

حدیث قرآن پر مقدم نہیں

ایک اور غلطی اکثر مسلمانوں کے درمیان ہے
کہ وہ حدیث کو قرآن شریف پر مقدم کرتے ہیں۔
حالانکہ یہ غلط بات ہے۔ قرآن شریف ایک کھیتی
پر فرق ہے ہمارے درمیان اور ان لوگوں کے درمیان انہی
مات نہ نہیں ہی جو اسلامی حالت تھی۔ یہ مثل ایک خراب اور
بکھے باغ کے ہو گئے۔ ان کے دل ناپاک ہیں اور خدا تعالیٰ ہی
ہو کہ ایک نئی قوم پیدا کرے جو خدا پرستی کو اختیار کرے جسے اسلام کہتے ہیں۔

مرتبہ رکھتا ہے اور حدیث کا مرتبہ ظنی ہے۔ حدیث
تقاضی نہیں بلکہ قرآن اس پر قاضی ہے۔ اس حدیث
قرآن شریف کی تشریح ہے اس کو اپنے ذمہ پر رکھنا
چاہیے۔ حدیث کو اس حد تک ماننا ضروری ہے کہ
قرآن شریف کے مخالف نہ پڑے اور اس کے مطابق ہو
لیکن اگر اس کے مخالف پڑے تو وہ حدیث نہیں بلکہ
مردود قول ہے۔ قرآن شریف کے سمجھنے کے واسطے
حدیث ضروری ہے قرآن شریف میں جو احکام الہی
نازل ہوئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان
کو عملی رنگ میں ادا کر کے دکھا دیا۔ اور ایک نمونہ قائم
کر دیا۔ اگر یہ نمونہ نہ ہوتا۔ تو اسلام سمجھ میں نہ آ سکتا
لیکن اصل قرآن ہے بعض اہل کشف آنحضرت صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم سے براہ راست ایسی احادیث
سنے ہیں۔ جو دوسروں کو معلوم نہیں ہوتیں یا جو
احادیث کو تصدیق کر لیتے ہیں۔

غرض اس قسم کی بہت سی باتیں ہیں۔ جو کہ ان لوگوں میں پائی
جاتی ہیں جن کے خدا ناراض ہے اور جو سلامی رنگ سے
بالکل مخالف ہیں اس واسطے اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو مسلمان
نہیں جانتا۔ جب تک وہ غلط عقائد کو چھوڑ کر راہِ راست
پر نہ آجائیں اور اس مطلب کے واسطے خدا تعالیٰ نے مجھے
مامور کیا ہے کہ میں ان سے غلطیوں کو دور کر کے اصلی اسلام
پھر دنیا میں قائم کروں۔

غنائد بارہ نبوت

(حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام)

۱۔ ہم نبی ہیں۔ ان یہ نبوت تشریفی نہیں جو کتاب اللہ کو منسوخ کرے اور نئی کتاب لکھے۔ نبی اسرائیل میں کئی ایسے نبی ہوئے ہیں۔ جنہر کوئی کتاب نازل نہیں ہوئی۔ صرف خدا کی طرف سے پیشگوئیاں کئے تھے جن سے موسوی دین کی شوکت و صداقت کا اظہار ہو اور کتب مندرجہ بالا

۲۔ ہمارا ایمان ہے کہ آخری شریعت قرآنی ہے۔ اور بعد اس کے قیامت تک ان معنوں سے کوئی نبی نہیں جو صاحب شریعت ہو۔ یا بلا واسطہ متابعت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم و وحی پاسکتا ہے (دریو بر مباحثہ پیکر اولی صفحہ ۶)

۳۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جو خاتم الانبیاء فرمایا گیا ہے۔ اس کے معنی یہ نہیں ہیں کہ آپ کے بعد دروازہ مکالمات و مخاطبات الہیہ کا بند ہے۔ اگر یہ معنی ہوتے تو یہ امرت ایک یعنی امرت ہوتی۔ بلکہ یہ معنی ہیں کہ براہ راست خدا تعالیٰ سے فیض وحی یا ناسب ہے۔ یہ نعمت بغیر اتباع آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کسی کو ملنا محال اور ممکن ہے اور یہ خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فخر ہے کہ ان کی اتباع میں یہ برکت ہے کہ جب ایک شخص آپ کی پیروی کرنے والا ہو تو وہ خدا تعالیٰ کے مکالمات اور مخاطبات سے مشرف ہو جائے اسلام ہی یہ خوبی اپنے اندر رکھتا ہے کہ وہ بشرط سچی اور کامل اتباع ہمارے سید و مولیٰ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مشرف کرتا ہے (تہذیب برابین احمدیہ حصہ پنجم ص ۱۸۳)

۴۔ اس امرت کے لئے وعدہ ہے کہ وہ ہر ایک ایسے انعام پائے گی۔ جو پہلے نبی اور صدیق پائے گئے ہیں۔ ان انعامات کے وہ نبوت اور پیشگوئیاں ہیں جن کی رو سے انبیاء علیہ السلام نبی کہلائے رہے۔ مہضے غیب پائے گئے نبی ہونا ضروری ہوا۔ اس مہضے غیب کی امرت محروم نہیں۔ اور مہضے غیب حسب منطوق آیت لَا یُظہِرُ عَلَیْکَ غَیْبُہِ نبوت اور رسالت کو چاہتا ہے۔ اور وہ طریق براہ راست بند ہے۔ اس موہبت کے لئے محض بروز ظلیت اور فنا فی الرسول کا دروازہ کھلا ہے۔ (غلطی کا ازالہ ص ۳۲)

۵۔ نبوت محمدیہ اپنی ذاتی فیض رسانی سے قاصر نہیں بلکہ سب نمونوں سے زیادہ اس میں

فیض ہے اس نبوت کی پیروی خدا تک بہت سہل طریق سے پہنچا دیتی ہے اور
اس کی پیروی سے خدا تعالیٰ کی محبت اور اس کے مکالمہ مخاطبہ کا اس سے بڑا کم
انعام مل سکتا ہے (الوصیت ص ۱۲)

(۱۷)۔ اب بجز محمدی نبوت کے سب نبوتیں بند ہیں۔ شریعت و اہل کوئی بنی نہیں سکتا اور
بغیر شریعت کے بنی ہو سکتا ہے مگر وہی جو پہلے امتی ہو (تجلیات الہیہ ص ۱۷)

(۱۸)۔ بنی اسرائیل میں بھی ایسے بنی ہوئے ہیں۔ صرف خدا کی طرف سے پیشگوئیاں کرتے تھے۔
پس وہ بنی کہلائے یہی حال اس سلسلہ میں ہے۔ پھلا اگر ہم بنی نہ کہلائیں تو اس
لئے اور کوئی امتیازی لفظ ہے جو دوسرے لوگوں کے ممتاز کرے (کتب دہارچہ سہ ۱۹۰۲)

(۱۹)۔ ہمارے بنی ہونے کے وہی نشانات ہیں جو تورات میں مذکور ہیں (میں کوئی بنی نہیں
ہوں پہلے بھی کوئی بنی گذرے ہیں۔ جنہیں تم لوگ بچے مانتے ہو۔ میں ان کو راستہ
ماننے کے جو نشان تم قرار دیتے ہو وہیں بناؤ۔ تاہم اپنے میں وہ بیان کر سکیں۔
دبر ۹-۱۰ اپریل ۱۹۰۲ء)

(۲۰)۔ مجھے خدا تعالیٰ نے میری وادی میں بار بار امتی کر کے بھی پکارا ہے اور بنی کر کے بھی
پکارا ہے اور ان دونوں ناموں کے سننے سے میرے دل میں نہایت لذت پیدا
ہو رہا ہے۔ اور میں شکر کرتا ہوں کہ اس مرکب نام سے مجھے عزت دی گئی ہے
اور اس مرکب نام کے رکھنے میں حکمت یہ معلوم ہوتی ہے کہ تا عیسائیوں ایکے زلف
کا تازیانہ لگے۔ کہ تم نو عیسیٰ بن مریم کو خدا مانتے ہو مگر ہمارا بنی صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم اس درجہ کا بنی ہے کہ اس کی امت کا ایک فرد بنی ہو سکتا ہے اور عیسے
کہا سکتا ہے۔ حالانکہ وہ امتی ہے (جینہ براہین احمدیہ ج ۱ ص ۱۸)

(۲۱)۔ جس دین میں نبوت کا سلسلہ ہو وہ مردہ ہے۔ یہودیوں۔ عیسائیوں اور
ہندوؤں کے دین کو جو ہم مردہ کہتے ہیں۔ تو اسی لئے کہ ان میں اب کوئی بنی
نہیں ہوتا۔ اب بجز محمدی نبوت کے سب نبوتیں بند ہیں۔ بغیر
شریعت کے بنی ہو سکتا ہے مگر وہی جو پہلے امتی ہو۔

(تجلیات الہیہ ص ۱۷)

مسح ابن مریم نہ خدا کا بیٹا ہے

(الفاظ مقدسہ حضرت مسیح ثانی علیہ السلام)

غرض بڑے انوس سے کہنا پڑتا ہے کہ حضرت مسیح کے معاملہ میں واقعی ایک تینے کا پہاڑ بنایا گیا ہے دیکھیں۔
 کبھی خدا سے الامام پایا ہوں اور میں برسوں زیادہ عرصہ خدا تعالیٰ مجھ سے ہم کلام ہے ڈیڑھ سو کے
 قریب نشان ظاہر ہوا ہے میں خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ اس قسم کے مرد جو سنت اللہ کے رو سے
 زندہ ہو رہے ہیں۔ وہ مجھ سے بھی نہ ہو اسی طرح میں علفاً کہہ سکتا ہوں کہ دس ہزار سے زیادہ میری
 دعائیں قبول ہوئی ہیں اور جس قسم کے الفاظ انجیلوں میں مسیح کی نسبت ہیں جن سے ان کی خدائی
 نکالی جاتی ہے ان سے بہت بڑھ کر خدا تعالیٰ کا کلام میری نسبت ہے اور ایسے کلمات ہیں کتابوں کے ذریعہ سے
 شائع بھی کر دیے ہیں خدا نے میرا نام آدم رکھا ہے خدا نے میرا نام ابرہیم رکھا ہے خدا نے میرا نام مسیح موعود رکھا ہے
 اور خبر دی ہے کہ وہ موعود جس کی شطاریں تمام نبی گذر گئے ہیں وہ تو ہی ہے مگر باوجود اس کے میں یہ نہیں کہتا
 کہ میں خدا ہوں یا خدا کا بیٹا ہوں حالانکہ میری نسبت خدا کے کلام میں ایسے الفاظ بکثرت موجود ہیں جن کے
 ذریعہ سے مسیح ابن مریم کی نسبت پاسبانی خدا کہلا سکتا ہوں مگر میں جانتا ہوں کہ یہ کفر ہے اسی لئے میں تمام
 دنیائے حیران ہوں کہ کوئی کوئی خاص فضیلت مسیح ابن مریم میں تھی جس کی وجہ سے اس کو خدا بنا یا گیا
 اس کوئی خاص معجزات تھے مگر میں دیکھتا ہوں کہ اس بڑھ کر یہاں معجزات ظاہر ہو رہے ہیں کیا اس کی بیشکویاں
 اعلیٰ قسم کی جنس مگر میں علفاً و اتمہ کہوں گا۔ اگر یہ قرار نہ کروں کہ جو بیشکویاں مجھے عطا کی گئی ہیں وہ مسیح
 ابن مریم سے بہت بڑھ کر ہیں کیا میں یہ کہہ سکتا ہوں کہ انجیلوں میں مسیح ابن مریم کی شان میں بڑے اعلیٰ و
 کے لفظ ہیں جن سے ان کو خدا ماننا پڑتا ہے مگر میں اس خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں جس کی جھوٹی قسم کھان
 دنیا اور آخرت میں موجب لعنت ہے کہ وہ الفاظ جو خدا تعالیٰ کی طرف سے میری شان میں وارد ہوئے ہیں جن
 کی نسبت میں کبھی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ وہ خالص خدا کے الفاظ ہیں نہ انجیلوں کی طرح محرف و تبدل مغیر۔ وہ
 ان الفاظ کی شان سے کہیں بڑھ کر ہیں جو مسیح ابن مریم کی نسبت پادری صاحبان انجیلوں میں دکھاتے
 ہیں مگر کیا مجھے جائز ہے کہ میں بھی خدا کی کا دعویٰ کروں یا خدا کا بیٹا کہلاؤں۔ پس اسی طرح یقیناً سمجھو کہ
 مسیح ابن مریم بھی خدا کا بیٹا نہیں نہ خدا ہے میں مسیح محمدی اور وہ مسیح موسوی تھا۔ خدا کی تقدیر نے یہ
 مقدمہ رکھا تھا کہ اسرائیلی سلسلہ کے آخر میں جس کی شریعت کی ابتدا موسیٰ سے ہے ایک مسیح آوے اور اس کے
 مقابل پر یہ بھی مقدمہ رکھا تھا کہ اسماعیلی سلسلہ کے آخر میں جس کی شریعت کی ابتدا محمد مصطفیٰ سے اللہ علیہ

والہ وسلم سے ہے ایک مسیح آوے سوا یہاں ہی ہوا۔ موسے خدا کا بندہ اسرائیل کے لئے شریعت لایا خدا کو
 معلوم تھا کہ موسے سے قریباً چودھویں صدی برہنہ اسرائیل شریعت کے حقائق اور رموز کو چھپ
 دینے اور نیز اخلاقی حالت ان کی بہت ابتر ہو جائے گی۔ یہی اسی غرض سے خدا نے حضرت موسے
 چودھویں صدی پر مسیح ابن مریم کو پیدا کیا۔ اس ملک میں جس میں بنی اسرائیل کی سلطنت تھی
 باقی نہیں رہی تھی۔ سو جب توریت کتابِ تشنہ کے وعدہ کے مطابق دنیا میں مٹیں موسے
 آیا یعنی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تو خدا نے آپ کے بعد بھی جب چودھویں
 صدی پہنچی تو پہلے مسیح کی مانند ایک مسیح پیدا کیا اور وہ میں ہوں اور جس طرح میں موسے بہت
 سی باتوں میں موسے سے بڑھ کر ہے ایسا ہی میں بھی بہت سی باتوں میں میں سے بڑھ کر
 ہے اور یہ جزیعی فیصلہ ہے جس کو خدا چاہتا ہے دیتا ہے۔ (از دیوبند جلد ۱ نمبر ۵)

علامات حضرت مسیح موعودؑ

اے عزیزو! سوچنے اور غور کرنے کا مقام ہے۔ اور ہر خدا ترس انسان کا دل اس امر کو
 ماننے پر مجبور ہے کہ حضرت مرزا صاحب علیہ الصلوٰۃ والسلام کا دعویٰ پیشگوئیوں کے مطابق عین اس
 زمانہ میں ہوا جو مسیح موعود کے لئے ازل سے مقرر تھا۔ اب یہ آپ لوگوں کا کام ہے کہ جسے خدا تعالیٰ نے
 بھیجا ہے اسے قبول کرو یا رد کرو۔ خدا تعالیٰ نے ہر رنگ میں اپنی حجت تم پر پوری کر دی ہے۔ دیکھو
 جب تمام وہ نشانات جنکا وقوع مسیح موعود کے ظہور سے پہلے بطور ادا من مقدر تھا پورے ہو چکا
 تو اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مبعوث فرمایا۔ پھر جب اپنے دعویٰ بحیثیت کا اعلان کیا تو
 اس کے بعد ایک ایک کر کے وہ نشانات بھی پورے ہوئے۔ جنکا وقوع مسیح موعود کے ظہور کے بعد مقدر تھا
 مثلاً سوچ اور جانو کہ گرجن لگنا رستاروں کا گرنا۔ طاعون کا پھیلنا۔ زلزلوں اور طوفانوں کا آنا۔
 قحطوں کا پڑنا۔ حکومتوں کا ایک دوسرے پر چڑھنا۔ ایک خطرناک جنگ کا واقع ہونا۔ ترکی
 حکومت کی تباہی اور اس کا یروشلم سے ٹکنا اور یہودیوں کا بیت المقدس میں دوبارہ آنا یہ سب
 وہ نشانات ہیں جو مسیح موعود کے ظہور کے لئے بطور علامت خدا تعالیٰ کے مقدس انبیاء نے آج سے ہزاروں
 برس پیشتر بیان فرمائے تھے۔ اور تمہاری آنکھوں کے سامنے حضرت مرزا صاحب علیہ السلام کے
 کے بعد پورے ہوئے پس بتلاؤ کہ اگر اب بھی حضرت مرزا صاحب علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت پر ایمان نہ لائے
 تو قیامت دن خدا کے حضور ایک مامور من اللہ کے انکار اور تکذیب کا کیا جواب دو گے۔ (مستند ہند)

فہرست خطبات و خطبہ ہائے دیوانی صورتیہ بیات سال ۱۳۳۵

[illegible]

زمانہ بعثت حضرت مسیح موعود علیہ السلام

امت محمدیہ کو وعدہ دیا گیا تھا کہ صلیب غلبہ کی وقت اسلام کی شکستہ حالت ہو جائے۔ پھر مسیح موعود ہی بھیجا جائیگا تاکہ وہ ہر
 دلوں کو زندہ کرے اور روحانی اندھوں کو آنکھیں کھٹکھے اور اس نازک وقت میں طغی اسلام کے مچھلے ہوئے پودوں کی آبیاری کرے آنحضرت
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے واسطے مسیح موعود کی نشانی ہی یہ بیان فرمائی کہ وہ کاسر صلیب ہو گا۔ چونکہ اس زمانہ میں
 عیسائیت زوروں پر ہو گئی اور صلیب کی اگر وہ دنیا پر چھایا ہوا ہو گا پس خدا کے برگزیدہ کا کام ہی یہ ہو گا کہ نہ لائل
 قیمہ اور برتان شیریں اور نشانات معجزات کی روشنی میں صلیب عقیقہ کو پاش پاش کر دیکھا۔ تیر و لفظ استحقاق پر تکرار کیا
 چونکہ وہ امن کا شہزادہ ہے کون نہیں جانتا کہ عیسائیت اپنے عالم شہاب پر نہ تھی۔ اور کس کو
 معلوم نہیں کہ لاکھوں مسلمانوں نے اسلام کو خیر باد کہہ کر عیسائیت کی گدو میں ڈھلے گئے اور کس سے یہ بات پوشیدہ
 کہ اگر مسیح موعود ابھی نہ آئے ہوتے تو اسلام کو کھاجا نیوالا گروہ کامیاب نہ ہو جاتا۔ بھائی خوشی کے نورے باز کو کہ اللہ
 فقائے امت محمدیہ پر بڑا بھاری فضل فرمایا کہ ایسے ضلالت کی وقت میں اپنا مصلح بھیج دیا۔ مسیح موعود کے ظہور کی
 دوسری نشانی مسلم شریف میں لکھی ہے کہ اس زمانہ میں ایک نئی قسم کی سواری نکل آئیگی اور اسٹ بیکار ہو جائیگا۔ ب
 دیکھ لو کہ بیل و موٹر وغیرہ کی وجہ سے اونٹوں کو کوئی پوچھتا ہی نہیں۔ پھر حدیث شریف اجتوداؤ دیں لکھا ہے
 کہ ہر صدی کے سر پر اس امت کے لئے ایک مجدد و مبعوث ہوا کریگا جس کا کام ہی تجدید دین ہو گا۔ یعنی دین میں
 جو بد رسومات داخل ہو جائیا کریگی ان کو دور کر کے دین کا چہرہ منور کیا کریگا۔ اور مجدد کے لئے صدی کا سر مقرر
 فرمایا ہے اب بتاؤ اس صدی کا ۳۵ سال گزر رہا ہے وہ مجدد کہاں ہے پس حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اس صدی کا
 مجدد و انعم بھی کہا گیا ہے۔ پھر مسیح موعود علیہ السلام کے ظہور کی سب سے بڑی نشانی مشکوٰۃ شریف ص ۴۸
 مطبوعہ مجتہبی میں لکھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ علامت بیان فرمائی۔ اَلْآیَاتُ بَعْدَ الْمُنْتَنِينَ کہ اس کا
 وقت بارہویں صدی کے بعد ہے جس کو ملا علی قاری صاحب فقاۃ شرح مشکوٰۃ جلد ۵ ص ۱۸۵ اس فرمت میں یا رسول
 کے بعد یہ نشانات ظہور پذیر ہونگے۔ ہمدی اور مسیح موعود کے ظہور کے وقت وابستہ الارض کا ذکھنڈ یا جوج یا جوج
 کا ظاہر ہونا وغیرہ اب کون نہیں جانتا کہ وہ سب تین ہی ہوں گے۔ ہمارے ہیں وہ لوگ جو قبول کر کے خلیفہ وقت کی سبقت
 کیے ہیں۔

سوانح حضرت ابن عربی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت علامہ ابن عربی کا اصل نام محمد ہے۔ سلسلہ نسب قائم طائی سے ملتا ہے۔ ۶۷۰ھ ہجری ہسپانیہ کے مشہور شہر ثلیثہ میں آپ پیدا ہوئے۔ آپ کے والد علی بن محمد عاتقی ایک شریف بزرگ تھے اور اپنے شہر میں ممتاز اور منکر اور مانے جاتے تھے۔ اسی لئے ابن عربی صاحب کے ہوش سنبھالنے پر بہترین علمی صحبتوں کا فائدہ اٹھانیکا موقع ملا۔ تعلیم کے اور اعلیٰ مراحل تو اپنے شہر میں حاصل کئے بعد تکمیل کی غرض سے ثلیثہ و دیگر مقامات پہنچتے ہوئے ابو الحسن بن ہدیل سے علم و فنون کی تکمیل کی یہ زمانہ تھا جبکہ اندلس میں موحدین کی سلطنت قائم تھی۔ اور یورپ میں غاندان عبدالمومن کی شجہ بہاوری کا سیکہ چھٹا ہوا تھا۔ اور ملکی فتوحات کیساتھ علمی مشاغل کی دلچسپی بھی دوش بدوش تھی۔ ابن عربی رحمۃ اللہ علیہ نے بہت سی کتابیں لکھیں۔ سب میں انکا اجتہاد رنگ غالب ہے۔ بعض نے کہا کہ انکی مصنفات چار سو زائد ہیں۔ چنانچہ ایک یتیم میں ترقی کیمرہ ۹ جلدوں میں کہتے ہیں۔ اور تفسیر صغیر آٹھ جلدوں میں بتاتے ہیں۔ اراکین الفوسمۃ الجمع والتفصیل بتدو المستغنی عن الشیخ فیضان ابن عربی فتوحات مدنیہ رقصہ عشرات۔ مواقع النجوم خصوص الحکم۔ اسرار العلوم فتوحات کبیرہ ورفوحات کاخاںہ قرانیسی زبان میں یہی ثلث ہوا تھا۔

ابن عربی کے نزدیک دنیا کے عالم کو پیرا ہوئے کسی لاکھ برس گذرے ہیں حضرت آدم سے پہلے بھی دنیا پر موجود تھی خلیات میں فی شخص بھی تشریف عالم کی حدیثات نہیں لگاتے۔ خدا تعالیٰ ہمیشہ ہی خالق ہے ہماری آخری دم کا پیرا ہوا قیامت کی نشانی ہے۔ فرماتے ہیں میں نے حالت کشف میں نے سن کر لوگوں کے ساتھ خدا کا کلمہ طہا کرتے دیکھا جبکہ میں پہچانتا تھا۔ انہوں نے کہا سالہا سال ہم انکس کا طہا کرتے رہے جیسے کہ تم طہا کرتے ہو۔ ان میں سے ایک نے ایسے نام سے پکارا جسکو میں میں منا تھا اور کہا میں تمہارے بعد اویس ہوں میں نے کہا اگوتوئے گفتنی مدت ہوئی کہ کیا تیرا بیچاں اسراں میں نے کہا کہ آدم جواد البشر بن تو تو اتنے سال نہیں ہوئے اس نے کہا کہ تو اس آدم کی بات کہتا ہے۔ کیا اس آدم کی جو قریب گذار ہے۔ بلکہ اس کی پس مجھے بھی علیہ السلام کی وہ حدیث یاد آتی ہے میں لکھا ہے کہ خدا نے ایک آدم پیدا کئے ہیں حضرت ابن عربی صحت کرتے ہیں میں ایک خطا دین ہی کو کاشف میں دیکھا اور ان اپنے اس کشف کا ذکر کیا تو انہوں نے فرمایا۔ تمہارا کاشف سچا ہے۔ علامہ ابن عربی اپنی فتوحات میں کہتے ہیں کہ میں نے دیار میں دیکھا ایک چشمہ دیکھا ایسی مثل سفید و ستم اور گاڑا ہوا دھوئیں سے بھی نہیں پکھا میں اس دھوئیں میں داخل ہو گیا اور میری زبانوں تک پہنچ گیا اور وہ خوش رہا۔ اسی وقت چنانچہ وہ وہ حدیث نبوی علیہ السلام میں علم الہی لکھا ہے۔ علامہ ابن عربی صحت اپنی فتوحات میں لکھتے ہیں کہ حقائق و معارف اس کتاب میں بیان کئے گئے ہیں یا حرم شریف میں اس وقت خدا تعالیٰ نے مجھے کھلے ہیں حضرت ابن عربی نے بھی ہمدی ہجری میں ملتفت کی اصلاح کیلئے کوکوششیں کیں اور جو کچھ فیوض خیالات ظاہر کئے آج سینکڑوں کے بعد علمی دنیا سے انکی اول ہے۔ ۷۴۹ھ بعد سلطنت ایلخند حضرت ابن عربی نے اندلس کو چھوڑ کر دمشق کو انتخاب کیا۔ شہر انکو بہت محبوب تھا۔ اور ہم برس ندگی بسر کر کے بعد ۷۵۵ھ میں اپنے وفات پائی۔ اور سفیقا میں دفن ہوئے۔ اکثر بزرگان شام ان سے مستفید تھے اور انکی نظائر فرماتے تھے ان حدیث کی سند بھی ملتی تھی اور ان فتوحات کبیرہ